

رَحْمَةُ مُحَمَّدٍ دَعَوَالا

یہ مختصر رسالت الہ بہایتہ قبل الجھٹ میں حضرت شیریشہ سنت کامال گاؤں میں تشریف لانا، حجت کا اظہار اور باطلہ کا رد فرمانا، وہاں کے گیارہ دیوبندی کے فاضلوں کا بہترنا لیکر رضیت شیریشہ کے سامنے آئے کہ ہبھت نہ رکانا، مردوں کو منہ دکھانے کے تاب نہ لانا، مجبور ہو کر المدد یا فوج براز کا وظیفہ پڑنا، بچہ سچے پرمند بے الک سنت کے خدا یتہ اور دیوبندی دھرم کے خباشت طاہر ہو جانا، وہایتہ دیوبندیت کا تلقینہ کے گھونکھ اٹھادیا، حجت کا بولہ بالائیں سینوں کا پیڑہ انجالہ، وہایتہ خیثہ دیوبندیت ملعونہ کا منہ کالا ہو جانا، یہ تمام واقعات انجماں کے ساتھ درج ہیں۔ آخر میں وہایتہ دیوبندیت دیوبندیواد سے انش اللہ تعالیٰ قیامت تک دیوبندیت ہو سکتا مسٹر بنام تاریخیت

فِیضِ شَرِدْوَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُ

(۳۶) —————— ہ ————— (۱۲)

بِعْدِ

مُنَاظِرَةِ مَالِکِ گاؤں

آزرتیبی طینہ و ترصیف مہنیفہ

محب سنت عذر دیوبندیت جناب حاجی نصیم الدین صاحب قادری (فلانی الرسمہ)

نام کتاب	مناظرِ مالیگاؤں
نام تاریخی	”فیض شہ دو عالم“ (۱۳۵۶)
موضوع	کفریات و ہایدیوبندیہ
نام مناظرِ اہلسنت	چونڈ مظہر علیٰ حضرت شیرازیہ اہلسنت رضوان اللہ تعالیٰ علیٰ اغذ
مقام مناظرہ	مالیگاؤں (مہاراشر)
تصنیف	محب بُنیت ندو دیوبندیت جناب حاجی نصیر الدین صاحب قادری (علیہ الرحمہ)
تحصیح	حضرت مولیٰ نفیق الحاج محمد مہران رضا خالص حب اقبالی
	حضرت مولیٰ نفیق الحاج محمد مناقب اکتمت صاحب قبلہ
نظرشانی	حضرت مولیٰ نفیق الحاج محمد فاران رضا خالص حب اقبالی
ترتیب و ترتیب	محمد نجم الرضا حاشمتی
طابع و ناشر	مکتبہ حاشمتیہ

(اثاعت اول کے سروق سے)

بَقْرَمَائِشْ : جَنَابُ نَاصِرِ سُنْنَتْ كَاسِرِ بُدْعَتْ مَوْلِيْنَا حَافِظَ سَيِّدِ الْمُؤْمِنُوْرُ اُخْ صَاحِبْ قَادِرِيْ بَرَكَاتِيْ نُورِيْ دَامَ مَجْدُهْ

۔۔۔ پنوٹ ۔۔۔

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ اوس تصحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خُدا کو سُجود نبی پر درود۔ وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی ذات و صفات کا آئینہ دار بنایا، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنی صورت زیبائیں اپنے پیارے خدا کا جلوہ دکھایا، وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے قرآن پاک میں نصرٰ مِنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ کا وعدہ اپنے بندوں سے فرمایا، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنے غلاموں کوَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهُ کا مژده سنایا، وہ خدا ایسا خدا جس نے حق کی مدد فرمائی، وہ نبی ایسا نبی جس نے باطل کی جھوٹی شوکت مٹائی، وہ خدا ایسا خدا جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماتھے پرشفاقت کا جگہ گاتا ہوا سہرا باندھ کر سرِ مبارک پر اپنی خلافت کا تاج رکھ کر ان کے جنم پاک میں محبوبیت کی خلعت پہنائی، وہ نبی ایسا نبی جس نے اپنے رب سے افضلیتِ ابو بکر صدیق کو، عدالتِ عمر فاروق کو، حیاً عُثْنَ غُنْیٰ کو، شوکت و حشمت علی مرتضیٰ کو، شہادت حسن و حسین کو دلوائی۔

جَلَ جَلَلَةَ وَصَلَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيبِيْهِ الْكَرِيْمِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

حضرت شیر بیشہ سُنْت حامی سُنْتیتِ ماحیٰ کفر و ضلالت مولینا مولوی حافظ قاری شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خال صاحب قادری رضوی لکھنؤی دامَّ تَجَدُّدُمُ العالٰی کی مبارک ہستی سے گجرات، کاٹھیاواڑا اور صوبہ سکمنی کے بہت کم ہی سُنْت مسلمان ناواقف رہے ہوں گے۔ آپ ہی کے حقانی نعروں سے گجرات کاٹھیاواڑا کے مقامات گونج اُٹھے ہیں۔

مالے گاؤں کے سُنْتی بھائیوں کو مدتِ دراز سے حضرت شیر بیشہ سُنْت کے مَواعِظِ سُنْتے کا اشتیاق بے قرار کر رہا تھا۔ بالآخر خدا در رسول کے فضل و کرم سے ہماری مُراد بِرآئی۔ اور حضرت شیر بیشہ سُنْت ہماری درخواست پر امروہ سے مالے گاؤں میں تشریف لائے۔ مالیگاؤں کے اہل سُنْت اس شمعِ محمدی پر پرونوں کی طرح شار ہونے لگے۔ آپ کے مواعظ کی لذت اور جلسوں کی کیفیت وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں موجود تھا ورنہ بیان کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ جلسوں میں چار چار ہزار پانچ پانچ ہزار سُنْتی مسلمانوں کا مجمع ہوا کرتا تھا۔ درود شریف اور یار رسول اللہ یاغوث یا علی المدد اللہ اکبر کے نعروں سے گلی کوچ گونج گونج اٹھا کرتے تھے۔ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ برس کے بزرگوں کی زبانی یہی سننے میں آیا کہ ایسا جلیل القدر فاضل ہمارے سامنے اب تک مالیگاؤں میں نہیں آیا۔ مسلمان اپنے آقا جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائلِ سُنْ کر جھوم جھوم جاتے تھے۔ سُنْتیوں کے ایمان تازے ہوتے تھے۔ جلسے میں لوگوں کا مجمع روزافزوں برپھتا چلا جاتا تھا۔

حضرت شیر بیشہ سُنْت نے مذہبِ اہل سُنْت کی حقانیت اور بدمند ہوں بے دینوں بالخصوص وہابیوں دیوبندیوں نجدیوں غیر مُقلِّدوں کے ناپاک کفری عقیدوں پر اس دکشی کے ساتھ روشنی ڈالی کہ تمام مالے گاؤں کے بچے پچھے پر مذہبِ اہل سُنْت کی سچائی اور وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد کی ناپاکی اور رُوانی ظاہر ہو گئی۔ اور مُذکون سے مالے گاؤں کے بھولے مسلمانوں کی مسلمانی اور

سید ہے سادے سُقیوں کی سُست کو پچانسے کے لئے وہابیت دیوبندیت کے جو جال بچھائے جا رہے تھے ان کے پر خپ اڑ گئے۔
وَلِلّهِ الْحَمْدُ

باوجودیکہ حضرت شیربیشہ سُست نے امام الوہابیہ سمعیل دہلوی ورشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انہٹی و قاسم نانوتی و اشرفعی تھانوی کے اقوال خبیثہ کا درفتر مایا تھا۔ اور مالے گاؤں کے کسی شخص یا کسی مدرسہ کا نام بھی نہیں لیا تھا۔ لیکن مالے گاؤں کے وہ جلیل القدر فاضل جنہوں نے درسی کتابوں کے سترستہ درق ایک ایک دن میں پڑھے ہوں، جنہوں نے کتابوں کو نہ صرف پڑھا ہو بلکہ پچانک لیا ہو، جن کو مولوی بنے ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزرا ہو، جن کے سروں پر فضیلت کی گپڑی دیوبندی دھرم کے پرچارک شیراحمد دیوبندی نے آ کر لیٹی ہواں کی نی نویں، انوکھی، اچھوئی، کمسن، نازک، مولویت کیونکاراں کو برداشت کر سکتی تھی۔ مثل مشہور ہے کہ جہاں گڑھا ہوتا ہے پانی وہیں مرتا ہے۔ وہ وہابیت جو برسوں سے سُستیت کے پردے میں بیٹھی تھی، وہ دیوبندیت جو متوں سے تقبیہ کے گھونگھٹ میں چھپتی تھی روکے نہ رکی، سنبھالے نہ تھی، تھائے نہ تھی، چھپائے نہ چھپیں فوراً پر دہ ہٹا کر، گھونگھٹ اٹھا کر سامنے آگئی۔

مالے گاؤں کے ایک مدرسہ کے نئے مولویوں نے علی الاعلان اپنے جلسوں میں صاف صاف کہنا شروع کر دیا۔ کہ ”ہاں ہاں ہم وہابی ہیں، ہم وہابی ہیں، کوئی ہمارا کیا کر سکتا ہے جسے ہزار دفعہ غرض ہو وہ ہمارے مدرسہ میں اپنے بچوں کو پڑھنے کے لئے بھیجی۔“

الحمد للہ حق وہ جو سرچڑھ کر بولے حضرت شیربیشہ سُست کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے کہ متوں کے چھپے ہوئے وہابیوں سے قلبواچھوڑا۔ وَالْحَمْدُ لِلّهِ

جب وہابی کی وہابیت کا پرده فاش ہو گیا تو اس کے چھپانے کی کوشش کرنی چاہی۔ مبلغ وہابیہ ایڈیٹر ”انجم“، ملکی شیخ جی عبدالشکور کا کوروی، مرتضی حسن در بھنگی، شیراحمد دیوبندی، محمد حسین راندیری کوکھنو، دیوبند، ڈا بھیل، راندیری تاریخیجھے گئے کہ جلدی ہماری مددو دوڑ و حشمت علی کے اعتراضات کا بوجھہ ہماری پیٹھ سے اٹھاوا۔ شیربیشہ سُست کے جملوں سے ہماری جان بچاؤ۔ مگر افسوس مالے گاؤں کے وہابیہ اپنے جن پیشواؤں پر پھولے تھے ان میں کوئی ان کی مُشكلاشائی کے لئے نہ آیا۔ کسی نے جواب دیا میری اماں مرگی ہیں، کسی نے کہا میری خالہ بیمار ہیں، کسی نے کہا میں خود بیمار ہوں، کسی نے کہا مجھے فرصت نہیں۔ غرض حضرت شیربیشہ سُست کے سامنے آنے کی کسی میں تاب نہ ہوئی۔ وَالْحَمْدُ لِلّهِ

بالآخر جب اس طرح بھی محبور ہوئے تو اپنے دیوبندی پیشواؤں کی سنت پکڑ لی۔ یعنی وہابی دھرم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مددانگی شرک ہے لیکن ایک ہند فوجدار سے مددانگی فرض ہے۔ غرض فوجدار صاحب کو بیسیوں درخواستیں دے دی گئیں کہ مولیانا حشمت علی کے بیانات بند کروادیئے جائیں۔ ورنہ فساد ہو جائے گا، خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔

فوجدار صاحب نے حضرت شیر بیشہ سُٹھ کو بلوایا۔ حضرت مولیانا تشریف لے گئے اور فوجدار صاحب کو وہاں دیوبندیوں دیوبندیوں کی کتابیں تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیرالناس وغیرہ دکھائیں۔ اور بتایا کہ دیوبندی وہاں نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گندی گندی گستاخیاں کی ہیں۔ ہم یہ بتائیں اپنے سنی بھائیوں کو بتاتے اور اپنے سُٹھیوں کو وہاں دھرم سے بچاتے ہیں۔ فوجدار صاحب نے وہ عبارتیں صفحہ و سطر کے حوالوں کے ساتھ لکھ لیں۔ پھر حضرت شیر بیشہ سُٹھ نے آریوں کا پرچہ ”آریہ پڑ“ جسے ایک آریہ دھرم سنگھ بریلی سے ہفتہوار شائع کرتا ہے اُس کا ۲۷ء کا راست ۱۹۶۲ء کا پرچہ دکھایا۔ جس میں بیڈت پر مانند سا کن محلہ گنج مراد آباد کا ایک ناپاک مضمون ہے جس میں پرمانند نے اعلیٰ دہلوی، اشرافی تھانوی وغیرہ کی کفری عبارتیں تقویۃ الایمان، حفظ الایمان وغیرہ کے صفحہ و سطر کے حوالوں کے ساتھ نقل کی ہیں۔ اُس نے اپنے مضمون کی سرخی لکھی ہے۔

”مسلمان مولوی محمد صاحب کی خود تو ہین کرتے ہیں اور غریب راجپال پر بے جا الزام لگاتے ہیں“

حضرت شیر بیشہ سُٹھ نے فوجدار صاحب سے فرمایا کہ دیکھئے ان دیوبندی مولویوں کی ناپاک عبارتوں کو سند بنا کر آریہ لوگ ہمارے آقا پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور اعتراض کئے جاتے ہیں۔ تو جواب دیتے ہیں کہ جب تمہارے مولوی لوگ تمہارے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں تم اُن سے کچھ نہیں کہتے اُن پر مقدمہ نہیں چلاتے اُن کی کتابیں ضبط نہیں کراتے اور آریہ لوگ جو مسلمان نہیں، تمہارے پیغمبر کا علم بھی نہیں پڑھتے جب وہ کچھ کہتے ہیں تو شور مچاتے ہو۔ پہلے اپنے گھر کی تخبر لو پھر ہم سے کچھ کہنے کا حق ہو گا۔ حضرت شیر بیشہ سُٹھ نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح آپ کے ہندو دھرم میں آریہ لوگ ہیں اسی طرح مسلمانوں کے اندر آریہ دیوبندی وہابی لوگ ہیں۔ فوجدار صاحب نے حضرت شیر بیشہ سُٹھ کا بیان مُفضل لکھا۔ اور وہابیہ دیوبندیہ پر بہت افسوس ظاہر کر کے کہا کہ آپ اچھی طرح ان آریوں کا جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئے خوب روکریں۔ اور اپنا عظ کہیں۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ جو عرضیاں آپ کے لئے دی گئی ہیں وہ سب غلط ہیں۔

حضرت شیر بیشہ سُٹھ کو عظ کی اجازت مل گئی۔ غرض اکیس روز مالے گاؤں میں حضرت شیر بیشہ سُٹھ تشریف فرمائے ہے۔ اظہار حق کا فرض ادا کر دیا۔ حق کا حق باطل کا باطل، دودھ کا دودھ پانی کا پانی دکھادیا۔ اُس کے بعد حضرت شیر بیشہ سُٹھ احمد آباد کو تشریف لے گئے۔

۲۴ ذی الحجه الحرام ۱۳۳۶ھ روز جمعہ مالیگاؤں سے رخصت ہوئے۔ اُس روز موبڑوں کے اُدے پر ہزار ہائی مسلمانوں کا ہجوم تھا۔ ہر طرف لوگ بلکہ کروڑ ہے تھے۔ اور اپنے مذہب کے عالم کو رخصت کر رہے تھے۔ اور آپ کو صحت وسلامت اور دوبارہ پھر مالیگاؤں میں تشریف لانے کی دعائیں دے رہے تھے۔

الغرض بحمدہ تعالیٰ مالیگاؤں میں حق کا بول بالا، اہل حق کا چہرہ اجلا، اہل باطل کا منہج کالا ہوا، اسلام کے سکے جنمے، سُٹھیت کے جھنڈے گڑے۔ اور حقانیت کے ڈنکے بچے اور مالیگاؤں میں خدا رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بندوں سُٹھی مسلمانوں کو فتح ممبین بخشی۔ اور وہابیہ دیوبندیہ پر شکست مہمین بھیجی۔ وَلِلّهِ الْحَمْدُ۔

آسمانِ کذب افتراء کے سات کو اکٹھے

یقین خے

سات رنگ کے سات پنج

آن ۳۱ جون ۱۹۲۸ء کا پرچہ خلافتِ مکملی ہماری نظر سے گزرا۔ جس میں مالے گاؤں کے ایک سچائی کے پتلے کی تحریر چھپی ہے۔ چونکہ اس سے یروجات کے مسلمانوں کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم مختصر الفاظ میں اس کی نقاپ کُشاہی کرتے ہیں۔

(۱) نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ”جناب مولیٰ حشمت علی صاحب بریلوی تشریف لائے ہیں“۔ میں کہتا ہوں یہ

نامہ نگار صاحب کا سفید پنج ہے:

حضرت شیر بیشہ سنت لکھنؤی ہیں بریلوی نہیں۔ اُن کا مکان اور اعزٰز و اقربار سب لکھنؤ میں ہیں۔ مگر آستانہ بریلوی شریف سے وہابیوں دیوبندیوں کی ایسی چاند ماری اور سرکوبی و دندال شکنی کی گئی کہ تمام وہابیوں دیوبندیہ بریلوی کا نام سن کر لرز جاتے ہیں، کانپ اُٹھتے ہیں۔ دارالعلوم اہل سنت و جماعت بریلوی شریف کا ایک ایک ادنیٰ طالب علم بھی بحمدہ تعالیٰ وہابیت کا سر شکن اور بدزمہبی کا مثالاً والا ہے۔ اسی لئے نامہ نگار صاحب حضرت شیر بیشہ سنت بوہی بریلوی لکھر ہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے نامہ نگار صاحب بھی بریلوی شریف کے نام سے اس قدر خوف زده ہیں کہ جہاں کسی شیر سنت کو دیکھا، سمجھے یہ بھی بریلوی ہوگا۔ تعجب نہیں کہ نامہ نگار صاحب خواب میں بھی رضوی کچھار کے شیروں کو دیکھ کر چونک پڑتے ہوں گے۔

(۲) نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ”یہاں دیوبندی اور بریلوی دونوں عقیدہ کے لوگ بکثرت موجود ہیں“۔

یہ نامہ نگار صاحب کا پیلایا پنج ہے:

مالے گاؤں میں اگر تحقیق کی جائے تو دیوبندی مذہب کے لوگ سوڈیر ہسو بھی مشکل سے نکلیں گے۔ باقی سترہ ہزار کے قریب مسلمان سب بحمدہ تعالیٰ دیوبندیوں کے کفری عقیدوں پر لعنت سمجھتے ہیں۔

اب تک بحمدہ تعالیٰ مالے گاؤں میں فی صدی ننانوئے مسلمان انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر وفات کرتے ہیں، اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیاز دلاتے، یا رسول اللہ، یا غوث کہتے، پہلوان لوگ اکھاڑوں میں اُترتے وقت یا علی مشکل کش رپکارنے، شب برأت میں حلوہ، عید میں سویاں، محرم میں کھچڑا پکانے، عشرہ میں حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت پلانے کو جائز بلکہ ثواب جانتے ہیں۔ میلاد شریف پڑھتے اور سنتے ہیں، کھڑے ہو کر ادب سے صلاۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔ اولیاء کرام کے عرسوں میں شرکیک ہوتے، اُن کے مزاووں پر چادر چڑھاتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خدا کا دیا ہوا ساری دنیا

کے ذریعہ کا علم غیب مانتے ہیں۔ باوجود اس کے نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں یہاں دونوں کے لوگ بکثرت ہیں یعنی گویا نامہ نگار صاحب کے نزدیک مالے گاؤں کے آدھے لوگ دیوبندی مذہب رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ مالے گاؤں کے لوگوں پر بہتان عظیم ہے۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**

(۳) نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں: ”آپ نے (یعنی حضرت شیریشہ سنت) نے فرمایا میں تو وہابیوں دیوبندیوں کا سرپھوڑنے آیا ہوں“۔

یہ نامہ نگار صاحب کا لال سچ ہے:

واقعہ صرف اتنا ہے کہ حضرت شیریشہ سنت نے فرمایا تھا میں حق کو بطل سے جدا کرنے، وہابی دیوبندی دھرم کی اصلی حقیقت جو سنت کے پردے میں تلقیٰ کے برقع میں چھپی ہے اُسے ظاہر کرنے اور اپنے سُنّت بھائیوں کے ایمان کو گمراہی سے بچانے کے لئے آیا ہوں۔ اور کامیابی عطا فرمانا خدا رسول کے ہاتھ میں ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ان مبارک لفظوں کو نامہ نگار صاحب نے یوں بیان کیا کہ ”سرپھوڑنے آیا ہوں“ مقصود یہ کہ حضرت شیریشہ سنت کو سی طرح عوام سُنّیوں میں بننا مکیا جائے اس لئے یہ کارروائی کی گئی۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**

(۴) نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: (حضرت شیریشہ سنت نے فرمایا) ”اگر آپ کا تحداد و اتفاق کی ضرورت ہے تو خدا سے شکوہ کیجئے اگر اس کو منظور ہوگا تو اتحاد کر دے گا“۔

یہ نامہ نگار صاحب کا نیلا سچ ہے:

جب منشی عبد الرزاق اور ولی محمد اور ناطق صاحبان وغیرہ حضرت شیریشہ سنت کی خدمت میں آئے اور کہا کہ دیوبندی لوگوں سے آپ اتحاد و اتفاق کر لیں کیونکہ آپ بھی مسلمان اور وہ بھی مسلمان، آپ بھی عالم اور وہ بھی عالم ہیں آخر اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہے۔ حضرت شیریشہ سنت نے فرمایا کہ دیوبندیوں وہابیوں نے خدا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گندی گالیاں کی ہیں، ناپاک گستاخیاں لکھی ہیں اور خدا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر مرتد ہے اور کافروں سے اتحاد ہرگز جائز نہیں، قطعاً حرام ہے۔ ہاں اگر یہ لوگ اپنے کفریات سے توبہ کر لیں تو ہم ضرور ان سے سچا اتحاد کر لیں گے۔ بلکہ ہم ان کو اپنی پیشواد و مقتدا بنانے کے لئے طیار ہیں اور ایسے علم کا کچھ اعتبار نہیں جو خدا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توبیں و بے ادبی سکھائے۔ ایسا علم تو ابلیس کو بھی تھا۔ پھر مسلمان اُس کے علم کی کیا قدر کرتے ہیں۔ اور مسلمان بھائیوں کو گمراہی سے بچانے کی کوشش کرنا جھگڑا نہیں بلکہ دین کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس پر کو کب صاحب بولے کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے، مصلحت کو دیکھئے اس وقت توبہ کا بہانہ نہ کیجئے، جتنے کلمہ گو ہیں سب سے اتحاد کر لیجئے۔

حضرت شیریشہ سُنّت نے فرمایا کہ ہم قرآن عظیم کے احکام کے ماننے والے ہیں، قرآن پاک نے تمام بدمذہبیوں سے ملنے اتحاد کرنے کو حرام بتایا ہے۔ خواہ وہ کلمہ گوہوں یا نہ ہوں۔ آپ سے اگر ہو سکتا ہے تو خدا سے عرض کیجئے کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے اس وقت تمام کلمہ پڑھنے والے بدمذہبیوں بے دینوں سے اتحاد ضروری ہے۔ لہذا اے خدا تو مصلحت پر نظر فرمائ کر اس وقت قرآن کی ان آیات کو اٹھالے جن میں بدمذہبیوں سے اتحاد کو حرام فرمایا ہے۔ اور ابی جدید آیتیں نازل کردے جن میں تمام کلمہ گو بدمذہبیوں سے اتحاد کو ضرور قرار دیا ہو۔ اور جب یہ بات ناممکن ہے تو بدمذہبیوں کے ساتھ اتحاد کا جائز ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس پر کو کب صاحب اور ان کے ہمراہی سب بالکل خاموش اور لا جواب ہو گئے۔ لیکن نامہ نگار صاحب نے کمال بہادری کے ساتھ لفظوں کو بدل کر واقعہ کو چھپا کر بہتان جزو دیا۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**۔

(۵) نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ”پہلے آپ (یعنی حضرت شیریشہ سُنّت) وعظ میں اعلان فرمایا کرتے تھے کہ حضرات دیوبندیمیں سے کسی بڑے عالم کو بُلاؤ، تمام خرچ میرے ذمہ ہو گا۔“

یہ نامہ نگار صاحب کا ہر آج ہے:

جب حضرت شیریشہ سُنّت کے عظوں پر دیوبندی مولویوں سے صبر نہ ہو سکا تو مناظرہ کی جھوٹی خواہش ظاہر کی۔ جب حضرت شیریشہ سُنّت کو ان کی یہ خواہش معلوم ہوئی تو محلہ نئے پورہ کے عواظ میں فرمایا کہ محمد تعالیٰ میں تو ان مولویوں کے بڑوں کا خصم ہوں اور ان کے بڑے میرے آگئیں آتے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہاں کے ان مولویوں کو یہ شکایت رہ جائے کہ ان کی کمیں اچھوئی مولویت کو منہنڈ لگایا، اس لئے بعضہ تعالیٰ میں ان مولوی صاحبوں کی ہوں کو پورا کرنے کے لئے طیار ہوں۔

لیکن ایسے مناظرے تو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس لئے اگر ایک فیصلہ کرنے مناظرہ ہو جائے تو بہت بہتر ہو گا۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اہل سُنّت کے سب سے بڑے علمائے کرام جو اس وقت ہیں، ان کو بدلایا جائے۔ اور دیوبندیوں کی طرف سے ان سب کے بڑے پیشوامولوی اشرفتی صاحب تھانوی تشریف لا میں اہل سُنّت کے پیشواموں کا ہم بیٹھ کر فیصلہ کر لیں۔ اور اس فیصلہ کو ہندوستان بھر کے تمام سُنّتی اور سب دہلی تسلیم کر لیں۔ تا کہ ہمیشہ کے لئے سُنّتی دہلی کا جھگڑا امٹ جائے۔ اور اگر مولوی تھانوی صاحب تشریف لے آئیں تو ان کا سارا خرچ میرے ذمہ ہو گا۔ مگر نامہ نگار صاحب نے تھانوی صاحب کا نام زکال کر ”کسی بڑے عالم“ بنا لیا تا کہ در بھنگی صاحب کا شمول بھی ہو سکے۔ اور نامہ نگار صاحب کو وہ جیتا جا گتا بہتان باندھنے کا موقع ملے جو آگے آتا ہے۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**۔

(۶) نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں: ”جب مولانا مرتضی حسن صاحب (در بھنگی) کا خط آیا اور مولانا موصوف نے آمادگی ظاہر فرمائی۔“

یہ نامہ نگار صاحب کا اُدراج ہے:

نہ در بھنگی صاحب کا کوئی خط حضرت شیریشہ سُنّت کے نام آیا اور نہ در بھنگی صاحب نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر فرمائی۔

بات صرف یہ ہے کہ کوکب و ناطق ولی محمد صاحبان ایک خط کی نقل لائے تھے جو مالے گاؤں کے ایک دیوبندی مولوی کے نام تھا۔ اُس میں حبیب الرحمن دیوبندی نے یہ لکھا تھا کہ مولوی مرتفعی حسن صاحب کی والدہ مرگی ہیں اس لئے وہ مناظرہ کے لئے مالے گاؤں نہیں آ سکتے۔ ہاں مولوی حشمت علی سے کہو وہ مولینا حامد رضا خاں صاحب کو بُلاییں۔ تو مرتفعی حسن در بھنگی اُن سے مناظرہ کے لئے طیار ہیں۔ سُجْنُ اللَّهِ وَهِيَ مِثْلُ هُوَ کَمَا كَرِّتَ تَكْرِيرًا کیوں ہو! شیر سے لڑیں گے۔ کا پنڈت کیوں ہوا! ڈر لگتا ہے۔ **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**۔

(۷) نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں: ”تو آپ (یعنی حضرت شیر بیشہ سُنّت) فرماتے ہیں کہ مولوی اشرفتی صاحب کا خط میرے نام آنا چاہئے تو میں قبول کروں گا۔“
یہ نامہ نگار صاحب کا کالا سچ ہے:

حضرت شیر بیشہ سُنّت نے اُس خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ اُول تو یہ خط میرے نام نہیں ہے۔ بلکہ یہاں کے ایک دیوبندی مذہب کے مولوی کے نام لکھا گیا ہے۔ مجھ سے اس کا جواب مانگنا با لکل بے قاعدہ ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ اس خط کی نقل مجھ کو دے کر مجھ سے جواب مانگتے ہیں۔ اور خوف کی یہ حالت کہ اصل تحریر یہی مجھے آپ لوگ دینی نہیں چاہتے۔ پھر جواب کس بات کا مانگتے ہیں۔ اور اصل جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ ہم تمام اہل سُنّت کے پیشواؤں مقتداً و قموداً وقت حضرت جعیۃ الاٰسلام شیخ الانام مولینا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی دام ظلہم الالاٰقدس ہیں۔ اگر انہیں کے تشریف لانے پر اصرار ہے تو ہم اس پر بھی تیار ہیں۔ آپ تمام دیوبندیوں کے پیشواؤں مولوی اشرفتی صاحب تھانوی کو بلا یعنی۔ ہم تمام اہل سُنّت کے پیشواؤں حضرت جعیۃ الاٰسلام کو بُلاتے ہیں۔ لیکن در بھنگی صاحب تو بحمدہ تعالیٰ اُن کے اونی اکفس بُرداز کے سامنے آنے سے ہمیشہ مجبور رہے اور اب بھی مجبور ہیں۔ والدہ کی موت کا بہانہ بnar ہے ہیں۔ حضرت جعیۃ الاٰسلام دام ظلہم الالاٰقدس کے سامنے آنے کے لئے اُن کا کیا منہ ہے۔ پہلے مجھے اپنی صورت دکھائیں اُس کے بعد حضرت جعیۃ الاٰسلام کا نام پاک لیں۔

اس پر کوکب صاحب بولے کہ مولوی مرتفعی حسن صاحب مولوی اشرفتی صاحب کے وکیل ہیں۔ حضرت شیر بیشہ سُنّت نے فرمایا کہ در بھنگی صاحب تو در بھنگی صاحب ہیں۔ اگر تھانوی صاحب کسی بھنگی کو اپنا وکیل بنادیں تو ہمارے آقا نے نعمت حضرت جعیۃ الاٰسلام دام ظلہم الالاٰقدس اُس سے مناظرہ کے لئے طیار ہیں۔ بسم اللہ! آپ تھانوی صاحب کا ایک وکالت نامہ لائیں جس میں وہ صاف صاف لکھیں کہ در بھنگی صاحب ہمارے وکیل مطلق ہیں اُن کا قبول، عدول، نکول، فرار، قرار، انکار، اقرار، سب ہمارا قبول، عدول، نکول، فرار، قرار، انکار، اقرار ہوگا۔ اس وکالت نامہ پر تھانوی صاحب کے مہروں تنخوا ہوں جب اس طرح کی تحریر آجائے گی، ہم حضرت جعیۃ الاٰسلام کو در بھنگی صاحب کے مقابلہ میں بلا تے ہیں۔

اب تو سب کے سب گھبرا گئے اور بولے کہ در بھنگی و تھانوی دونوں کی باتیں جانے دیجئے آپ یہاں کے مولویوں سے مناظرہ کے لئے طیار ہیں یا نہیں؟

حضرت شیریشہ سنت نے فرمایا مجھے اس سے بھی انکار نہیں۔ مگر سب سے پہلے مناظرہ کفر و اسلام پر ہوگا۔ پہلے یہ دیوبندی مولوی اپنے پیشواؤں کے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں یا اپنے کفریات سے توبہ کر لیں۔ پھر ہم اور وہ بھائی بھائی ہو کر آپس کے سارے اختلافات کو محبت کے ساتھ بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

دوسرے یہ کہ مناظرہ کی شکل یہ ہوگی جو کچھ مجھے اعتراض ہو اسے مہذب الفاظ میں لکھ کر اپنے دستخط و مہر کر کے مجھ میں کھڑے ہو کر سنا دوں اور پھر آپ کے مولوی صاحبوں کے ہاتھوں دے دوں۔ مولوی صاحبان اُس کا مہذب جواب لکھ کر دستخط و مہر کر کے جمع کو سُنا کر مجھے دے دیں۔ اسی طرح ہوتا رہے۔ یہاں تک کہ حق کاما لکھ حق واضح کو واضح ترین فرمادے۔ اب تو بہت گھبرائے۔ مگر انہیں میں کے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ شراط بالکل درست ہیں اُن کو منظور کر لیا جائے۔ مجبوراً اُس وقت اقرار کر کے اٹھئے کہ آپ اسی قسم کے مضمون کی ایک تحریر لکھ دیں۔ ہم اپنے مولویوں کی تحریر لاتے ہیں۔ اُن کی تحریر ہم آپ کو دے کر آپ کا خط لے جائیں گے۔ حضرت شیریشہ سنت نے منظور فرمالیا۔ سب صاحبان چلے گئے۔

سُنا گیا کہ جب اپنے مولویوں کے پاس پہنچے تو وہ لوگ ان صاحبوں پر بہت ناراض ہوئے کہ تم نے کیوں تحریری مناظرہ منظور کر لیا ہم ہرگز تحریری مناظرہ نہیں کر سکتے نہ اس کی منظوری کے لئے تحریر لکھ سکتے ہیں۔ بالآخر وہ صاحبان نہ اپنے مولوی صاحبان کی تحریر لائے نہ حضرت شیریشہ سنت کا مضمون لے گئے۔ یہ ہوا مالے گاؤں کے مناظرے کا انجام۔ والحمد لله

الملک المنعام والصلوة والسلام على الحبيب والله الكرام وصحبة العظام وجميع امته بالدوسام۔
(۸) انہیں ساتوں پھوٹ کا بچوں کا بچوں چتکبرائج ہے کہ نامہ زگار صاحب فرماتے ہیں: ”آپ بڑے شدود مسے مناظرہ کا چلتیج دیا کرتے تھے۔ مگر جب مقامی علماء خصوصاً مولوی یوسف اور مولوی عبد الحمید نے مناظرہ کا اعلان کیا تو آپ کو سانپ سوٹکھ گیا اور با وجود بار بار کے اصر اور مطالبہ کے طرح طرح کے حیلے تراشتے ہیں۔“

یہ نامہ زگار کا چتکبرائج ہے:

معلوم ہوتا ہے نامہ زگار صاحب فلک دروغ گوئی کے کوکبِ منیر ہیں۔ یہ ہے ذرا مالے گاؤں کے مسلمانوں سے پوچھئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسے سانپ سونگھ گیا تھا، کس کی والدہ مر گئی تھیں، کس کی خالہ بیمار ہو گئی تھیں، کس کو فرصت نہیں تھی، کون فوجدار صاحب کے پاس عرضیاں لے کر گیا تھا، یا فوجدار الہمد دا اور یا پیلس آنگیاٹ کے وظیفے کس نے پڑھے تھے۔ اس قدر رغبہ کیوں ہے۔ ذرا آئینہ میں صورت دیکھئے، گریبان میں منہڈا لئے۔ شرم! شرم!! غیرت!! غیرت!! غیرت!! مگر تجھے ہے وہاں دھرم میں خدا جھوٹ بول سکتا ہے، تو جھوٹے خدا کے بندے کیونکر سچ بولیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

(۹) نامہ زگار صاحب نے اپنے مضمون کی سُرخی لکھی ہے: ”مالی گاؤں میں نفاق و شقاق کی چگاری۔“

اس سے نامہ زگار صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گویا حضرت شیریشہ سنت فساد انگیز تقریریں فرماتے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالواتے ہیں۔ حالانکہ ہر انصاف والا جانتا ہے کہ آج سے ڈیڑھ سو برس پیشتر ہندستان میں سب سُنی مسلمان تھے۔ سو ا

رافضیوں کے سینیوں کے علاوہ کوئی دوسرا فرقہ نہیں تھا۔ سب لوگ یا رسول اللہ، یا علیؑ مُشَكِّل کُشا اور یا یاغوث اعظم دیگر کہتے تھے، میلا در شریف پڑھتے تھے اور گیارہویں شریف، حرم شریف وغیرہ کی نذر و نیاز کرتے تھے، عرسوں میں جاتے تھے، چادریں چڑھاتے تھے، مزارات اولیاء پر روشی کرتے تھے، اللہ عزوجل جس کو سچا جانتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے خدا کا دیا ہوا علم غیب مانتے تھے، کوئی خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبی نہیں کرتا تھا۔ غرض تمام ہندوستان کے سُنی مسلمانوں کا ایک عقیدہ، ایک مذہب تھا آپ میں اتحاد و اتفاق تھا۔

پھر اسماعیل دہلوی پیدا ہوا اُس نے ”تقویٰ الایمان“، لکھی اُس میں نذر و نیاز کرنے والوں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان رکھنے والوں غرض تمام سُنی مسلمانوں کو مشرک کا فرکہا اور لکھا۔

پھر نانو توی، گنگوہی، انہیٗ تھانوی وغیرہ نے اُس کامنہب قبول کیا ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں مسلمانوں کو مشرک لکھا، اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخیاں لیں۔ یہ ناپاک کتابیں پھیلیں، لوگ گمراہ ہونے لگے۔ اور آج انھیں ناپاک کتابوں کی بدولت ہر جگہ سُنی وہابی کے جھگڑے ہیں۔ آریہ مسلمانوں پر ہنس رہے ہیں۔ جہاں دیوبندی دھرم کے مولویوں کے قدم پہنچ گئے ہیں وہاں گھر گھر میں جھگڑے پڑے ہوئے ہیں، بیٹا باپ کو مشرک کہتا ہے، باپ بیٹے کو وہابی سمجھتا ہے، بیوی شوہر کو بعدتی سمجھتی ہے، شوہر بیوی کو دیوبندی سمجھ کر اُس سے نفرت کر رہا ہے۔ غرض ہندوستان میں جو کچھ فتنے فساد ہو رہے ہیں وہ سب دیوبندیہ وغیرہ مقلدین وہابیہ کرار ہے ہیں۔

بڑے مزے کی بات ہے کہ دیوبندی دھرم کے مولوی خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے ادبیاں کریں، مسلمانوں کے ایمان بر باد کریں، سینیوں میں فتنے برپا کریں اور فسادی نہٹھریں۔ اور اہل سُنّۃ کے علماء جو اپنے سُنّۃ بھائیوں کے ایمانوں کی حفاظت کریں انہیں گراہی سے بچانے کی کوشش کریں تو فسادی کہلائیں، ایمان کے چور اور دین کے ڈاکو تو فساد نہیں کراتے لیکن دولت ایمان کو چوروں سے بچانے والے فسادی ہو جائیں۔ کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں، کیا دیانت اسی کا نام ہے؟ (۱۰) آگے نامہ نگار صاحب کو غصہ آ جاتا ہے تو گالیوں، کوسنوں کے ساتھ منہ بھی چڑھنے لگتے ہیں، فرماتے ہیں:

”مولانا حاشمت علی صاحب کی حشمت فرعونی اور غرور نمودی کی کشتمی دریائے فنا میں غرق ہونا چاہتی ہے۔“

حضرت شیخ بیشہ سُنّۃ تو اپنے آپ کو آستانہ سر کار مُحَمَّد رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ایک ادنیؑ کتابتے اور سمجھتے ہیں۔ فرعون و نمرود نے اللہ کے کلمی اور خلیل کی بے ادبی کی اور اپنے نتیجہ کو پہنچ گئے۔ آج کل کے فرعون اور نمرود خود حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کرتے ہیں، انھیں اپنا برا بھائی بتایا، دیوبندی ملاؤں سے انھیں اردو سکھائی، ان سے گنگوہی جی کی روٹی پکوائی، اپنے نام پر اشرفتی اشرفتی کا کلمہ و درود پڑھوایا، نماز میں اُن کا خیال آنے کو بیل اور گدھے کے خیال سے بدر تبتایا۔ ان گالیوں کا مزہ تو انشا اللہ محشر میں معلوم ہو گا۔ جب اس زمانے کے فرعون و نمرود اگلے زمانے کے فرعون و نمرود کے ساتھ ایک ہی ریتی میں باندھے جائیں گے۔

لیکن ہم نامہ نگار اور ان کے سارے دیوبندی مولویوں کو اچھی طرح خوب کھول کر یہ دکھائے دیتے ہیں کہ ہاں ہاں! اے وہابیو، دیوبندیو! تم فرعون، نمرود، شداد، بامان وغیرہ سب کچھ کہو، گالیاں جتنی چاہو، ہم کو دو، دل کھول کر دو، مجع میں دو، تہائی میں دو، سامنے آ کر دو، پردہ کے اندر دو، اخباروں میں دو، اشتہاروں میں دو، ماں بہن کی دو، بہو بیٹی کی دو، جتنی تمہارے گھر میں ہوں، جتنی تمھیں یاد ہوں سب دو، وہ ختم ہو جائیں تو اپنے مقتداؤں کے بیہاں سے منگا کر دو۔ یاد رکھو تمہاری ان گالیوں اور ان جیسی ہزار گالیوں کا ہمارے پاس کچھ جواب نہ ہوگا۔ ہم بہت خوش ہیں کہ گالیاں جتنی دریم ہمیں دیتے رہو گے اُتنی دریخدا رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے توباز رہو گے۔ پھر سن لو کہ ہم تمہاری گالیوں سے ڈرنے والے نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم حق کہتے ہیں گے اور تمہاری گالیاں سُستہ رہیں گے۔ اُتمھیں حق کی طرف دعوت کرتے رہیں گے۔

فَإِنَّ أَيِّنِ وَوَالدَّهُ وَعِزْضُنِ لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاعُ

اب ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ہم ایک غزل سنَا کر رخصت ہوتے ہیں۔ آخر میں نمونہ کے طور پر وہابیہ دیوبندیہ کے چیزیں ناپاک عقیدے دکھاتے ہیں اور فیصلہ اپنے مسلمان بھائیوں پر رکھتے ہیں۔ مسلمان بھائی دیکھیں اور خود فیصلہ فرمائیں کہ جن لوگوں کے ایسے گندے عقیدے ہوں کیا وہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں، کیا اسلام معاذ اللہ خدا رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں اور بے ادبیاں اور گستاخیاں سکھاتا ہے؟ میرے سے سبھائیو! دیکھو اور غور کرو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں حق پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ آمین۔

چونکہ مالے گاؤں میں سُنیوں کو جو فتح میں ہوئی یہ حضور شاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ اور فیض ہے۔ اس لئے ہم اس مختصر رسالہ کا تاریخی نام ”فَيَغْشِي شَرِيدَ عَالَمَ“ رکھتے ہیں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

۲۸ روزی الحجۃ الحرام ۱۳۳۶ھ روز یکشنبہ -

نقیر قادری حاجی نصیر الدین غفرزلہ، محلہ اسلام پورہ مالے گاؤں۔ ضلع ناسک۔

فتح مبین

کفر کی خلمت ہوئی کافور مالے گاؤں میں
دیو کے بندے ہوئے مَسْتُور مالے گاؤں میں
اہل سُنّت ہو گئے مَسْرُور مالے گاؤں میں
کُحَّپ کوچہ ہو گیا مَعْمُور مالے گاؤں میں
دیوبندی ہو گئے مشہور مالے گاؤں میں
دیکھ لی سب نے یہ تھا منظور مالے گاؤں میں
تھا نہیں اس بات کا مقدور مالے گاؤں میں
سمجھے آ جائیں گے یہ مغروف مالے گاؤں میں
ایک بھی آ یا نہیں مَبْثُور مالے گاؤں میں
بحث سے جب ہو گئے مجبور مالے گاؤں میں
دیو کے بندے ہوئے مفروف مالے گاؤں میں
وَ عَظِّامُ الْأَنْ كَرَدُونَا مَنْظُور مالے گاؤں میں
ہر وہابی ہو گیا رنجور مالے گاؤں میں
ہر وہابی ہو گیا مقبور مالے گاؤں میں
سارے نجدی ہو گئے مَسْتُور مالے گاؤں میں
الہنسن نے ہے پھونکا صُور مالے گاؤں میں
نجدیوں کو ہو گیا ناسُور مالے گاؤں میں
اُن سے ہر سُنّت رہے گا دُور مالے گاؤں میں
شیر سُنّت ہو گیا مَنْصُور مالے گاؤں میں
ہر زبان پر ہے یہی مذکور مالے گاؤں میں
اے مُحَبَّ إِسْٰتِی کے ناصِر جَب ہیں پیرِ دشکیر
کیوں نہ سُنّت ہوتے پھر مَصْنُور مالے گاؤں میں

خوب چکا مُصطفے کا نور مالے گاؤں میں
دیکھا شیرِ بیشہ سُنّت کا حَبْلُه جب بیہاں
اپنے آقا شاہ طیبہ کے فضائلِ سُن کے سب
قادری انوارِ چجے جگہ یا حق کا چاند
نجدیت کے چہرہ سے گھونٹت لقیت کا اٹھا
تھی وہابیت جو سُنیت کے پردہ میں چھپی
بحث کرتے کفر کو اپنے اٹھاتے نجدیہ
تھا نوی دربھکی و راندیری کو بھوائے تار
ھتا نوی دربھکی و راندیری و کا کوروی
بن گئے مُشرک پُکارا المدد یا فو حبار
مُصطفے پیارے کے بندے نے کیا اطہارِ حق
عَرَضِیاں چھپیں دیں کہ ہونے والا ہے فساد
شیر سُنّت کو احبازت و عظیکی جب مل گئی
چھا گئی ہبیت وہابیہ پہ ساکت ہو گئے
شیر سُنّت کے مقابل کیسے گیدڑ آسکے
پڑ گئی ہلچل وہابیو ! قیامت آ گئی
تیغِ حق کی ضرب کا زخماب بھرے گاہی نہیں
جو خداومصطفے کی کرتے ہیں گستاخیاں
فتحِ نجاشی قادری سرکار نے بول لفت کو
بول بالحق کا اور باطل کا منہ کالا ہوا
اے مُحَبَّ إِسْٰتِی کے ناصِر جَب ہیں پیرِ دشکیر

وَهَابِيَّ دِيوبَندِيَّ کے مُختصر عقائد وَآبَاطِیل

حضرات اہل سنت و جماعت ہوشیار ہوشیار اعیار و ہابیوں اور چالاک دیوبندیوں کے دام تزویر سے پکوا راپنے دین و مذہب کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ مختصر عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ پیش نظر کو جو تمہاری واقفیت کے لئے صحیح حوالوں کے ساتھ نقل کئے جاتے ہیں۔ دیوبندی و ہابیوں کی گمراہی پر عرب و عجم کے علماء کرام فتوے دے چکے ہیں ان کے بیچھے نماز جائز نہیں۔ نہ ان پر مسلمانوں کے احکام۔ (دیکھو حسام الحرمین مطبوعہ مطبع اہل سنت و جماعت بریلی)

(۱)

تُقییہ

یعنی اپنے مذہب کو چھپانا اور سنیوں کو مغالطہ دینے کے لئے اپنے آپ کو سُنی ظاہر کرنا۔ یہ وہابیہ کے طرزِ عمل سے پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے:

(الف): وہابی کی کتاب ”التلبیسات لدفع التصدیقات“، مطبوعہ عزیز المطابع میرٹھ۔ جس کے صفحہ ۱۲۱ میں اہل سنت کو دھوکہ دینے کے لئے یہ ظاہر کیا ہے کہ عبد الوہاب نجدی خارجی ہے باوجود یہ وہابی اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدہ جلد اول صفحہ ۸:

”محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عدمہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ اون کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اون کے مقتدی انجھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متعدد ہیں اعمال میں فرقِ حنفی، شافعی، مالکی حنبلی کا ہے۔“

مسلمانو! خود انصاف کر لو کہ دیوبندی اور وہابی میں فرق ہے؟ جب کہ مفتی صاحب نے خود یہ فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سرگروہ علمائے دیوبند ہیں۔

(ب) ”التلبیسات“ کے صفحہ ۲۲۷ میں مولود شریف کو جائز و مستحب ظاہر کیا ہے۔ اور درحقیقت وہابی دیوبندی اس کے منکر ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدہ جلد اول صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے:

”سوال: مولود شریف اور عرس کی جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟
الجواب: عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و ندائی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں۔“

اسی فتاویٰ رشید یہ جلد دوم صفحہ ۱۲۵ ار میں ہے:

مسئلہ: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و نزاف اور روایاتِ موضوع اور کاذب نہوں شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجہ کے۔

اسی جلد کے صفحہ ۱۰ ار میں ہے:

”فقط العقاد“ مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ ار میں ہے:

”کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعر اس اور مولود درست نہیں۔“

(ج) اسی ”التبیسات“ کے صفحہ ۲۷ ار میں قیام میلاد شریف کا اقرار اور اس قیام کو جائز قرار دیا ہے۔ اور صفحہ ۲۷ میں لکھا ہے کہ:

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد نہیں، کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بر غلطی بھی نہ سمجھا جائے گا۔“

یہاں یہ ظاہر کر کے سُنی بنے اور پرده اٹھا کر حقیقت حال دیکھئے تو قیام مولود شریف کے پورے دشمن ہیں۔ ”براہین قاطعہ“ مطبوعہ ساڑھوہ صفحہ ۱۲۸ ار میں لکھتے ہیں:

”الحاصل یہ قیام صورت اولے میں بدعت منکر اور دوسری صورت حرام و فسق اور تیسرا صورت میں کفر و شرک چوتھی صورت میں اتباع ہوا کبیرہ ہوتا ہے۔ پس کسی وجہ شرعی سے مشروع وجائز نہیں۔“ اہ بلفظ

اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ:

”خود یہ مجلس (میلاد شریف) ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہو سکتی۔“ اہ بلفظ

اسی صفحہ میں روح اقدس کے تشریف لانے کی نسبت لکھا ہے کہ:

”یہ عقیدہ محض اتباع ہوا کیدی شیطان ہے“ اہ بلفظ

اہل نظر غور فرمائیں کہ وہابیہ کے عقائد کیا ہیں اور مطلب کے موقع پر انہیں چھپا کر اپنے آپ کو کیسا خالص سُنی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ چند مثالیں نہونہ کے طور پر پیش کی گئیں۔ اگر وہابیوں کی ایسی ایسی چالاکیاں جمع کی جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ بہر حال اہل انصاف کو ان کی تلقیہ بازی کا حال معلوم کرنے کے لئے اس قدر کافی ہے۔ [۱]

[۱] ان چال بازوں کی مزید چال بازیاں معلوم کرنا ہو تو حضور شیریشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دنیاۓ وہابیت میں ماتم برپا کردیں والی کتاب ”راد المہند“ ملاحظہ ہو۔ ۲۔ فتنہ فاران رضا غفرلہ القوی۔

(۲)

امکان کذب

یعنی خدا نے تعالیٰ کے جھوٹ بول دینے کو (معاذ اللہ) جائز اور ممکن سمجھنا۔
عبارت:

”امکان کذب کا مسئلہ توبہ جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف و عید آیا جائز ہے یا نہیں۔“
(براہین قاطعہ مؤلفہ خلیل احمد نہیں صفحہ ۲۷)

اور شیداحمد گنگوہی نے وقوع کذب باری کے قائل کو ضال اور فاسق و کافر کہنے سے منع کیا اور وقوع کذب کے معنی درست ہونے کی تصریح کر دی۔ اس کا مہری فتویٰ اعلیٰ حضرت مجدد مآۃ حاضرہ قدس سرہ الاقدرس کے یہاں موجود ہے اور اس کے فوٹو اکثر علمائے اہل سنت کے پاس ہیں۔

(۳)

خدا نے تعالیٰ کو کبھی وہابیہ کے نزدیک غیر کاعلم نہیں البتہ چاہے تو دریافت کر سکتا ہے

عبارت:

”سواس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کہ لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ کسی ولی و بنی کو جن فرشتہ کو پیر و شہید کو امام و امامزادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی۔“

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ مطبوعہ مطبع افتخار دہلی)

(۴)

زمان و مکان و جهت سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور اس کی رویت کا بلا جہت و مجازات اثبات (جو مسلمانوں کے اعتقادات میں سے ہے) سب عن قبیل بدعات حقیقیہ ہیں۔

عبارت:

”تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جهت و ماهیت و ترکیب عقل و بحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات و اثبات رویت بلا جہت و مجازات و اثبات جو ہر فرد و ابطال ہیوںی و صورت نقوش و عقول یا لاعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام و در قول بصدور عالم و امثال آن از مباحث ثفن کلام والہیات و فلاسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آس اعتقد اذ مذکورہ را از جنس عقائد یعنی می شمارد۔“

(ایضاح الحق مصنفہ مکملوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۳۵ و ۳۶)

اس پر تو وہ باید یوں بندی ہے بھی نادستگی میں مولوی محمد اسماعیل صاحب کی خوب تکفیر و تقسیق و تجویل و تضليل کی ہے۔
دیکھو دیکھو یوں بندی مولویوں کا ایمان (مطبوع مطبع اہل سنت و جماعت بریلی)

(۵)

إِنَّكَ أَرْخَاتِ الْمَيَتَ كَمَعْنَى آخِرِيَّةٍ

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار کرنا اور آئیہ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے ایک نئے معنی اپنے دل سے تمام تقاضیں معتبرہ کے خلاف تراشنا۔
عبارت:

”عوام کے خیال میں تو رسول صلیع کا خاتم ہونا بایس معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر وہن ہو گا کہ تقدم و تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر اس کا مقام مرح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے، اخ-

(تحذیر الناس مطبع مجتبائی ۲۳۰۷ھ صفحہ ۲۳۰ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

اسی مضمون کی دوسری عبارت:

”بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔“ (تحذیر الناس صفحہ ۱۲۸)

اسی مضمون کی تیسرا عبارت:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلیع بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا پچ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔“ (تحذیر الناس صفحہ ۲۸۸)

(۶)

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثل و نظیر ممکن جانا

عبارت:

”پس قول بامکان وجود مثل اصلاح بہنگ بہنگ یہ نصی انصوص مگر دو سلب قرآن مجید بعد ازاں ممکن است“
(یکروزی مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۲)

(۷)

أَنْبَيَارَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كُوْبَرًا بُجَاهَىٰ كَهْنَا

عبارت:

”انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی تی تقطیم کیجئے۔“
(تفقیۃ الایمان صفحہ ۲۶۰)

دوسری عبارت:

”پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلافِ نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔“
(براہین قاطعہ صفحہ ۳۷)

تیسرا عبارت:

”اولیاء انبياء امام امام زادے پیر و شہید عین جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔“
(تفقیۃ الایمان صفحہ ۲۰ مطبوعہ مطبع افتخار دہلی)

(۸)

أَنْبَيَارَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَعَمَلِ كُوْمَرَتْ سَكَمْ بَتَانَا

عبارت:

”انبیاء رحمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔“
(تحذیر الناس صفحہ ۸۷)

(۹)

حُضُورِ أَقْدَسِ عَلَيْهِ اَصْلَوَةُ وَالسَّلَامُ كَعُلُمْ كُوْشِيْطَانَ سَكَمْ جَانَنا

عبارت:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“
(براہین قاطعہ صفحہ ۵۲)



دوسری عبارت:

”اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چکا تکمہ زیادہ۔“
(براہین قاطعہ صفحہ ۵۲)

(۱۰)

**حضرور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو
بکوں اور پاگلوں اور چوپائیوں کے علم سے تشپیہہ دینا (والعیاذ باللہ)**
عبارت:

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسه علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیریہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر سبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

(حفظ الایمان مطبع مجتبائی مصنفہ اشرفتی تھانوی صفحہ ۷۸)

(۱۱)

مدرسہ دیوبند کے تعلق سے فخر عالم علیہ السلام کو اردو بولنا آگیا۔ (معاذ اللہ)
عبارت:

”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں شرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سجحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔“
(براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)

(۱۲)

عبارت بلطفہ:

”ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔“

(تقویٰ الایمان صفحہ ۲۳)

هم تو برا مخلوق انہیں علیہم الصلاۃ والسلام ہی کو جانتے ہیں۔ اگر وہابیہ بھی انھیں برا مخلوق کہتے ہیں جب تو یہ انہیار کی کھلی تو ہیں ہے۔ اگر انھیں برا مخلوق نہیں کہتے تو کس کو بڑا ملتے ہیں۔ اس سے انہیار دوسریں سے چھوٹے ٹھہریں گے۔ یہی تو ہیں ہے۔

(۱۳)

تقویۃ الایمان میں حضور سید عالم علیہ اصولۃ والسلام کی نسبت ان الفاظ میں افڑا کیا ہے:

عبارت:

(تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰)

”میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔“

(۱۴)

نماز میں حضرت کی طرف خیال لے جانا پنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے کئی وجہ بدتر ہے (معاذ اللہ)

عبارت:

”وصرف ہمت بسوئے شخ و امثال آں اعظم میں گو کہ جناب رسالت آب باشند پچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گا خر خود است۔“ (صراط المستقیم صفحہ ۹۵)

(۱۵)

اپنے پیروں کی نسبت وہابیہ کی تعلییاں

مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے اپنے پیر کی نسبت لکھا ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ان کا داہنہا تح خاص اپنے دست قدرت میں کپڑہ کرامہ قدسیہ سے بہت بلند اور نادر چیزیں ان کے سامنے پیش کیں اور فرمایا کہ تمھیں میں نے اتنا دیا اور بہت کچھ دوں گا۔ (دیکھو صراط المستقیم مطبع ضیائی صفحہ ۷۵)

مسلمانو! شفاشریف میں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمتشینی اُس تک صعود اُس سے باقی کرنے کا مدعا ہو وہ کافر ہے۔ وکذالک (ای یکفر) من ادعی مجالسة الله تعالیٰ والعروج اليه ومکالمته ۱۵ ملخصاً

(۱۶)

اپنے پیر یا استاد کو نبی یا رسول یا اُن کا ثانی بتانا اور اُس کے غلام کو کسی رسول کا ثانی کہنا:-
زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُنْعَلٰی حُكْمٰن شاید اُٹھا عالم سے کوئی باقی اسلام کا ثانی
(مرشیہ رشید احمد گنگوہی مصنفہ محمود حسن دیوبندی صفحہ ۲۶)

قولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں عَبْدِ سُوْدَکا اُن کے لقب ہے یوسف ثانی
(مرشیہ رشید احمد گنگوہی مصنفہ محمود حسن دیوبندی صفحہ ۱۱)

(۱۷)

اشرفعی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ ان لفظوں میں لکھا ہے:

”پچھے عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تھا سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرفتی کل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس شٹھ لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رفت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک تیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدستور ہے حسی تھی اور اثرنا طاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللهم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رفت رہی خوب رو یا اور بھی بہت سے وجہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔ جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ تبع سُنت ہے۔“

اہل اسلام اپنے قلوب سے فتویٰ لیں۔ کیا کسی کامل الایمان کی زبان سے سوتے جا گتے کسی حال میں کلمہ شریف میں حضور سید عالم کے نام پاک کی جگہ کسی دوسرے کا نام نکل سکتا ہے؟ یا ایسا وہم بھی ہو سکتا ہے چہ جائیکہ دوسرے کی محبت اس قدر غالب ہو کہ بار بار کی کوششوں پر بھی زبان سے حضور کا نام نہ نکلے اور اشراف علیٰ ہی کا نام خواب میں کیا بیداری میں نیستنا کہہ کر لیتا جائے۔ اور ”اس روز ایسا ہی کچھ حال“ رہتے اور حضرت کا نام لینے سے مجبور ہو جائے۔ اگر خدا نہ کرے کسی کی ایسی حالت ہوئی تو یہ سخت قہر الہی اور شیطان کا زبردست تسلط تھا۔ اگر اسی حالت میں موت آ جاتی تو دنیا سے بے ایمان حاتا وال عباد باللہ۔

یہ ترمیدی کی حالت تھی مگر پیر اس سے زیادہ خراب حالت میں ہے۔ مرید نے تو اس کو غلطی بھی خیال کیا اور اس کے رفع کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ غلطی خوب جھی ہوئی اور قلب میں سرایت کی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ مجبور ہا۔ پیر صاحب اس کو غلطی بھی نہیں قرار دیتے اور اس کے دفع وازاں کی بدایت بھی نہیں فرماتے بلکہ اس پر مرید کو پختہ اور مستقل کرنے کے لئے اُس حالت بذ

کا حالت محمودہ ہونا اس طرح مرید کی خاطر گزیں کرتے ہیں کہ ”اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ (یعنی اشرفتی)“ تبع سنت ہے، اس سے اور دوسرا مریدوں کو جرأت دلائی جاتی ہے کہ اشرفتی کے تبع سنت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ کلمہ اور درود شریف میں اس کا نام لیا جائے اور اس کو بنی کہا جائے۔ اب کون مرید ہے جو پیر کے تبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ یہ تعلیم ہے کہ سارے مرید اس طرح کہا کریں اس لئے اس واقعہ اور جواب کو اپنے یہاں چھاپ کر مشتمل کیا تاکہ اور مرید اس راستے پر آؤں۔

مسلمانو! آنکھیں کھلو، بیدار ہو، ہر ہزوں کو پہچانو، اپنے ایمانوں کو بچاؤ، وہابیہ دیوبندیہ انہیار عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی توہین و تثقیض کے ذریعے ہیں اور اپنے آپ رسول بننا چاہتے ہیں۔ اب ان کی گمراہی اور بے دینی میں کیا کثرہ گئی۔ صرف اتنا اور باقی ہے کہ کلمہ شریف میں اللہ کے نام پاک کی جگہ خواب و بیداری میں اشرفتی کا نام لیا جائے۔ اور جواب میں کہدے کہ ”اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ فنا فی اللہ ہے۔“ ولا حول ولا قوہ الا بالله العلی العظیم۔

(۱۸)

سیدنام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب میں گستاخی اور اہل بیت نبوت و رسالت کی

سخن شنیع توہین

عبارت:

”ایک ذاکر صاحح کو کشف ہوا کہ احتقر (اشرفتی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا (اشرفتی کا) ذہن معاً سی طرف منتقل ہوا کہ کم من عورت اس کے ہاتھ آئے گی اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف چچا س سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔“ (منقول از رسالہ الامداد صفحہ ۲۵)

مسلمانو! ہزار فسوں بے شمار فسوں اس چودھویں صدی کے حکیم الامت کو حضرت ام المؤمنین صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاس ادب اور عظمت و احترام بھی نہ رہا۔ بے غیرت سے بے غیرت آدمی بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھ کر یہ تعبیر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ اس کی ایسی ہی سن و سال کی مرغوب سے شادی ہو جائے گی۔ ماں کے آنے کو جو رومنے سے کوئی جاہل بھی تعبیر نہ کرے گا۔ مولوی اشرفتی کی غیرت و حمیت اس درجہ پر پہنچ گئی۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غبار پا نے ناقہ پاک پر ہماری ماوں کی جانیں قربان۔ اللہ شرم دے ایمان دے۔

(۱۹)

تذکرۃ الرشید مصدقۃ خلیل احمد نہیں میں حاجی امداد اللہ صاحب کے سر ایک خواب تھوا پا ہے جس سے وہابیہ کی باطنی

حالت اُنظر آتی ہے۔
عبارت:

”ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھادوں آپ کے مہمانوں کا کھانا پکارہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھادوں سے فرمایا اُنھوں قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاؤے اوس کے مہمان علماء ہیں (یہی دیوبندی) اُس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔“ (تذكرة الرشید جلد اول صفحہ ۳۶)

مسلمانو! دیکھایہ ہے وہابیہ کے قلوب میں حضور سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت پیر کو بڑھانے اور اپنے واجب لتعظیم ثابت کرنے کے لئے کیا کیا خواب تراشے جاتے ہیں۔
(۲۰)

”چار مصلیٰ جو مکہٰ معظمه میں مقرر کئے ہیں لاریب یہ امر زیون ہے۔“ اہ بلفظہ (سبیل الرشاد رشید احمد گنگوہی)
(۲۱)

وہابیہ کے نزدیک دنیا میں کوئی مومن باقی نہیں رہا سب بے ایمان اور کافر ہیں۔
عبارت:

”پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک باہمی سوجان نکال لے گی جس کے دل میں رائی کے دانہ بھرا یمان ہو گا سورہ جاویں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلا کی نہیں۔ سو پھر جاویں گے باپ داداویں کے دین پر“
(اسی بیان میں چند سطر بعد لکھتے ہیں) ”سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا،“ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۲)

(۲۲)

تمام نذر و نیاز اور ملتیں کرنے والے اور انبیاء و اولیاء کو اپنا شفیع سمجھنے والے وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک ابو جہل کے برابر مشرک ہیں۔

عبارت:

”پکارنا اور ملتیں مانی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اُن کا (بُت پرسنون کا) کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔“ اہ بلفظہ

(۲۳)

وہابیہ کا انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے حواس کہنا اور یہ کہنا کہ بے حواس کی وجہ سے احکام الٰہی تو ان کی سمجھی میں نہیں آتے

اور خوف و حشت کی وجہ سے دریافت نہیں کر سکتے آپس میں کمیٹی کر کے امنا صدقنا کر لیتے ہیں تو قرآن پاک آپس کی باتیں رہیں۔ کلام الہی ہونے کا توانکار ہو گیا۔ یہ ہے وہابیہ کا ایمان۔

عبارت:

”اُس کے دربار میں اُن کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم دیتا ہے یہ سب رعب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں اور ادب اور دہشت کے مارے دوسرا بار اُس بات کی تحقیق اُس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے امنا صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔“ (تفوییۃ الایمان صفحہ ۳۰۳)

(۲۳)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت حرام ہے اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری جائز۔

عبارت:

”محرم میں ذکر شہادت حسین بن علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح یا سبیل لگانا دودھ پلانا شربت سبیل اور شربت میں دینا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔“

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۲۵)

”ہندو تہوار ہولی یاد دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو چیزوں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد حاکم نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟“

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۹)

نمونہ کے طور پر وہابیہ کی یہ چند خرافات لکھی گئی ہیں تاکہ مسلمان ان سے پرہیز کریں اور اپنے دین و مذہب کو محفوظ رکھیں۔ اگر کوئی وہابی دیوبندی ان چیزوں عقیدوں کو رکھتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کر دے تو چیزوں سور و پل انعام۔

المُشَتَّتَ تَهْرِير

محمد لعل خال نائب صدر انجمن اصلاح عقائد نمبر ۲۲ رزکریا اسٹریٹ ملکتنہ

ہفتہ وار رسالہ "الفقیہہ" امر تربیت ۰۰ ارمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

ماں گاؤں میں

مدرسہ عربیہ اہل سنت و جماعت کا افتتاح

اور

وہابیہ دیوبندیہ کو

شکست فاش

مالیگاؤں میں مدرسہ عربیہ اہل سنت و جماعت کا افتتاح اور

وہابیہ دیوبندیہ کو شکست فاش

مالیگاؤں کے مسلمان بھائی تعالیٰ خوابِ غفلت سے بیدار ہو گئے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ جب تک سنی بھائیوں میں مذہبی تعلیم کو ترقی نہ دی جائے گی لامذہبی دوہریت و دوہابیت و دیوبندیت کے بڑھتے ہوئے سیالا ب کو روکنا و شوار ہے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ محمد میاں صاحب قبلہ قادری برکاتی مذہبیم العالی منشیں سرکار مارہرہ مطہرہ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ حضور اپنے قدم مبارک سے سرز میں مالیگاؤں کو مشرف فرماتے ہوئے مدرسہ عربیہ کا افتتاح فرمائیں۔ چنانچہ حضرت تاج العلماء دام مذہبیم اقدس روز شنبہ ۱۳۲۷ھ کو مالیگاؤں میں تشریف فرمائے ہوئے حضور کی تشریف آوری کی اطلاع پہلے سے ہو گئی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے سچ جوش مذہبی اور خالص محبت و احترام کے ساتھ اپنے مذہبی پیشوں کا استقبال کیا۔ شہر سے باہر تک مسلمانوں کی جماعتیں آگئیں۔ ہر فرد کے دل میں یہ جذبہ تھا کہ پہلے میں شرف دیدار سے مشرف ہوں۔ سو اگر یہ بجے حضرت مہدوح کی سواری کرنا کے پل پر پہنچی سنی مسلمانوں نے فلک بوس نعرہ ہائے اللہ اکبر و یار رسول اللہ و یاعلیٰ مشکلکشا و یاغوث المدد کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اور شمع رسالت کے پروانے اس مظہرہ بھائی نبوی پر نثار ہونے لگے۔ نصف گھنٹہ مصافحہ و دست بوئی کے بعد استقبالی جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا۔ آگے تقریباً دو سو سے زائد بھوں کی جماعت تھی۔ جن کے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں۔ ان کے بعد آگے پیچھے منقبت خوانوں کی تین جماعتیں پورے جوش و خروش سے اپنے دینی امام کی منقبت پڑھ رہی تھیں۔ جلوس دم بدم بڑھتا جاتا تھا۔ تقریباً پانچ ہزار مسلمان جلوس میں تھے۔ مسلمانوں کے ایمان تازہ ہو رہے تھے۔ اور چین اہل سنت کے غنچے شکست۔ مالیگاؤں کے سنی مسلمانوں میں گھر گھر عید تھی۔

یہ مبارک جلوس تقریباً چار گھنٹے تک شہر میں خراماں گشت کرتا رہا۔ اور تین بجے قیام گاہ یعنی انجمن ہدایت الاسلام کے مکان پر پہنچا۔ اس وقت مولانا مشتاق احمد صاحب دہلوی نے جو اسی روز نبیتی سے تشریف لائے تھے اور منماڑ سے حضور پر نور کے ہمراہ آئے تھے کھڑے ہو کر حضور تاج العلماء مذہبیم العالی کے خامد جلیلہ وفضائل جمیلہ پر مختصر و شنی ڈالی۔ پھر حضرت شیر بیشہ اہل سنت ناصر اسلام مولانا مولوی مفتی حافظ قاری شاہ محمد حشمت علی خاصاً صاحب قادری رضوی لکھنؤی دام مذہبیم العالی نے جو آٹھ روز پیشتر سے اسی استقبال کے انتظام کے لئے مالیگاؤں میں تشریف لے آئے تھے حضرت والا برکت تاج العلماء دامت برکاتہم القدسمیہ کی تشریف آوری پر مالیگاؤں کے سئی مسلمانوں اور بالخصوص اراکین انجمن ہدایت اسلام کی طرف سے شکر یہاد کیا۔ پھر حضور تاج العلماء کی مبارک دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

یکشنبہ ۵ ارشعبان کو بعد نماز عشاء موڑاڑے کے سامنے انجمن ہدایت اسلام کی اس زمین پر جہاں انشاء اللہ تعالیٰ اہل سُنت و جماعت کے مدرسہ عربیہ کی عمارت بنے گی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے حضرت شیر بیشہ سُنت نے ایک محض تقریر کی۔ پھر مولانا مشتاق احمد صاحب نے ایک تقریر مختصر فرمائی۔ پھر حضور پُر نور تاج العلماء مدظلہ اللہ العالیٰ نے اپنا مبارک بیان شروع فرمایا۔ وہ ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا۔ تمام حاضرین ہمہ تن گوشے بنے ہوئے سُن رہے تھے۔ اللہ اللہ کیا نفیس بیان تھا۔ بات بات پڑ کر حدیث و قرآن تھا۔ جس کے ہر لفظ پر مسلمان کامل قربان تھا۔ جس سے مسلمانوں کی روح سیراب اوتازہ ایمان تھا۔ مالیگاؤں کے بزرگ اور عمر مسلمانوں سے یہی سُننے میں آیا ہے کہ نہ ایسا مبارک جلسہ دیکھانہ ایسا نورانی بیان سُننے میں آیا۔

بروز دو شنبہ ۶ ارشعبان ۱۳۷۸ھ محلہ اسلام پورہ میں سیدھہ بدھو گزار قادری برکاتی کے مکان پر جسے عارضی طور سے انجمن نے مدرسہ کے لئے کرایہ پریا ہے۔ مدرسہ عربیہ اہل سنت کا افتتاحی جلسہ ہوا۔ اور حضور پُر نور تاج العلماء مدظلہ اللہ العالیٰ نے اپنی زبان مبارک سے تبرگا پہلا بدق پڑھایا۔ اور میلاد تشریف و قیام و صلاۃ و سلام پر جلسہ ختم ہوا۔ حضور پُر نور کے تشریف فرمائے ہوئے کی برکت تھی کہ مالیگاؤں کے کلی کوچے حقانیت کے نعروں سے گوناخ ٹھہرے اور سنت کے ڈنکن بخ گئے۔ ہر ایک سُنی مسلمان مسرور اور اس کی روح پر نور اور اس کا دل فرحت و خوشی سے معمور تھا۔ یہ ایمان افروز خبیدت سوز نظارے مالیگاؤں کے گیارہ دیوبندی مولویوں سے دیکھئے نہ گئے۔ ان کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے۔ اور مدرسہ عربیہ اہل سُنت و جماعت کا افتتاح دیکھ کر تو انہیں ہر طرف دیوبندی دھرم کی موت نظر آتی تھی۔ مجبور ہو کر دیوبندی دھرم کے مشہور نخش گودشام بازم تقاضی حسن در بھٹکی کو بلانے کا تاریخ۔ اور غصب یہ کہ در بھٹکی بے چارے کو یہ خبر بھی نہ دی کہ یہاں شیراں بیشہ سُنت تشریف فرمائیں۔ ان سے مقابلہ ہوگا۔ ورنہ در بھٹکی تشریف ہی نہ لاتے۔ بہرحال گیارہ دیوبندی مولویوں نے مشہور کیا کہ ۱۸ ارشعبان کو در بھٹکی جی آجائیں گے۔ حالانکہ اسی روز حضور تاج العلماء مدظلہ اللہ العالیٰ کو سُنی تشریف لے جانا ضروری تھا۔ اور حضور ہی کے ہمراہ رکاب حضرت شیر بیشہ سُنت کو بھی جانا لازم تھا۔ مقصود یہ تھا کہ علمائے اہل سنت در بھٹکی جی کو منہنہ لگائیں گے جس کو سینکڑوں بار فرار دے چکے اس کے پیچھے پڑ کر اپنا نظام اوقات منسون نہ کریں گے۔ اور دیوبندی یہ میدان خالی پا کر رقص جملی دکھائیں گے کہ ہمارے اپنے شیر خدا صاحب کے آتے ہی علمائے اہل سُنت بھاگ گئے۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ شیراں سنت پھر ان کا تعاقب فرمائیں کی زندگی میں نئے فراروں کا اضافہ فرمادیں گے۔ اور ہر نسبت فرار کے تین تمحنے نئے ان کی پُشت پر لگادیں گے غلمانے اہل سُنت نے اپنی روانگی ملتوی فرمادی۔ اور در بھٹکی کا انتظار فرمانے لگے۔

چہارشنبہ ۱۸ ارشعبان کو مولوی در بھٹکی صاحب مصنوعی این شیر خدا مالیگاؤں میں تشریف لائے ان کے آنے کے تین گھنٹے بعد جناب مولانا مشتاق احمد صاحب دہلوی یکہ وہاں محلہ قلعہ کی مسجد میں ظہر کے وقت پہنچ گئے۔ وہاں در بھٹکی صاحب اپنے گاڑب پانچل معمودی نماز پڑھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ آپ کو یہاں کے دیوبندیوں نے مناظرہ کے لئے بلا یا ہے۔ اگر آپ کو مناظرہ منظور ہے تو میں اسی وقت آمادہ ہوں۔ اور اگر حضرت شیر بیشہ سُنت مولانا مولوی حشمت علی خاں

سے مناظرہ منظور ہو تو وہ بھی آپ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ دربھنگی جی بولے مجھے آپ سے اور مولوی حشمت علی خال صاحب سے مناظرہ منظور نہیں میرے مخاطب مولوی احمد رضا خاں صاحب تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا۔ اب مولوی احمد رضا خان صاحب اگر مناظرہ کریں تو میں آمادہ ہوں۔ مولانا مشتاق احمد صاحب نے فرمایا کہ یہاں کے دیوبندیوں نے آپ کو نہیں دونوں سے مناظرہ کے لئے بلا یا ہے آپ ہم دونوں سے انکار فرماتے ہیں۔ اور حجت الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ مُدَّت سے آپ کے پیشو اتحانوی صاحب کے خصم ہیں اور تھانوی جی اُن کے مقابلہ میں بالکل خاموش ہیں۔ وہ تھانوی کا سچھا چھوڑ کر آپ کو کیوں منھل گائیں گے۔ تو بہر حال آپ کسی طرح مناظرہ کے لئے آمادہ نہیں لہذا ہم جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر مولانا والپس چلے آئے۔ بات ختم ہو گئی۔ دربھنگی کا بجز و فرار آشکار ہو گیا۔ اور دیوبندیوں نے اپنے دلوں میں کہنا شروع کیا کہ: ع

”هم جسے شیر بمحضت تھے وہ گیدڑ لکا۔“

الغرض اہل سنت کی فتح کے ڈنکے نج گئے۔ اور دیوبندیوں کا بھرم کھل گیا۔ بالآخر دیوبندی علمائے اہل سنت کی فروود گاہ پر آکر حضرت شیر بیشہ سُنّت اور مولانا مشتاق احمد صاحب کو گالیاں دے دے کر کہنے لگے کہ دربھنگی جی مناظرے کے لئے آمادہ ہیں چلو پھر مناظرہ کراواں سے کہدیا گیا ہے کہ گالیاں مٹ بکو، دیوبندی تہذیب مت دھاؤ۔ اگر دربھنگی مناظرہ پر آمادہ ہے تو ہم آج پھر اس سے دریافت کر لیں گے شب کو عشرہ سے پہلے حضرت شیر بیشہ سُنّت اپنے ہمراہ مولانا مشتاق احمد صاحب کو لے کر پھر دربھنگی کی قیام گاہ پر پہنچ محلہ قلعہ کی مسجد میں جہاں ہزاروں مسلمان مناظرہ کی خبر پا کر جمع ہو گئے تھے جا کر بیٹھ گئے۔ دربھنگی کو پیغام بھیجا وہاں سے جواب آیا کہ میں پہلے ہی مناظرہ سے انکار کر چکا تھا اسی پر اب بھی قائم ہوں جن لوگوں نے آپ سے مناظرہ پر میری آمادگی ظاہر کی وہ جھوٹے ہیں۔ حضرت شیر بیشہ سُنّت و مولانا مشتاق احمد صاحب مسلمانوں کے مجمع کثیر کے ساتھ واپس آئے۔ اور سُنّیت کو دیوبندیت پر دوبارہ فتح میں حاصل ہوئی۔

۱۹ ارشعبان پنجشنبہ کو پھر چند دیوبندی لفگنے آکر کہنے لگے کہ ہمارے ابن شیر خدا فرماتے ہیں کہ میں مناظرہ کے لئے تیار ہوں پہلے مولوی حشمت علی کی تحریر میرے نام آئے تو میں مناظرہ کرلوں گا۔ حضرت شیر بیشہ سُنّت نے ان کی یہ لگی بھنڈ کردی۔ اور سسہ پہر کو تحریر بھیجی:

”جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دام بالمناقب

بعد ما ہو المسنون گزارش یہ ہے کہ کل جو کچھ واقعات گزرے اور آپ نے نقیر سے اور مولانا مشتاق احمد صاحب سے مناظرہ نامنظور فرمادیاں کی بنا پر ہم خاموش ہو گئے۔ لیکن آپ کے انتباہ یہاں بار بار آکر شور مچاتے ہیں کہ تم تحریری چلتیج بھجو تو ہمارے مولانا ابن شیر خدا صاحب مناظرہ پر آمادہ ہیں اور خود مالیگاؤں کے مولوی صاحبان آٹھ ماہ سے وعدہ فرمائے تھے کہ ابن شیر خدا آئیں گے۔ اُن سے مناظرہ کرنا اور اسی لئے آپ کو یہاں بلوایا گیا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ ہم پھر حاضر ہیں۔ اگر آپ کو مناظرہ منظور ہو تو خود اپنے دستخط شریف سے منظوری تحریر فرمائے مغرب سے قبل بھیج دیجئے۔ اور آج جو آپ کی مجلس مناظرہ مالیگاؤں

میں آپ کو یا آپ کے اتباع کو دعوت مناظرہ کو کچھ حق نہ ہوگا۔ والسلام۔ علی اہل اسلام روز پنجشنبہ ۱۹ شعبان المعتض ۱۳۷۷ھ
 فقیر ابوالفتح عبد الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ ولا بویہ ربہ القوی۔
 اس کے جواب میں رات کو بعد مغرب ایک نعمہ مہل تحریر در بھنگی نے محمد یوسف کے نام سے بھجوائی۔ جو ساری پارٹی
 کے مشوروں کا نچوڑتھی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

وسيع المناقب جناب مولوي حشمت علی صاحب بعد ما وجد آپ کا خط بنام مولا ناصری حسن پنچا جواباً عرض ہے
 بیہاں کے علماء ہر وقت ایسے مناظرہ کے لئے تیار ہیں ان کو باہر سے کسی عالم کو بلانے کی ضرورت اگر آپ کو ہم سے مناظرہ
 منظور ہو تو ہم لوگ ہمیشہ سے اس کے لئے تیار ہیں۔ شرائط مناظرہ طرف مابتجھے اور اگر کابر یعنی مولوی در بھنگی سے زیادہ مناظرہ
 منظور ہے تو مولوی حامد رضا خاں صاحب کو طلب فرمائیے۔ یا (ان کا) وکالت نامہ اپنے نام حاصل کیجئے۔

محمد یوسف مدرس مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں بروز پنجشنبہ ۱۹ شعبان ۱۳۷۷ھ

حضرت شیر بیشہ سُنّۃ نے فوراً اس کا مختصر جواب روانہ فرمایا:

جناب مولوی محمد یوسف صاحب بعد ما یلیق بکم آپ کی تحریر پہنچی۔ ہمارا مناظرہ تو آپ کے پیشوادر بھنگی جی
 سے تھا۔ ان کا عجز و فرار اور جھوٹے بہانوں کی آڑ میں مناظرہ سے انکار تمام مالیگاؤں کے مسلمانوں پر آشکارا ہو گیا۔ اگر چاہب ہمیں
 کسی تحریر کے بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ جو ہمیں کرنا مقصود تھا وہ بعونہ تعالیٰ ہم نے پورا کر دیا۔ مگر آپ کے فرمانے کے مطابق میں
 ایسے بھی مناظرہ کے لئے بعونہ تعالیٰ و بعون الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم آمادہ ہوں۔ آپ بہت جلد اپنے اسی وقت کے جلسے میں
 آنے کی یا جہاں چاہیں وہاں حاضر ہونے کی اجازت لکھ کر ہمیں تھیج دیجئے۔ تاکہ اسی وقت بعونہ تعالیٰ احقاق حق کی خدمت ادا
 کر دی جائے۔ موضوع مناظرہ حضرات دیوبند کا کفر و اسلام ہوگا۔ اور تہذیب و ممتازت سے کام ہوگا۔ والسلام علی اہل اسلام۔

شب جمعہ بعد مغرب شب ۲۰ شعبان ۱۳۷۷ھ

فقیر ابوالفتح عبد الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ ولا بویہ ربہ القوی۔

اس خط پر پھر سب لو ہے ٹھنڈے ہو گئے۔ اب تک اس کا کوئی جواب نہ آیا۔ دیوبندیوں کے لوگوں پر سُکُوت و عجز کا قفل
 لگ گیا۔ اور دیوبندیت ملعون جھوم کر زبان حال سے یہ ترانہ سنانے لگی۔ یہ
 ”خُوشی معنی دار دک در گفتگن نی آید“

یہ ہوا در بھنگی کو مالیگاؤں میں بلانے کا حشر و اللہ الحمد۔ کیا بھی مالے گاؤں کے دیوبندی لوگ انصاف سے کام نہ
 لیں گے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ دیوبندی و حرم کا سب سے بڑا مبتکلم و مناظر اس طرح مناظرہ سے جان چُراتا ہے۔
 ہم پھر اعلان کرتے ہیں کہ در بھنگی جی اگر اپنے اس حیلہ میں سچے ہیں تو جلد اعلان شائع کریں کہ ہم تھانوی جی کے
 وکیل ہیں اور اشرف علی تھانوی کا وکالت نامہ مہری سستھنی شائع کریں۔ جس میں تھانوی جی صاف لفظوں میں لکھ دیں کہ مرتضیٰ حسن

درہنگی ہمارے کیل مطلق ہیں ان کی ہارجیت ہماری ہارجیت ہوگی۔ وہ اگر ہار جائیں گے تو ہم توبہ کر کے اسلام لے آئیں گے۔ پھر حضرت شیر بیشہ سنت مولانا حشمت علی خال صاحب بھی اپنے نام حضرت جعیۃ الرات لام مولانا مولوی حاجی قاری مفتی محمد حامد رضاس خال صاحب قبلہ فاضل بریلوی مذکور القدس کا وکالت نامہ شائع کر دیں گے۔ پھر مالیگاؤں میں ہی دنوں جمع ہوں اور ایک مرتبہ فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے۔ درہنگی صاحب کو ”الفقیہہ“ کا یہ پرچہ بذریعہ جسٹری بھیجا جائیگا۔ اور ایک ماہ تک ان کے جواب کا انتظار ہوگا اگر اس پر بھی درہنگی صاحب خاموش رہے تو انصاف خود دیوبند یوں ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔ درہنگی جی ذرا آنکھیں تو ملاؤ دم کہاں ہے ہاں ہاں ابن شیر خدا کہلاتے ہیں اگر غیرت کھاتے ہوں تو شرمائی نگاہیں رو برو لاوے، لجائی انکھیں اٹھا کر اگر تم میں پکجھ بھی شرم و حیا ہے، اگر تم میں ذرا بھی سچائی کا خون شامل ہے تو فوراً اس دعوت پر بیک کہو۔ اور صحیح معنے میں تھانوی کے وکیل بن کر فیصلہ کن مناظرے کے لئے تیار ہو جاؤ، تھانوی جی تو زندہ درگور ہیں تھیں ان کے وکیل بن کر کچھ بولو اپنے اسلام کو ثابت کرنے میں اب کھولو۔

اللَّهُ أَعْزَّ ذِلْكَ اپنے حبیب صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صدقے میں تھانوی صاحب کے جیتنے جی فیصلہ کن مناظرہ کرادے۔ اور اس کے ذریعہ سے کلمہ گویوں کو پچھی ہدایت بخشنے۔ اور اگر درہنگی و تھانوی مناظرہ پر آمادہ نہ ہوں حالانکہ مناظرہ کی یہ صورت درہنگی صاحب ہی کی بتائی ہوئی ہے۔ تو مسلمان کہلانے والوں کو حق کہنے اور اس پر عمل کرنے کی سچی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام علی اہل الاسلام۔

۲۹/ ربیعان ۱۳۷۴ھ روز یکشنبہ فقیر محمد حنیف قادری برکاتی نوری غفرلہ

ایجنبث اخبار ”الفقیہہ“ و اخبار ”السودا عظیم“
 محلہ پوارگی مالیگاؤں۔ ضلع ناسک۔

نَحْنُ مُدَلِّعُوا

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبل جسٹھے سُنیوں کا گھر اجلا ہے اور دیو کے بندوں کا منہ کالا ہے اور اسلام و سُنیت کا بولے بالا ہے جسٹھے مالیگاہ کے دیوبندیوں کے رسالہ ”آوازِ حق“ اور جاذبِ دھنگ جو کے ”شکوہِ الْحَمْد“ کا دم رکا لا ہے اور مالیگانوں پر ورنگ دنوں کے صد فہارے سوالوں کا بے زلائی رذواب اپنائے ہے اگر کردار لا ہے، جسٹھے کے پاس دین و ایمان ہے اس پر اسکے دیکھنے کے تھت عکیاں ہیں، اس میں شیاطین دیوبندیج کے کفریات ملعون کا تسلیم ہیاں ہے، جسٹھے کے جوابے کے بعد نعم تعالیٰ ہر دیوبندیکے مہہوت و حیراں ہیں، اس میں دھنگ جو کو پھر آخر کفر مرتض اُنھے کفر و انتہاد پر مناظرہ کا اعلان ہے

مُسَمِّيٌّ بَنَامٌ تَارِيْخِيٌّ

العرضُ بِ السُّنْنَةِ

(٣٦) ————— (١٣) —————

على

الحزاب الدلوي بندیہ

مُصَنَّفَهُمْ

پورہ شیر بشہاہ مہمنت حج عالم و مکتبت غیر سینیت میاہی وہاہیت و خبریت ندویت دیوبندیت ولیگیت
حبا تصنیف اعلیٰ و حنیف مفتی جاودہ

حضرت علامہ مولیٰ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی قاسمی دانا پوری علیہ الرحمہ

نام کتاب	مُنَاظِرُ مَالِيَّةٍ
نام تاریخی	”اعضو النیجیہ علی الاحزاب الدینیہ“ (۱۳۷۶)
موضوع	کفریات و ہاید دین بدیہی
نام مناظر اہلسنت	حضرت شیریشہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظر و ہاید	مولوی خلیل احمد نبیل حبوی
مقام مناظرہ	مالیکاول (مہاراثہ)
تصنیف	محب سعیت مدح لامذہ بیت مولینا محمد طیب صدقی برکاتی نوری دانابوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تصحیح	حضرت مولینا مہران رضاخاں صاحب قبلہ شمشتی مولینا مناقب رضاخاں صاحب قبلہ شمشتی
نظرشانی	حضرت مولینا فاران رضاخاں صاحب قبلہ شمشتی،
ترتیں و کتابت	محمد نجم الرضا شمشتی
طابع و ناشر	مکتبہ شمشتیہ

(اشاعت اول کے سروق سے)

بفرماش بحث ناصریت کا سردیوبندیت بوہرہ سیدھو عبد المصطفیٰ ابوین مرجب قادری برکاتی نوری
ناائم الحجمن رونق الاسلام پادرہ ضلع بڑودہ
طبع اول: اہل سنت بر قی پریس مراد آباد
مقام اشاعت: رضوی کتب خانہ مکملہ بہاری پور بریلی شریف

۔۔۔ پنونٹ ۔۔۔

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ الوسع صحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلَىٰ حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ

حَمْدُ دُؤْسَ کے وَخْبِيْرِ کریم کو جس نے ہمیں اسلام و مسیحیت کی نعمتوں سے سرفراز کیا۔ اور حمکتے ہوئے درودوں کا جگہ گاتا سہرا اُس کے حبیب کی جبین مقدس پر مزار اوار، جس نے ہمیں اپنے دامنِ رحمت میں لیا۔ یعیادی الدین اسوفوا فرمائ کر اپنے درکی غلامی و بندگی کا نورانی طوق ہمارے گلوں میں ڈالا۔ اور ہم پر کرم و رحمت فرمائ کر ہمیں چاہ مصلالت و ہابیت و دیوبندیت سے نکالا، سُنْتی بنایا اسلام عطا فرمایا۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْبَرَايَا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مَا نَحْنُ الْعَطَايَا دَافِعُ الْبَلَايَا
وَعَلَىٰ أَهْلِهِ وَصَاحِبِهِ وَابْنِهِ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ وَحَزْبُهُ أَمِينٌ

مَالِ گاؤں کے وہابیہ دیوبندیہ کے بھڑ و فرار کا حیا سوز نظارہ

مسلمان بھائیو، پیارے سُنْتی عزیزو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا جب کسی قوم کا دین لیتا ہے عقل و حیا پہلے چھین لیتا ہے۔ اس وقت مالیگا گاؤں کی ایک ملعون گندی دیوبندی تحریر ہمارے پیش نظر ہے۔ جو ہمارے اس دعویٰ کا لٹھا ثبوت ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ میں مالیگا گاؤں ضلع ناسک کے چند مخلص سنیوں نے حضرت ناصر الاسلام شیربیشہ سُنْت مولیانا مولوی حافظ قاری مناظر مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنؤی مدظلہم العالی کو مالیگا گاؤں تشریف لانے اور حق و تقاہیت کا پیغام سنانے کی دعوت دی۔ اور حضرت شیربیشہ سُنْت ان کی دعوت قبول فرمائے گاؤں تشریف فرمائے۔ حضرت شیربیشہ سُنْت نے مالیگا گاؤں کی وہابیت و دیوبندیت کے قلعوں میں جس طرح زلزلے ڈال دیئے اور مذہب اہل سنت کو دیوبندی دھرم پر جیسی عظیم حلیل فتح میں ہوئی اُس کی مختصر تفصیل رسالہ مبارکہ ”فیض شہ دو عالم“ (۱۳۴۶) میں ملاحظہ ہو۔ اس رسالہ میں دیوبندیوں کا حضرت شیربیشہ سُنْت کے مقابلہ سے عاجز رہنا ان کی دیوبندیت وہابیت کے روئے کم درست نقاب تلقیہ اٹھ جانا ان کا کفر و ارتداء آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت ہو جانا، یا پیس المدد و یا فوجدار الغیاث کا شرک اوڑھنا، اُس میں بھی ناکامی اٹھانا وغیرہ واقعات درج ہیں۔ اور اخیر میں دیوبندی دھرم کے چوبیں گندے ملعون کفری عقیدے لکھ کر اعلان دیا گیا ہے کہ اگر مکن ہو تو تمام دیوبندی مل کر ان ناپاک عقیدوں کے ماننے والے کو مسلمان ثابت کریں۔ اور چوبیں سو روپے انعام لیں۔

مالے گاؤں کے دیوبندیہ اُس کے جواب سے عاجز رہے اور کامل نو مہینے اوندھے پڑے سکیاں لیتے رہے۔ نو مہینے کے بعد دیوبندیت ملعونہ کے شکم سے یہ گندہ ملعون نیجہ ”حوال واقعی“ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس میں بھی اپنے وہ پتویں کفریات جو رسالہ ”فیض شہ دو عالم“ میں کھول کر دکھائے گئے تھے پورے کے پورے ہضم کر گئے۔ ان میں سے کسی ایک کا نہ جواب

دینانہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دے سکتے ہیں۔ اور صرف مالگاؤں کے دیوبندیوں ہی پر موقوف نہیں بلکہ بخوبی اللہ و قوتہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان بھر کے تمام دیوبندیوں سب کے سب تسلی اوپر جمع ہو کر بھی ان میں سے کسی ایک کوئی ہلا سکتے، اپنے کفر کو اسلام نہیں بناسکتے۔ لئن اجتماعت الجن والانس علی ان یا تو اثبات اسلام الدیوبندیہ لا یأتون بثبوته ولو کان بعضهم لبعض ظهیراً و الحمد لله حمدًا كثیراً۔

شیر بیشہ سنت کے مقابل مرتضی حسن در بھنگی کا سکوت عجز و گرنی مہہوت:

مسلمانو! اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۱ فروری ۱۹۲۹ء کے ”الفقیہہ“ میں برادر عزیز محمد حنفی قادری برکاتی نوری سلّمہ کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں در بھنگی جی کا مالیگاؤں آنا اور حضرت شیر بیشہ سنت کے مقابلہ سے عاجز رہنا اپنے کفریات کو اٹھانے کی ہمت نہ کھانا وغیرہ واقعات درج تھے۔ اور اخیر میں پھر چلتی تھا کہ جوئی صورت آپ در بھنگی جی نے خود پیش کی اُسی کو ہم قبول کرتے ہیں، تم تھانوی جی کا وکالت نامہ اپنے نام حاصل کر کے شائع کرادو جس میں تھانوی جی صاف لکھیں کہ مرتضی حسن در بھنگی میرے وکیل مطلق ہیں اُن کی ہار جیت میری ہار جیت ہوگی۔ وہ اگر مناظرہ میں عاجز رہیں گے تو اپنے کفر سے توبہ کر کے میں مسلمان بن جاؤں گا اور حضرت شیر بیشہ سنت اپنے نام حضور پُر نور جوہۃُ الْاسلام شیخ الانام مولانا مولوی مفتی حاجی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی مدظلوم الافقس کا وکالت نامہ حاصل کر کے شائع فرمادیں۔ اور پھر مالیگاؤں ہی میں یا فریقین کی رضامندی سے کسی اور مقام پر مناظرہ ہو جائے۔ آپ ہی کی اُس پیش کی ہوئی صورت کو ہم قبول کرتے ہیں۔ امید کہ ہمارے قبول کر لینے کے بعد اس سے اعراض و انکار نہ کریں گے۔ یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اس مضمون کے آپ کو پہنچنے سے ایک مہینے بعد تک آپ کو مہلت ہے۔ اس مدت میں آپ منظوری تحریر فرمائے فرمائیں تاکہ پھر وکالت نامہ حاصل کر کے شائع کیا جائے اور مناظرہ کا انتظام ہو۔

”الفقیہہ“ کا یہ پر چہ در بھنگی جی پر بذریعہ جسٹری جوابی نازل ہوا، صولیابی کی رسید آگئی۔ در بھنگی جی کو تیسرا مہینہ ہے کہ صم بکم فهم لا یرجعون بنے ہوئے صوم سکوت رکھ کر زاویہ خاموشی میں معتکف ہیں۔ ہر عاقل پر در بھنگی جی کا نہایت بدترین و شرمناک فرار آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت ہو گیا۔ اور ہر ادنیٰ عقل والاجان لیا کہ اب در بھنگی جی کسی عالم کے منہالگانے کے مقابل نہ رہے۔ در بھنگی جی نے پیش خویش یہ منصوبے باندھ ہوں گے کہ اُن کی انتہائی فاشی حد بھر کی دریدہ دہنی و بے تہذیبی کے سبب جس میں وہ کیتائے زمانہ ہیں کوئی اُن کو منہنہ لگائے گا۔ لہذا حضرت شیر بیشہ سنت کو چلتی مناظرہ دیوارو بعد میں ایک نامعقول شرط بھی لگادو کہ تم حضرت جوہۃُ الْاسلام دامت بَرَکَتُهُ الْقُدُسیَّہ کا وکالت نامہ اپنے نام حاصل کرو اور جس کو تم کہو، ہم اپنے نام اُس کا وکالت نامہ حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ یہ شرط در بھنگی جی کے مناظرہ کیلئے نومن تیل کے قائم مقام تھی کہ نہ یہ شرط حضرت شیر بیشہ سنت قبول فرمائیں گے نہ در بھنگی جی میدان مناظرہ میں آئیں گے۔ اور جاہلوں میں اُچھلنے کو دنے کا موقع مل جائے گا کہ ہم نے تو چلتی مناظرہ دیواریا مگر مناظرہ سُنیوں نے ہمارے ساتھ کیا ہی نہیں۔

مگر انہیں خبر نہ تھی کہ حضرت شیریشہ سُنّت گھر تک پہنچا میں گے ”دروغ گورا تابخانہ باید رسانید“ پر عمل فرمائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور درجہ بیکی جی کے دہن شریف پر پھر وہی مہر خاموشی لگ گئی۔ درجہ بیکی جی کے اس ناپاک شرمناک فرار و عجز کو تصور کر کے ہندوستان بھر کے دیوبندیہ بالخصوص مالیگاؤں کے دیوبندیوں کے گھروں میں ماتم ہوتا ہوگا۔ گذالیک العذاب و لعذاب الآخرۃ؎ اکبر لو کانو ای یعلمون؎ (پ ۲۹ رساقم آیت ۳۳)

مالے گاؤں کے دیوبندیوں نے اپنے دھرم گرودر بھیکی، جی کے اس فرار پر پردہ ڈالنے کے لئے ناپاک رسالہ لکھا ہے۔ صیباں و اطفال مجاہیل و جہاں سے مخاطبہ نہ اپنا کام نہ اُس سے کچھ فائدہ۔ معہذہ امالے گاؤں کی اُن نازنیں طبیعتوں، بھولی صورتوں، شریملی مورتوں کو جھیٹنے بھی اٹھب خامہ کی مروت و مرداگی کے خلاف ہے جن کے کلیج مناظرہ کا نام سُنتہ ہی بانسوں اچھلتے ہوں۔ جنہوں نے کتب درسیہ نہ صرف پڑھی ہوں بلکہ پھاٹک لی ہوں۔ لہذا ہم اس رسالہ ملعونہ کی افتخار پر داڑیوں و دروغ بافیوں بہتان طرازیوں، کفر نوازیوں کے رذ کرنے میں بھی درجہ بیکی جی، ہی کو اپنا مخاطب بنانا مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ نرم و گرم، خشک و ترقیشیدہ ہیں۔ فاقول و بالله التوفیق۔

درگاہ رسالت میں ادنیٰ گستاخی کرنے والے کاروزہ نماز حج زکاۃ سب اعمال نیک مردو دا اور بے کار ہیں

دُمْ چَحَّلَ صفحہ ۳، پر لکھتا ہے:

”ذہبی خدمت اس کا نام نہیں ہے کہ نماز بے سود، روزہ بیکار، حج زکوہ فضول (نعواز باللہ) ہاں اگر چند علمائے دیوبند کو کافر کہہ دیا تو بس پکے مسلمان، سچے حنفی۔“

درجہ بیکی! آپ کے دُمْ چَحَّلَ کو شرم نہ آئی کہ جن لوگوں نے حضرت شیریشہ سُنّت کے بیانات سُنبے ہیں جب وہ اس گندی تحریر کو دیکھیں گے تو اس کی بے حیائی پر کتنے ہزار بار ٹھوکیں گے، مگر جن لوگوں کو لعنت الہی کا خوف نہیں وہ چند مسلمانوں سے تھکوا لینے میں کیا باک رکھیں گے۔ سچ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اذالُم تَسْتَحِی فَاصْبَنْعَ مَا شَئْتَ۔ یعنی ع ”بے حیا باش و ہر چ خواہی کن“، حضرت شیریشہ سُنّت اپنے ہر بیان میں سُنی بھائیوں کو نماز روزہ حج زکوہ وغیرہ احکام اسلام کی نصیحت و تاکید فرماتے ہیں اور یقیناً اس دُمْ چَحَّلَ کا ضمیر بھی اس عبارت کے لکھتے وقت اس پر لعنت کرتا ہوگا۔ وہ کون مسلمان ہوگا جو نماز کو معاذ اللہ بے سود اور روزہ کو بے کار اور حج زکوہ کو فضول کہہ دے۔ ہاں ہم امآل سُنّت کا ایمان ہے کہ جو شخص نماز روزہ حج زکوہ کو معاذ اللہ بے سود بے کار فضول کہے وہ کافر مرتد ملعون ابد ہے۔ اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص حُضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اُن کے رہب اکرم جل جلالہ الاعظُم کی ذرہ برابر تو ہیں و تتفقیص کرے یا اُس تو ہیں و تتفقیص

کرنے والے کو اُس کی توہین و تنقیص پر مطلع ہونے کے بعد مسلمان جانے یا اُس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ملعون ہے اُس کی نماز مردود اُس کا روزہ نامقبول اُس کی زکوٰۃ اُس کا حج سب بے کار۔ ہمارا رب جل جلالہ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَرْتَدِ دِينَكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمْتَثِّلُ وَهُوَ كَاٰفِرٌ
فَأُولَئِكَ حِبِّ طَهَّ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ
وَأُولَئِكَ أَحَبُّ النَّارَ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ◦

اور فرماتا ہے:

وَقَدْ مَنَّا إِلَيْ مَا عَمِلُوا إِنْ عَمِلٌ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
مَنْشُورًا◦

اور فرماتا ہے:

عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةٌ◦

عمل کریں مشقتیں بھریں اور بدله یہ ہو گا کہ بھڑکتی آگ میں

داخل ہوں گے۔

دیوبندی دھرم میں بخشش بقدر گناہ ہوتی ہے گناہ کم تو بخشش بھی کم گناہ زائد تو بخشش بھی زائد ہاں ہم اتنا بتائے دیتے ہیں کہ دیوبندی دھرم میں بیشک نمازو روزہ حج زکوٰۃ تمام اعمال صالح سب فضول و بے کار ہیں۔ ثبوت سُنّتِ امام الہابیہ اسے متعارف کیا گیا اسی لئے ایمان مطمع مرکن تائل پر منگ دہلی صفحہ ۲۲ پر لکھتا ہے:

”اس دنیا میں گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہماں بھی اس میں بلکہ شیطان بھی اسی میں ہے پھر یوں سمجھے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پورا پاک ہو تو جتنے اُس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اُتنی ہی اُس پر بخشش کرے گا۔“

دیکھئے کیا صاف کہہ دیا کہ آدمی شرک نہ کرے پھر حس قدر گناہ کرے گا اُسی قدر اُس پر خدا کی بخشش ہو گی تو بخشش گناہ پر موقوف ہو گئی اگر گناہ کم تو بخشش بھی کم اور گناہ زائد تو بخشش بھی زائد۔

ہاں در بھنگی جی! آپ کے دُم پھلے نے حضرت شیر بیشه سُشت پر تواترہ ہی باندھا لیکن دیوبندی دھرم میں بیشک نمازو روزہ حج زکوٰۃ سب بے کار ہے اس تمام دیوبندیوں پر لازم ہے کہ خوب حرام کریں حرام کرائیں کیونکہ ان کی بخشش کا اسی پر انحصار ہے۔ تُف بر این مذہب و اہل این مذہب۔

در بھنگی اقرار کہ مُنکر ضروریاتِ دین کے جملہ اعمال حسنہ مردود اور بے کار ہیں:

ہاں در بھنگی جی! قادر یوں کو تو آپ بھی کافر مرتد جانتے ہیں آپ نے اپنے رسالہ اشد العذاب علی مسیلمہ

الپنجاب میں کئی جگہ اس کی تصریح کی ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر اُس کو کافرنہ جانے یا اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ اگرچہ وہ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ تمام اعمال نیک کرتا ہوا اگرچہ تبلیغ اسلام میں دنیا بھر کی خاک چھانتا ہو اُس کے سب اعمال مرد و اور بے کار ہیں۔ آپ کے دُم چھلے کی یہ تفسیر کوئی قادیانی سُن کر آپ سے یوں کہے کہ:

”ذہبی خدمت اس کا نام نہیں ہے کہ نماز روزہ بے سود حج زکوٰۃ فضول تبلیغ اسلام بیکار نعوذ باللہ ہاں اگر مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کو کافر کہہ دیا تو بس کے مسلمان چھنپی۔“

تو آپ اُس قادیانی مرتد کو کیا جواب دیں گے؟ اور جو جواب آپ اُس کو دیں وہی ہماری طرف سے اس دُم چھلے کو سنادیں۔

در بھگی! منکرانِ ضروریاتِ دین کی یکفیر فرض اسلامی قطعی یقینی ہے یا نہیں؟ اپنے رسالوں ”اشد العذاب“ اور ”تحقیق الکفر والایمان“ کو دیکھ کر بولنے فرض اسلامی قطعی پر استہزا کرنا کفر ہے یا نہیں؟ فرمائیے دُم چھلے اس فرض قطعی اسلامی پر استہزا کر کے ایک نئے کفر میں بتلا ہوا یا نہیں؟ بینو تو جروا۔

۲

آیات قرآنیہ سے روشن ثبوت کہ بد مد ہبوں بے دنیوں سے میل جوں حرام، ان سے مقاطعہ فرض ہے
اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

”رضائی فرقہ کی چادر اوڑھ کر خدمتِ دین کا نام لینا یا مسلمانوں کی حمایت کا دم بھرنا غیر ممکن ہے اس لئے کہ اس فرقہ کا توجہ جو، ہی اس بُنیاد پر ہے کہ مسلمانوں میں نفرت پھیلانی جائے۔ اور دین کا کام ہے محبت پھیلانا۔“

در بھگی! دیکھئے آپ کا دُم چھلے اس طرح آپ سے باہر ہو کر گالیاں بک رہا ہے۔ مگر آپ سے شکایت ہی فضول ہے۔ آپ تو فنِ دشام بازی کے وہ یکتا امام ہیں کہ ابھی آپ کا یہ دُم چھلے بارہ برس تک تقابوں کی شاگردی کرے تو کہیں جا کر آپ کی ٹانگ تلنے سے نکلنے کے قابل ہو۔ مگر زر آدمی بن کر آپ پیوں دیکھئے کہ دشمنانِ دین سے نفرت و عداوت رکھنا حکم شرعی ہے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۝ یعنی تم ظالموں کی طرف مت جھکوکہ تمہیں جہنم کی آگ پر چھوئے گی۔ (پ ۱۱۳ سورہ حود آیت ۱۱۲)

یہی قرآن پاک ہی سے پوچھ دیکھئے کہ ظالم کون لوگ ہیں؟ فرماتا ہے جعل و علا:

وَالْكَفِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ کفر کرنے والے ہیں وہی بڑے ظالم ہیں۔

اور فرماتا ہے:

یعنی اے ایمان والوں پنے باپ دادا اور بھائی برادروں کو دوست مت بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر پسند کریں اور تم میں جو ان سے دوستی کرے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔

(س توبہ آیت ۲۳ پ ۱۰)

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَخَذُنَّ أَبْنَاءَكُمْ وَلَا خَوَانِكُمْ
أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحْبُوا الْكُفْرَ عَلَى الِّإِيمَانِ وَمَنْ
يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

یعنی اے محبوب آپ ان لوگوں کو جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے کہ اللہ اور اس کے رسول کے شہروں کے ساتھ دوستی کریں خواہ وہ لوگ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی بندہ ہوں یا ان کے خاندان قبیلہ کے ہوں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُؤْمِنُونَ مَنْ حَادَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا أَبْنَاءَ
هُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَةَهُمْ ۝
(س الجادہ آیت ۲۲ پ ۲۸)

یعنی اے ایمان والوں ان لوگوں کو جو تمہارے دین کو کھیل اور ٹھکھا بناتے ہیں خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا ان کے علاوہ دوسرے کفار دوست مت بناؤ اور اللہ سے ڈروگر تم ایمان والے ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَخَذُنَّ الَّذِينَ اُتَّخَذُوا
دِيَنَكُمْ هُرُوا وَلَعِبُوا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارُ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

یعنی اے محبوب آپ ان میں بہتوں کو دیکھیں گے کہ وہ کفر کرنے والوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں بُرا ہے وہ جو ان کے نفسوں نے ان کے لئے آگے بھیجا کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر وہ اللہ و نبی و قرآن پر ایمان رکھتے تو ہرگز ان کا فروں کو دوست نہ بنا تے لیکن ان میں سے بہت بے حکم ہیں۔

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّونَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَيْسَ
مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ مَا نَسْخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَلْدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزَلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُ وُهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسْقُونَ ۝
(س المائدہ آیت ۸۰ پ ۲۶)

یعنی تم میں سے جو شخص ان کا فروں سے دوستی کرے گا تو پیش ک وہ انہیں میں سے ہے۔ انھیں کی طرح کافر ہے۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ طَإِنَّ اللَّهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

چیزیں ہی ہے کہ دیوبندی دھرم کی چادر اوڑھ کر اسلام کا دم بھرنا اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنا غیر ممکن ہے کہ اس

اور فرماتا ہے:

اور فرماتا ہے:

اور فرماتا ہے:

اور فرماتا ہے:

ناپاک فرقہ کو مادرِ کفر و مظلالت نے صرف اسی لئے جنا ہے کہ مسلمانوں میں مسلمان بن کر خدا اور رسول جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تکذیب کی اشاعت کی جائے۔ قرآن پاک میں اگر وہ آیات کریمہ تلاش کی جائیں جن میں دشنانِ خدا اور رسول سے نفرت وعداوت رکھنے کا حکم دیا گیا تو بلا مبالغہ سینکڑوں ہوں گی۔ [۱] کیوں درج ہے جی ابتدہ ہبھوں بے دینوں سے نفرت وعداوت رکھنا شرعی اسلامی قرآنی حکم ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو اس حکم اسلامی کی مسلمانوں میں اشاعت کرنا عالمہ حق پرفرض ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو فرمائیے آپ کا یہ دُمْچَحَلَّ اس پر طعن کر کے اس کو خدمتِ دین و حمایتِ اسلام کے منافی کہہ کر قرآن کا مُنکر اور کافر مرتد ہوایا یا نہیں؟

کافر مرتد تو وہ پہلے ہی سے تھا مگر کفر تو وہابیت دیوبندیت کی بڑھتی دولت ہے جس میں وہابیوں دیوبندیوں کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہے۔ کہئے یہ دُمْچَحَلَّ کا دوسرا اور تیسرا کافر ہوا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

۳

دیوبندی تمثیخ

آگے چل کر دُمْچَحَلَّ دیوبندی دھرم کے مولویوں کی تعریف کرتے ہوئے علمائے اہل سنت پر تعریض کرتا ہے:

”جن کا یہ پیشہ نہیں ہے کہ گاؤں گاؤں دورہ کر کے مُریدوں کی کھیتی بڑھائیں اور سال بھر میں ایک مرتبہ آکر کاٹ لیجائیں۔“

درج ہے جی! آپ دُمْچَحَلَّ کو سمجھائیے کہ حضرت شیر بیشہ سُنّت بِحَمْدِهِ تَعَالَیٰ ان میں نہیں جو خانوی جی کی طرح گاؤں گاؤں دورہ کر کے مُریدوں کی کھیتی بڑھائیں، بلکہ ایک مقام پر گوشہ نشین ہو کر خدا اور رسول جل جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عطا فرمائے ہوئے نور سے سُنّتی مسلمانوں کو مُؤوَّر فرمانے میں مصروف ہیں۔ ہاں جہاں کہیں شیاطین دیوبندیہ اچھلتے کو دتے شوروں غل چاتے ہیں وہاں کے برادرانِ اہل سُنّت آپ کو تشریف لانے اور تبلیغِ سُنّت کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ ان کی دعوت قبول فرمائے تشریف لے جاتے ہیں۔ اور چونکہ خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو شیر بیشہ سُنّت بنایا ہے اس لئے آپ کے حقانی نعروں کو سُنّتے ہی تمام آرائیب وہابیت و تھالیب دیوبندیت سب اپنے اپنے سوراخوں میں چھپ جاتے ہیں اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔ سُنّتی مسلمان دیوبندیوں کے کفر و مکر سے ہوشیار ہو جاتے ہیں، وہابیت و دیوبندیت کی مٹی پلید ہو جاتی ہے۔ دیوبندی دُمْچَحَلَّ کو یہی بُر الگتا ہے اور وہ جل جل کر گالیاں بکتا ہے۔ **قُلْ مُوْتُوْ ابِغِيْضِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْدُرُ.**

دیوبندی سیاہ جھوٹ

مالیگا وں کا دیوبندی دُم پَھلَّ آگے پیٹ بھر کر کذب و افتراء کے پھنکے اڑاتا ہوا کہتا ہے :

”جو شخص بھینکن شاہ کے عرس کا پچنڈ نہ دے اور کہے کہ بھی وہاں رات بھر نڈیوں کا ناق ہوتا ہے باجے بجائے جاتے ہیں مردوں کے اختلاط سے شرمناک منظر پیدا ہو جاتا ہے تو اب یہ شخص کافر دیوبندی وہابی ”بعدتی“۔

در بھگی جی ! کیا آپ دُم پَھلَّ کو آیت کریمہ فَنَجِعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكُنْدِيْنَ - (س آل عمران آیت ۶۱ پ ۳۲) نہیں سُنائیں گے ؟ مگر دیوبندی دھرم میں خدا ہی جھوٹا ہے تو کاذب معمود جھوٹ پر لعنت ہی کیوں کرے گا۔ اور اگر کرے گا جی کو اس کا پچاری اُس سے کیوں ڈرے گا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اگر آپ کا دُم پَھلَّ سچا اور سچے کا بچھے ہے کہ حضرت شیریشہ سُنّت نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا، کسی وعظ میں معاذ اللہ یہ مضمون بیان کیا تو ثبوت دے اور ضرور دے۔ اور بہت جلد دے۔ مگر انی لهم ذالک والله خیر ملک۔ ہم اعلان کرتے ہیں اور اچھی طرح کھول کر کرتے ہیں کہ ہم اہل سُنّت کے مذہب میں رہنڈیوں کا ناق دیکھنا حرام، باجے بجانا حرام جبی مردوں عورتوں کا اختلاط حرام ان باقتوں کا نام عرس نہیں۔

عرس کی حقیقت حَقَّهُ :

عرس کی صرف اتنی حقیقت ہے کہ کسی بزرگ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف و ذکر خدا اور رسول کی مجلسیں کی جائیں اور اس کا ثواب اُن کی روح کو بینچا جائے۔ جو شخص اس کو بھی ناجائز حرام و بدعت سنبھی کہے وہ ضرور وہابی بعدتی ہے۔ اور وہابیہ ضرور کافر ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ عرس کے مکر ہیں بلکہ اس لئے کہ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کے ملعون کفروں میں بتلا ہیں۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلِبٍ يَنْقَلِبُونَ ط (پ ۱۹ اشعراء آیت ۲۲۷)

دُم پَھلَّ لکھتا ہے :

”جو شخص یہ کہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے قبروں پر چڑھاوے کا حکم نہیں ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ نے کبھی بھی اپنی زندگی بھر میں یہ رسم ادا نہیں کی تو وہ وہابی بعدتی“

قرآن پاک سے مزارات اولیاء پر چڑھاوے کا ثبوت :

ہاں در بھگی جی ! آپ لوگوں کی ساری عمریں تو مسلمانوں کو کافر مشرک بنانے میں گزریں۔ علوم قرآنیہ اور معارف فرقانیہ

سے آپ لوگوں کو کیا تعلق۔ یہ حصہ تو خدا و رسول جل جلالہ و صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اہل سنت ہی کو عطا فرمایا ہے۔ سُنْنَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِرْمَاتَةٌ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا
بَيْنَ يَدَيْهِ نَجْوِكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ
وَأَظْهِرُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
(پ ۲۸ رسالہ الجادلہ آیت ۱۲)

یعنی اے ایمان والوجہ تم رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کچھ عرض کرو تو عرض کرنے سے پہلے صدقہ دو یہ تھا رے لئے بہتر اور پاکیزہ ہے تو اگر تم صدقہ نہ پاؤ تو پیشک اللہ بخششے والا مہربان ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ محبوبانِ خدا کے حضور حاضر ہونے سے پیشتر صدقہ ادا کرنا چاہئے۔ دوسری آیت سے اگرچہ اس کا وجوب منسوخ ہو گیا لیکن صدقہ دینا فی نفسِ مُسْتَحْبٍ ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضر ہوتے وقت ان کی نیاز کے لئے کچھ شیرینی یا کھانا لے جانا اور وہاں کے خدام و حاضرین پر تصدیق کرنا اسی آیت کریمہ سے مانو ہے۔ دُمْ چَحْلَانِ اسی نذر و نیاز اولیاء کو چڑھاوا کہتا ہے۔ اور اسے قرآن و حدیث میں اس کا حکم نہیں سوجھتا۔ معلوم ہوتا ہے دُمْ چَحْلَانِ بھی گنگوہی فیض پا کر آنکھوں سے چوپٹ ہو گیا ہے۔ **أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنْهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَغْمَى أَبْصَارَهُمْ**.

(۶)

دُمْ چَحْلَانِ لکھتا ہے:

”جو شخص تعزیہ داری کی مخالفت کرے اور کہے کہ یہ بے بنیاد رسم صرف ہندوستان ہی میں جاری ہوئی اور اس کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دور کی بھی نسبت نہیں تو وہ وہابی بدعیٰ“۔

دیوبندی افترا:

معبدوں کا ذب کے جھوٹے بندے افترا و بہتان و کذب و تہمت کے پھنکے نہ اڑائیں تو اپنے کا ذب معبود کی سُنْت پر طرح قائم رہیں۔ خود حضور پُر نُور امام اہل سُنْت مُحَمَّد و دُوْلَت سَيِّدِنَا اَعْلَمِ الْحَضَرَاتِ قبلہ ضری اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رسالہ مبارکہ تعزیہ داری میں ہے جس کا تاریخی نام اعلیٰ الافادة فی تعزیۃ الہند و الشہادۃ۔ جس میں بدعاتِ محروم و تعزیہ داری کا مُفصّل ردد ہے۔ اس کے موجود ہوتے ہوئے اہل سُنْت پر تہمت جڑنا کروہ تعزیہ داری کے منکر کو وہابی بدعتی کہتے ہیں۔ اُسی کا کام ہو سکتا ہے جو خاص ابلیس کا گود پر زردہ ہو۔ مگر ہے یہ کہ حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے۔ الحیاء شعبۃ الایمان جب ایمان ہی ندارد تو حیا کیسی؟

(۷)

دُمْ چَحْلَانِ لکھتا ہے:

”جو شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی قدر علم غیب تھا جس قدر خداوند تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا تو وہ

شخص کافر ہے۔ کیونکہ رسول کی اہانت کرتا ہے لیکن جو شخص یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب میں اور خدا کے علم غیب میں کچھ فرق نہیں بات صرف یہ ہے کہ خدا دینے والا اور حضور لینے والے ورنہ جس قدر خدا کو اسی قدر آپ کو ہے۔ اور جس طرح خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر ناظر ہیں تو اب یہ شخص مسلمان ہے۔

دیوبندی اکاذیب:

دُمْ چَحَّلَيْ نے قسم کھائی ہے کہ بغیر افتراء کے پھنکے اڑائے نوالہ نہ توڑے گا۔ اس عبارت میں بھی اُس نے کئی افتراء ہے۔ کون مسلمان کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے خدا کا دیا ہوا علم غیب ماننے والا معاذ اللہ کا فرمذک ہے۔ یہی تو اہل سُنّت کا عقیدہ حقة ہے جسے وہابیہ دیوبندیہ کفر و تشرک کہتے ہیں۔ اہل سُنّت تو اسے کافر کہتے ہیں جو یوں کہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نے جو علم غیب دیا اُس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو بچوں پا گلوں جانوروں چار پاؤں کیلئے حاصل ہے۔ اہل سُنّت اُس کو کافر کہتے ہیں۔ جو شیطان کے لئے تمام زمین کا علم محیط مانے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زمین کا علم محیط مانے کو تشرک بتائے۔ ہاں اہل سُنّت اُس کو بھی کہتے ہیں جو ایسے مُرتدوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کو کافرنہ جانے یا ان کے کافر ہونے میں شکر کئے یا ان کو کافر کہنے میں توقف کرے۔ الاعنة اللہ علی من كذب وتولى واهان شأن المصطفى عليه وعلى آله الصلاة والسلام الى يوم الجزاء۔

(۸)

اممہ دین کے ارشادات سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے

جملہ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ کے تفصیلی محیط علم کا ثبوت

اسی طرح حُضُور پُر نُور امام اہل سُنّت مجَدِ دِين و ملِّث سَيِّدِنَا اَعْلَى حَضْرَتِ قَبْلَه رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے رسائل علم غیب میں بار بار تصریح ہیں فرمائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اقدس کو علم الہی سے وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروروں حصے کو کروروں سمندوں کے ساتھ ہے کہ قطرہ کا کروروں حصہ اور کروروں سمندوں تناہیٰ و محدود ہیں اور ہر تناہیٰ کو دوسرے تناہیٰ سے نہیں ہے۔ مگر علم نبوی تناہیٰ بالفعل اور علم الہی غیر تناہیٰ با فعل۔ اور تناہیٰ کو غیر تناہیٰ سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور بایں ہمہ زمین آسمان عرش فرش لوح قلم جنت دوزخ ماضی مستقبل حال کے تمام جزئیات و کلیات کا تفصیلی علم نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حُضُور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر نہ ہو۔ اور اس کے تمام جزئیات و حالات و یقیناً صفات کی تفصیلی خبر نہ ہو۔ تمام ما کان

و ما یکون و جمیع اولین و آخرین کے تمام جزیئات و کلیات کا تفصیلی علم محيط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوا اور حاشا کہ یہ جو کچھ بیان ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کل یا نصف یا زرع علم بھی نہیں بلکہ قصیدہ بردہ میں امام بصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

فَإِنْ مَنْ جَوَدَ لِكَ الْأَنْيَا وَضَرَّهَا || وَمِنْ عِلْمِكَ عِلْمُ الْلَّوْحِ وَالْقَلْمَ

یعنی یا رسول اللہ نیا و آخرت دونوں حضور کی بخشش کا ایک حصہ اور لوح قلم کے علوم حضور کے علم کا ایک جز ہے۔

مُلَائِكَةُ قَارِئِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جَنَ سَے وہابیہ بھی براہ کن ہنہی چمک چمک کر سندالاتے ہیں ”زبدہ شرح بردہ“ میں اس شعر کے نیجے فرماتے ہیں : علیمہما ناما یکون سطر امن سطور علمہ و نہرا من بحور علمہ یعنی لوح قلم کا علم حضور کے علم کے دفتروں میں سے ایک سطر اور حضور کے علم کے سمندروں میں سے ایک نہر ہے۔

وہابیو بندیو ! مُضْطَفَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فضائل سے جلنے والو! اپنے غصہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤ۔ دیکھو اور سوجھو تو حیدور سالت پر ایمان اسے کہتے ہیں کہ شرک و ایہام شرک کی رگ کٹ گئی اور عظمت مُضْطَفَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں بھی کی نہ ہوئی۔ دیو کے بندو! تمہیں اہل سُنّت کی مسلمانی کی اگر ہوا بھی لگ جائے تو کفر و ضلالت کا پردہ تمہاری آنکھوں سے ہٹ جائے۔ اور خدا چاہے تو ایمان نصیب ہو۔

(۹)

بِإِذْنِ إِلَهِي حُضُورِ أَقْرَبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَهْرَبَ حَاضِرٍ وَنَاظِرٍ هُوَ نَكْرَأَرَانِ عَظِيمٍ سَبِّ ثَبُوتِ

اسی طرح ہم اہل سُنّت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عز و جل شہید و بصیر ہے اور اس نے اپنی اس صفت کا مظہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل جلالہ کی دی ہوئی قدرت سے ہر جگہ ہر مکان ہر زمان ہر آن میں حاضر ناظر ہیں، مختصر اتنا سمجھ لو کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ یعنی اے محبوب تم کو ہم نہیں بھیجا مگر رحمت تمام عالم کے لئے۔ اور دوسرا جگہ فرماتا ہے۔ وَرَحْمَتِنِي وُسِعْتُ كُلَّ شَيْءٍ یعنی میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ پہلی آیت سے ایک قضیہ حاصل ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی رحمت ہیں۔ اور دوسرا آیت سے بھی ایک قضیہ حاصل ہوا کہ خدا کی رحمت ہر چیز کو محيط ہے۔ دونوں قضیوں کو ملا کر حَدَّ أَوْسَطَ نَكَالَ کر شکل اول بدیہی الانتاج سے نتیجہ حاصل ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چیز کو محيط ہیں۔

مُجدد ماتہ خادی عشر محبی سنتہ خیر البشر حضرت علامہ شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اٹھاروں مکتب ”سلوک اقرب السبل بالتوجه الی سید الرسل“ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر اجماع اُمَّتٍ بیان فرماتے ہیں :

”واباچندیں اختلافات و کثرت مذہب کہ در علماۓ امت ست یک گش را دریں مسئلہ خلا ف نیست

کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شایبہ مجاز تو ہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مرطابان حقیقت را متوجہاں آنحضرت رامفیض و مرتبی۔

یعنی با وجود اس کے کامت کے علمائیں اس قدر اختلافات اور بہت مذاہب ہیں اس مسئلہ میں ایک شخص بھی مخالف نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حقیقی زندگی کے ساتھ بغیر کسی شایبہ مجاز اور تو ہم تاویل کے دائم و باقی ہیں اور اُمیّوں کے اعمال پر حاضر و ناظر اور جو لوگ حقیقت کو طلب کرنے والے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو فیض پہنچاتے ان کی تربیت فرماتے ہیں۔ **وَاللَّهُ الْحَمْدُ لِفَعْلَنَا إِلَّا نَأْمَلُ مِنَ الْغَيْثِ أَيْهَا الْوَهَابِيَّةِ اذْسَمَّتْنَاهُمْ مِنَ الْفَضَائِلِ الْمُحَمَّدِيَّةِ عَلَى صَاحِبَهَا وَآلِهِ الصَّلَاةُ وَالْتَّحْمِيَّةُ**۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا مفصل بیان رسالہ تعریف اہل الاسلام والا یمان بان سیدنا محمد لا یخلو منه زمان و لامکان مصنفہ علامہ نور الدین علی حلی قدس سرہ میں ملاحظہ ہو۔ اس کے مطابع سے انشاء اللہ تعالیٰ دیوبندیت کی ناک کے کیڑے جھٹر جائیں گے۔ دُم چھلے نے اُسے یوں بنایا کہ ”جس طرح خدا حاضر و ناظر ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں“ حالانکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عز و جل کا شہید و بصیر ہونا اُس کی ذاتی قدیم ممتنع ازوال و اجب البقا ممتنع التغیر صفت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا حضور کی عطاوی حادث اور فی نفسہ ممکن الزوال جائز التغیر غیر واجب البقاء صفت ہے۔ ولکن الديابنه قوم لا یعقلون۔

(۱۰)

دیوبندی فریب

دُم چھلَّا لکھتا ہے:

”**حَقْيَّثَ كَرَّبَّ مُدْعَىْ أَوْ رَامَمْ أَعْظَمَ كَرَّبَّ مُقْلِدَ عَلَمَيْدَ عَلَمَيْدَ دِيوبَندِيِّ ہیں۔**“

دیوبندیوں کی حقیقت بالکل ایسی ہی ہے جس طرح مرتد قادیانی اپنے آپ کو حنفی کہتا تھا۔ اور اب بھی تمام مرزاوی اپنے آپ کو امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا مقلد کہتے ہیں۔ کیوں درج ہنگی جی! اگر کوئی شخص تمام فروع میں فقہ حنفی کی تقلید کرے لیکن اصول میں ضروریات دین کا انکار کرے اُس کی حقیقت اُس کو فرسے بچا سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

(۱۱)

دیوبندی استہزاء:

صفحہ ۶ پر دُم چھلَّا ناک پر انگلی کمر پر ہاتھ رک کر مٹک مٹک کر گالیاں لکھتا ہے، لکھتا ہے:

”رضائی فرقہ کے سر غنہ جناب احمد رضا خان صاحب نے کفر پھیلانے کی وہ زبردست اور بڑی مشین بنائی

جس سے جہنم بھرنے کی جوان کو فکر تھی اُس میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔ اور بیک جنبش سینکڑوں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو کافر بنا کر خانصاحب نے اپنا غصہ ٹھنڈا کر لیا۔ لیکن اُن کے دُم چھلے جن کو وراشت میں یہ مشین ملی ہے ابھی کافر بنانے کا بہت کچھ حوصلہ دل میں رکھتے ہیں۔

اَهُلُّ سُنْتٍ تُو پہلے بھی بارہا اعلان کر چکے ہیں اور اب بھر کئے دیتے ہیں کہ دیو کے بندوں کی گالیوں سے مُضطَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بندے یعنی تَعَالَى ڈرنے والے نہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ جتنی دریم ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دو گے اُتنی دریخُصُورَ اَقْدَسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی سے باز رہو گے۔ اور اُتنی دریتک ہم اور ہمارے بزرگانِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عظیم مُضطَّه مصلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لئے سپر ز بنے رہیں گے۔ خوشانصیب اُس کے جس کو حشانی سرکار کا صدقہ عطا ہوا اور اُس کی اور اُس کے باپ دادا کی عزَّت مُحَمَّدُ رَوْلَانِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مقدس آبرو کے لئے سپر ز بنے جائے۔

رحم الله من عظم قدر المصطفى عليه وعلى الله الصلاة والثنا۔

بہر حال دُم چھلے کی گالیوں سے اعراض کر کے کہنا یہ ہے کہ حُضُورُ پُورا ایام اَهُلُّ سُنْتٍ مجیدِ دِین و مُلّتِ سَيِّدِنَا اَعْلَى حَضْرَتِ قِبْلَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے جس پر کفر کا فتویٰ دیا وہ یقیناً خدا اور رسول جل جلالہ و صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نزدیک بھی کافر تھا اور دنیا بھر کے تمام دیوبندیاں کو مسلمان ثابت کرنے سے عاجز و مجبور ہیں۔ جگ بیتے، قرن گزرے اسی کام طالبہ ہو رہا ہے کہ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دو، پرانے سیانے اپنے مقرر کو پہنچے اور جو ایک آدھ زندہ درگور ہیں مگر اپنے اسلام کا ثبوت دے سکیں یہ محال اور ناممکن ہے۔

قرآن پاک کا ارشاد کہ جو کلمہ گو ضروریاتِ دین کا مُنکر ہو قطعاً کافر ہے:

دُم چھلًا اور اس کے اکابر و ائمہ اسے کفر کی مشین کہتے ہیں لیکن اگر ضروریات کے مُنکر و مُنکرِ بُکْرَہ بھی کفر کی مشین ہے۔ تو یہ مشین حُضُورَ اَعْلَى حَضْرَتِ قِبْلَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ یہ مبارک مشین اللہ عز و جل نے قرآن پاک کے ساتھ نازل فرمائی۔ اور خود حُضُورَ اَقْدَسِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے استعمال میں رہی، اور بھر صحاہ برکاتِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے کام لیتے رہے۔ اسی مشین سے سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٌ صَدِيقٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے مُسْتِيمَةَ كَذَابٍ وَاسْوَعَنِي اور اُن کے ہزاروں پیروؤں کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہکلہ گو، اہل قبلہ بنتے تھے جہنم کے دُرکِ اُسفل میں پہنچایا، اسی مشین سے مَوْلَیٰ مُشکلَشَا عَلَىٰ مُرْضِقِيٰ كَرَمِ اللَّهِ عَالِيٰ وَجَهَهَ الْكَرِيمِ نے پانچ ہزار کلمہ و قرآن و مزار پڑھنے والے مسلمان کہلانے والے خارجیوں کو جہنم کے گھاٹ اُتار دیا، صحاہ برکاتِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے درجہ بدر جگہ نیابتہ و ویراثتہ میں قدس مشین علماء اَهُلُّ سُنْتٍ کو ملی ہے۔ اس مشین کا مار جہنم کے سوا کہیں پناہ نہیں پاتا۔ قرآن عظیم میں ہے:

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا أَكْلِمَةُ الْكُفَّرِ || یعنی وہ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نہیں کہا اور بیک

وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ ۝

یقیناً انہوں نے کفر کا لکھہ بکا اور اپنے مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

دیکھو یہی مشین ہے کہ کچھ لوگ کلمہ پڑھنے والے، نمازیں پڑھنے والے قبلہ کی طرف منہ کرنے والے حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان میں گتاخی کا کلمہ بکتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو انکار کر جاتے ہیں۔ اللہ عز و جل کی قسم کھالیتے ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ اُن کی کلمہ گوئی و قبلہ رُوئی کی طرف توجہ نہیں فرماتا بلکہ صاف لفظوں میں اُن پر کفر کا فتویٰ دے دیتا ہے۔ دُم چھلا سے بھی کہدے گا کہ خدا نے کفر کی مشین سے کلمہ گو مسلمانوں کو اڑادیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قرآن پاک کا فتویٰ کہ حضور کے علم غیب کا منکر اگرچہ کلمہ پڑھے کافر ہے:

اور سُنُوکْچوگ کلمہ پڑھنے والے، نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے، تمام احکامِ اسلام کو مانے والے صرف اتنا کہتے "وَمَا يُدْرِيْهُ بِالْغَيْبِ" یعنی حضور کو غیب کی کیا خبر اس پر اللہ عز و جل کا دھرم دھامی فتوائے کفر ملاحظہ ہو:

|| قُلْ أَيُّلِهٗ وَأَيْتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهِزُونَ لَا
تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرُتُمْ بَعْدًا إِيمَانَكُمْ ۝
یعنی اے محبوب تم ان لوگوں سے جو تمہارے علم غیب کے منکر
ہیں فرمادو کہ کیا تم اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول
سے ٹھٹھا کرتے ہو ہیا نے مت پناہ پشک تم کافر ہو ہکے انسے ایمان کے بعد۔

دُم چھلاؤ سے بھی خدا کی کفری مشین کہہ دے گا۔ اور اُس کے کہنے اور رونے سے ہوتا کیا ہے۔ جن بے دینوں کو حضور علیٰ حضرت قائد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر فرمایا اُن کا کفر نہ اُن سے زندگی بھرا ٹھہنائیں کے کسی طرفدار سے۔

دیوبندی اقرار کہ جن پیشوائیں ملتِ دیوبندیہ پر اعلیٰ حضرت قُدْسِ سُرہ نے فتوائے گفر دیا

وہ یقیناً کافرو جہنمی ہے

اور اس دُمِ جھلے نے تو خود تسلیم کر لیا کہ اُس کے وہ تمام پیشوَا کافروں جنمی ہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ:

”جناب احمد رضا خان صاحب نے کفر پھیلانے کی وہ زبردست اور بڑی مشین بنائی جس سے جہنم بھرنے کی جو ان کو فکر تھی اُس میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔ اور بیک جنپش سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو کافر بن کر خان صاحب نے ایسا غصہ ٹھنڈا کر لیا۔“

اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ جن لاکھوں کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کافر فرمایا وہ سب جہنمی

ہو گئے۔ اور انقلی حضرت قدس سرہ کو جہنم بھرنے کی فکر تھی اُس میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔ کیونکہ دیوبندی ایندھن اُس کے لئے بہت کافی ذخیرہ پہنچ گیا۔ اب تو دُم چھلے نے بھی اپنے تمام پیشواؤں کا جہنمی اور کافر ہونا تسلیم کر لیا۔ کیوں درستگی جی! کیا آپ اس دُم چھلے کی پیٹھ ٹھوکیں گے؟

(۱۲)

دیوبندی و حرم میں کفر کی مشین

الغرض اہل سنت کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ جس کو خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کافر کہتی ہے اُسی کو یہ بھی کافر بتاتے ہیں۔ مگر ہم بتاتے ہیں کہ کفر کی خانہ ساز مشین کس کے پاس ہے؟ ہاں ہاں سُنُوْسُو! وہاں یوں دیوبندیوں کے بیہاں کفر کی وہ ناپاک مشین ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر مُشرک بنا دیا۔

- | | |
|--|--|
| (۱) جو شخص یا رسول اللہ کہے وہ مشرک | (۱۲) جو غلام مصطفیٰ نام رکھے وہ مشرک |
| (۲) جو یا علی کہے وہ مشرک | (۱۵) جو غلام نبی نام رکھے وہ مشرک |
| (۳) جو یا غوث کہے وہ مشرک | (۱۶) جو غلام رسول نام رکھے وہ مشرک |
| (۴) جو کسی ولی کی نذر نیاز کرے وہ مشرک | (۱۷) جو غلام علی نام رکھے وہ مشرک |
| (۵) جو اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھے وہ مشرک | (۱۸) جو غلام حسین نام رکھے وہ مشرک |
| (۶) جو نبی بخش نام رکھے وہ مشرک | (۱۹) جو غلام حسن نام رکھے وہ مشرک |
| (۷) جو رسول بخش نام رکھے وہ مشرک | (۲۰) جو غلام محی الدین نام رکھے وہ مشرک |
| (۸) جو محمد بخش نام رکھے وہ مشرک | (۲۱) جو غلام معین الدین نام رکھے وہ مشرک |
| (۹) جو احمد بخش نام رکھے وہ مشرک | (۲۲) جو بیرون بخش نام رکھے وہ مشرک |
| (۱۰) جو علی بخش نام رکھے وہ مشرک | (۲۳) جو فرید بخش نام رکھے وہ مشرک |
| (۱۱) جو حسین بخش نام رکھے وہ مشرک | (۲۴) جو قطب الدین نام رکھے وہ مشرک |
| (۱۲) جو غلام محمد نام رکھے وہ مشرک | (۲۵) جو مدار بخش نام رکھے وہ مشرک |
| (۱۳) جو غلام احمد نام رکھے وہ مشرک | (۲۶) جو سالار بخش نام رکھے وہ مشرک |
| (۲۷) جو کسی ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک | |
| (۲۸) جو کسی نبی ولی کے گھر کو دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک | |
| (۲۹) جو کسی ولی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے راستے میں نامعقول باتیں نہ کرے وہ مشرک | |

- (۳۰) جو کسی نبی ولی کو کچھ ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ مشرک
- (۳۱) جو کسی نبی ولی کی قبر پر غلاف ڈالے وہ مشرک
- (۳۲) جو کسی نبی ولی کے مزار پر چادر چڑھائے وہ مشرک
- (۳۳) جو کسی نبی ولی کی قبر یا مکان کو جاتے ہوئے وہاں کے جنگل میں شکار نہ کرے وہ مشرک
- (۳۴) جو وہاں کے جنگل کی گھاس نہ کاٹے وہ مشرک
- (۳۵) جو وہاں کے جنگل میں جانور نہ چڑھائے وہ مشرک
- (۳۶) جو وہاں کے جنگل کے درخت نہ کاٹے وہ مشرک
- (۳۷) جو کسی نبی ولی کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرے وہ مشرک
- (۳۸) جو کسی نبی ولی کی قبر کو بوسدے وہ مشرک۔
- (۳۹) جو کسی نبی ولی کی دیوار سے اپنا منہ ملے وہ مشرک۔
- (۴۰) جو اُس سے اپنا سینہ ملے وہ مشرک۔
- (۴۱) جو کسی نبی ولی کے مزار کی خدمت کرے وہ مشرک۔
- (۴۲) جو کسی نبی ولی کے مزار پر جھاڑو دے وہ مشرک۔
- (۴۳) جو وہاں روشنی کرے وہ مشرک۔
- (۴۴) جو وہاں فرش بچھائے وہ مشرک۔
- (۴۵) جو وہاں کسی پیاسے کو پانی پلائے وہ مشرک۔
- (۴۶) جو وہاں نمازیوں کے لئے وضو
- (۴۷) یانشل کا سامان کرے وہ مشرک۔
- (۴۸) جو کسی نبی ولی کے کوئیں کے پانی کو تیرک سمجھ کر پیجئے وہ مشرک۔
- (۴۹) جو اُس پانی کو اپنے بدن پر برکت حاصل کرنے کے لئے ڈالے وہ مشرک۔
- (۵۰) جو اُس پانی کو دوسروں کے واسطے لے جائے وہ مشرک۔
- (۵۱) جو کسی نبی ولی کی درگاہ سے رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلے وہ مشرک۔
- (۵۲) جو کسی نبی ولی کی قبر پر مسح چل جھلے وہ مشرک۔
- (۵۳) جو کسی نبی ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک۔

(۵۸) حتیٰ کہ شخص کسی نبی ولی کو اپنا شفیع جانے وہ مشرک۔

(ملاحظہ ہو، ”تقویۃ الایمان“، مطبوعہ مرکزِ کتابوں پرنٹنگ دہلی صفحہ ۵۷ سے صفحہ ۱۲ ارتک)

ہاں ہاں اودیو کے بندو! کدھر ہو ذرا آگے آکے، ذرا دیکھو! یہ ہے تمہارے دھرم کی ناپاک کفری مشین جس نے نکالا چھوڑا نگورا، نہ دُبلا چھوڑا نہ موٹا۔ تمام جہان کے سب مسلمانوں کو کافر مشرک بنادیا۔

دیوبندی دھرم میں شفاعت کا معتقد ابو ہمبل کے برابر مشرک ہے۔ سب جانے و صرف یچھلا نمبر ملاحظہ ہو، حضور اُنْدَشْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا شَفَعٍ أَتَسْتَ ہونا ضَرُورِيَّاتٍ نَّدِيْبٍ أَهْلَ سُنْتٍ میں سے ہے۔ حدیث شفاعت متواتر المعنی ہے۔ حُضُورُ أَنُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بارہاں منصبِ خلیل کا اظہار فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب اس پر ایمان لائے، تابعین و تبع تابعین و ائمہ و علماء و اولیاء سب اسے مانتے چلے آئے۔ اور اب بھی جس قدر مسلمان ہیں سب اس مسئلہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

تو تقویۃ الایمانی فتوے سے اولین و آخرین اس وقت کے مسلمانوں سے لے کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک سب کے سب ابو ہمبل کے برابر مشرک ہوئے۔ لعنت اور پھٹکارا یہ ناپاک دھرم پر اور اُس کے ماننے والوں پر۔

وَلَا حُوَلَّ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۱۳)

دیوبندی جدید کفریات:

دیوبندی جی! اپنے رسالہ ”ashd al-عذاب“ و ”تحقیق الکفر والا ایمان“ کو دیکھ کر فرمائیے ضروریاتِ دین کے منکر کو کافر کہنا ضروریاتِ دین میں سے ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو دُم چھلنے نے منکرِ ضروریاتِ دین کی تکفیر کو

(۱) کفر پھیلانے کی مشین،

(۲) جہنم بھرنے کی فکر،

(۳) مسلمانوں کو کافر بنانا غصہ ٹھنڈا کرنا،

(۴) کافر بنانے کا حوصلہ کہ کر چارنے کفر بکے یا نہیں؟۔

تین اگلے اور چار یہ اب تک سات کفر دُم چھلے کی پشت پر سوار ہوئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

(۱۲)

وہابیہ دیوبندیہ کے دلوں میں اپنے مولویوں کی وقعت و محبت اللہ رسول کی عزت و عظمت سے زائد ہے

آگے پھر دُم چھلاؤ شام بازی کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”خانصاحب کے اتباع میں ایک مولوی مشتاق اور دوسرے مولوی حشمت علی دوایسے زبان دراز اور گالیاں
سمنے والے ہیں جن کا وجود بریلی والوں کے داغدار دامن پر بہت بڑا بدنما اور سیاہ دھبہ ہے۔“

دُم چھلک کو دیوبندی دھرم کے مولویوں کی وہ ناپاک عباراتِ ملعونہ تو گالیاں نہیں معلوم ہوتیں جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع کے ساتھ بدل گامیاں اور منہزو ریاں کی گئی ہیں۔ مثلاً:

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کے سامنے چمار سے زیادہ ذلیل لکھا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶)

(۲) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر لکھا۔ (صراط مستقیم صفحہ ۸۷)

(۳) اردو میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوبندی ملاؤں کا شاگرد بتایا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)

(۴) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل لکھا۔ (حفظ الایمان صفحہ ۸۷)

(۵) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو شیطان کے علم سے کم ٹھہرایا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۵)

(۶) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل مبارک کو کنہیا کے جنم سے بدتر بتایا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۵)

(۷) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو لوگ شفع محسوس جانیں ان کو صاف صاف لفظوں میں ابو جہل کے برابر مشرک بتایا۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۸۸)

اور اہل سنت کے علماء کرام جوان گستاخیوں کا رذ فرماتے اور گفارہہابیہ و خبشاۓ دیوبندی کی خباشیں ضلالیں بطالیں اپنے وعظ میں کرتے اور دیو کے بندوں کے وہ الفاظ جو ان مردوں نے شان رسالت میں منح پھاڑ کر بکھود انہیں خبشوں پر ڈھال کر ان الفاظ کا اخت دشام ہونا کھوں دیتے ہیں انہیں دُم چھلاؤ گالیاں کہتا ہے۔ یعنی اللہ رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اتنی بھی دلوں میں نہیں جتنی عظمت و عزت اپنے مولویوں بلکہ خود اپنی قلوب میں جسی ہوئی ہے جسی تو بارگاہ الوہیت و شان رسالت میں وہ سب گستاخیاں، بدل گامیاں منہزو ریاں، زبان درازیاں سب گوارا اور شیریار ہیں اور جہاں

آئینہ میں اُن کو نہیں کی صورت دکھائی گئی وہ الفاظ جوشان الوہیت و بارگاہ رسالت میں خود انہوں نے لے، چھاپے، شائع کئے وہی الفاظ اُن کویاں کے مولویوں کو کہے گئے پھر کیا تھا تیور بدل گئے، دل مچل گئے، دائرہ تہذیب و انسانیت سے نفل گئے۔ اور اب وہی الفاظ گالیاں ہو گئے۔ وہی کلمات زبان درازیاں بن گئے۔

پیارے مسلمانو! اللہ انصاف! کیا دیوبندیوں کے اس طرز عمل سے صاف ثابت نہ ہو گیا کہ اُن کے دلوں میں اللہ و رَسُولُهُ جَلَّ وَعَلَّا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اتنی عزت و عظمت بھی نہیں جتنی خود ان کی ذات کی اور ان کے مولویوں کی وقعت و محبت ان کے قلوب میں ہے۔

عزیزِ سُنْنَتی بھائیو! پھر کیا کافر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں، مرتد کسی اور چیز کا نام ہے؟ ہاں ہاں اسلام اور مقدس اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ جو شخص اپنی جان، اپنے ماں باپ، اپنے اولاد اور سارے جہان سے زائد اللہ و رَسُولُهُ جَلَّ وَعَلَّا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی محبت و عظمت اپنے قلب میں رکھے، وہی مسلمان ہے۔ اور جو شخص کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی عالم میں کسی ہستی کو یا اپنی جان کو اللہ و رَسُولُهُ جَلَّ وَعَلَّا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے زیادہ محبوب و عزیز رکھے وہ کافر ہے، مرتد ہے۔ دربھگی جی بولو! احکام شرعیہ بیان کرنے کو گالیاں، زبان درازی، داغدار، دامن پر بہت بڑا حصہ، بدنا اور سیاہ دھبہ کہ کرم چھلا چاراً اور نئے کفر و کوئی میں مبتلا ہوایں ہیں۔ اور یہاں تک اُس کے لیا رہ کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

اے دیو کے بندو! اور اے دیوبندیوں کے دُمْ چھلو! آج علمائے اُبُلِ مُسْكُن کو زبان دراز اور بدگام جو چاہو کہہ لو! کل قیامت کے دن اس کا مزالے گا۔ حتیٰ اذا رأوا ما يوعدهن اما العذاب واما الساعۃ فسيعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا۔

۱۵

احکام شریعت پر دیوبندی ٹھٹوں:
دُمْ چھلا لکھتا ہے:

”ان کے وعظ کا اکثر ویژت حرصہ وہ گندہ اور مکروہ الفاظ ہوتے ہیں جو یہ علمائے دیوبندی کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں ہم ان گندہ، ہن نفاق پھیلانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر گالیاں لکتے ہوئے نطفوں کے حالی حرامی کی تحقیق کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔“

مسلمانو! یہ تو آپ اوپر سُنْ پھلے کہ جن گندہ، ہن منافق دیوبندیوں نے شان رسالت و بارگاہ الوہیت میں گندہ و تنبی بر تی اور گستاخی کی اور گالی بکی اُن کے رُذ کرنے اور اُن کی خباثت و جاست و کفر و کمر سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کا نام دُمْ چھلنے گالیاں رکھا ہے۔ خیر اس کا فیصلہ تو انشاء اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ہو گا۔ جب منادی ندا کرے گا اَيْنَ الْكَذَّابُوْنَ اَيْنَ السَّبَابُوْنَ

لِشَانِ الرَّسُولِ الْأَمِينِ الْمَامُونِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى إِلَهِ وَصَاحِبِهِ وَحِزْبِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الَّذِينَ هُمْ لَهُ مُحْبُونَ وَبِهِ مُؤْمِنُونَ وَفِي ظِلِّ رَحْمَتِهِ امْنُونُ فِي حُونَ مُسْتَبْشِرُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ يَامَنْ بِإِمْرِهِ قَاتِلَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضُونَ أَمِينِ -

حضرت شیریشہ سُٹھ اپنے مواعظ حسنے میں یہ ضرور فرماتے ہیں کہ قاسم نانو توی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کمیع آخرالانبیاء ہونے کا انکار کیا۔ رسید احمد گنگوہی نے قدوس سبیوں جل جلالہ کے جھوٹا کہنے والے کی تائید کی اور اس کو مسلمان سُنّتی صالح بتایا اور باری تعالیٰ سے قوع کذب کو درست کہا۔ خلیل احمد انہی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان کے علم سے کم بتایا، اثر غلی تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پھومن پا گلوں جانوروں چار پاؤں کے علم غیب کے مثل لکھا۔ لہذا یہ لوگ اپنے ان آٹوں ملعونہ کے سبب مرتد اور کافر ہیں اور جو شخص ان لوگوں کے ان کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انھیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے اور مرتد کا نکاح جہاں بھر میں کسی سے صحیح نہیں۔ مسلمان کافر مرتد انسان حیوان جن شیطان جس سے ہو گا حرام محض وزناۓ خاص ہو گا اور اولاً درج ای ہو گی۔

چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ کتاب النکاح میں ہے: لا یجوز نکاح المرتد مع مسلمة ولا کافرة اصلية ولا مرتدة وكذا لا یجوز نکاح المرتدة مع احد۔ یا یک شرعی مسئلہ اور خدا اور رسول کا حکم ہے جس کا پہنچاد بینا علمائے دین و حاملان شریعت پر مرض ہے۔

دُمْ چَحَّلَا اس پر مضخلہ اڑاتا ہے۔ تو یہ کوئی تجھب کی بات نہیں اُس کے پُرانے بڑے بوڑھے کفار مکہ تو قرآن عظیم پر ایسا ہی اعتراض کرچکے ہیں کہ خدا کو کھی اور مکڑی اور پھر کری مثالیں قرآن پاک میں بیان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اللہ عز وجل نے اُس کا یہی رو فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي إِنَّ يَضْرِبُ مَثَلًا مَا بَعْوَذَةً
فَمَا فَوَقَهَا فَآمَّا الَّذِينَ أَمْنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ
الْحُقْقُ مِنْ رَبِّهِمْ وَآمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ
مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ فَهُنَّ أَمْثَلًا

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس سے نہیں شرما تا کہ مجھریا اُس سے بڑی چیز کی مثل بیان فرمائے۔ تو جو لوگ ایمان دار ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یقین ہے اُن کے رب کے پاس سے نازل ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں بھلا ایسی مثالیں بیان کرنے سے اللہ کا کیا مطلب ہے۔

آج دُمْ چَحَّلے نے بھی انھیں کفار مکہ کی سُٹھ پکڑ لی ہے۔ بولو در ہنگی جی! مسئلہ شریعتہ بیان کرنے پر تمسخر اڑا کر اور خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے اظہار کو (۱) گندہ اور (۲) مکروہ الفاظ (۳) اور گندہ و ہنی (۴) و نفاق (۵) و بے شرمی بتا کر تمہارا دُمْ چَحَّلَا پانچ اور نئے کفروں میں گرفتار اور اس پر سولہ کفروں کا بارہوا یا نہیں؟ بیٹو اتو جروا۔

دیوبندیوں سے جب توہین رسالت ظاہر ہو چکی تو ان کی تکفیر فرض ہے
دُمْ بَحَلَّا لَكُنْتَاهُ :

”تم اپنے خبیث نفس کی غلامانہ خواہش پوری کر رہے ہو اگر تم سچ شنی اور واقعی حنفی ہوتے تو ان صحابی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے سبق لیتے جنہوں نے ایک کافر کو کلمہ پڑھتے ہوئے بھی قتل کر دیا جب حضور نے سوال کیا جواب دیا اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔“

کیوں جناب در بھگی جی! آپ کا دُمْ بَحَلَّا حَقٌ ہے یاد دیدہ و دانستہ حُقُّ نہ بنتا ہے۔ بھلا ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعہ سے دیوبندیوں کے کفر کو کیا تعلق، وہاں تو اس نے کلمہ پڑھا تھا اور کلمہ گوئی کے بعد رظاہر اس کے کفر پر کوئی دلیل نہ رہی تھی اس لئے ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عتاب فرمایا مگر ان دیوبندیوں کے توکفیات کثیرہ ملعونہ ان کی تحریروں میں چھپے ہوئے موجود ہے۔ ان کو اس پر قیاس نہ کرے گا مگر مجنوں یا معاند۔ والعیاذ بالله الملک الواحد۔

دیوبندی بے تمیزی

در بھگی جی! اس حدیث کو دُمْ بَحَلَّے نے نقل کر کے اپنا گھر اپنے ہی ہاتھوں سے گھر فردا کر لیا۔ یہ حدیث شریف تو صراحتاً ہماری مُواؤفَقَتُ اور دُمْ بَحَلَّے کے مکر و فریب پر رد و لعنت فرمائی ہے۔ سیدنا وابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اس نے لا الہ الا الله کہا شیریہ اہلی کا ہاتھ نہ رُک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جانے پر حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور مذعرت کی کہ یا رَسُولُ اللہِ اس نے توارکے خوف سے کلمہ پڑھ لیا فرمایا: افلا شفقت عن قلبہ حی تعلم اقالہا ام لا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا ذر سے۔ معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے اس کی قبلی حالت جانی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف ہمیں کیا رہا۔ ہم اس پر کارروائی کریں گے جو اس کی زبان وارکان سے ظاہر ہو جس طرح لا الہ الا الله کہنے والے کو ہم مسلمان جانیں گے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے۔ یہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین تو قیص اور اللہ عز و جل کی تکذیب کرنے والے کو فرمود کہیں گے اگرچہ کفر ان کا قابی ہے۔ ولله الحجة بالغہ۔

مُنْكِرُ ضروریاتِ دِینِ کی زبانی کلمہ گوئی مردود ہے:
دُمْ بَحَلَّا لَكُنْتَاهُ :

”تمام مسلمانان مالے گاؤں کی زبان سے فرد افراد سن لو کہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں کلمہ لا الہ الا الله

محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ سی ادñیٰ اہانت کرنے والوں کو کافر جانتے ہیں۔

درہنگی، جی! اب کی تو آپ کا دُمْ حَچَّلَا حَچَّل کرتا رے ہی توڑ لایا۔ دیوبندیوں کے مسلمان ہونے پر دلیل وہ چمکتی پھر کتنی دی جس سے مرزا نیوں راضیوں تمام مدعاں اسلام مکران ضروریات دین کا اسلام ثابت ہو جائے۔ سُنْنَة اس دُمْ حَچَّلے سے سیکھ کر مرزا نیہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تمام مرزا نیوں سے فردا فردا سُنْنَة لوکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ادñیٰ سی ادñیٰ کی توہین کرنے والوں کو کافر جانتے ہیں پھر بھی درہنگی، جی اور سب دیوبندی مولوی کیوں ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح روضہ بھی کہہ دیں گے کیوں درہنگی، جی! آپ انھیں کیا جواب دیں گے؟ آپ ان کو جو جواب دیں وہی ہماری طرف سے دُمْ حَچَّلے پر بھی آتا رہے۔

درہنگی، جی! ہمارا سچا واحد قدوس خدا جل جلالہ فرماتا ہے:

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشَهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ اللَّهَ كَرِسُولُهُ إِنَّمَا يُنَفِّقُ الْمُنْفِقِينَ لَكَذِبُونَ۔

یعنی اے محبوب جب منافقین تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک آپ یقیناً اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔

درہنگی، جی! دُمْ حَچَّلے سے کہتے کہ کفریات لکنے کے ساتھ کلمہ گوئی پکھ مفید نہیں ہو سکتی۔ اور اپنا رسالہ تحقیق الكفر والا ایمان بآیات القرآن اُسے دکھاد تھے۔ اور کہہ دیجئے کہ جس قدر جواب ہم نے قادیانیوں کو دیتے ہیں وہ سب جوابات اہل سُنّۃ ہم دیوبندیوں پر نازل کر دیتے ہیں۔ اور سچ پوجھ تو بات بھی یہی ہے کہ اہل سُنّۃ کے سامنے دیوبندیہ جوناپاک عذر کرتے ہیں وہ اُن سے قادیانی سیکھ لیتے ہیں اور جب مرزا نیہ دیوبندیوں پر وہی اعتراضات کرتے ہیں تو دیوبندیوں کو حودنداں شکن جوابات اہل سُنّۃ کی طرف سے دیتے جاتے ہیں وہ سب اہل سُنّۃ سے سیکھ کر مرزا نیوں کو دیتے اور اپنا پیچھا چھڑرا لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ دیوبندیہ اگرچہ اہل سُنّۃ کا جواب قبول نہیں کرتے مگر دوسرے بدمنہبوں کے آگے جب جانا ہوتا ہے تو مجبوراً وہ جواب سُنّیوں کا پکڑنا پڑتا ہے۔ یہی نہ ہے اہل سُنّۃ کی حقانیت کی روشن دلیل ہے۔ ولله الحمد۔

دیوبندی حماقت:

درہنگی، جی! عقل اور دیوبندیت میں تباہی کلی ہے۔ دُمْ حَچَّلے نے مالے گاؤں کے تمام مسلمانوں کا کلمہ پڑھنا اور اپنے آپ کو مسلمان کہنا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر جانا لکھا۔ اس سے تو مالے گاؤں کے

مسلمانوں کا ایمان و اسلام ثابت ہوا۔ پھر مالے گاؤں کے مسلمانوں کو کس نے کافر کہا۔ دُمْچَھَلَے کو یہ تقریر امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی مٹی کے ڈھیر پر جا کر سنبھالی تھی کہ اُس نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو ابو جہل کے برابر مشکر بتایا۔ اس تقریر سے دیوبندیوں کا مسلمان ہونا کیوں نکر ثابت ہوا۔ دیوبندیہ وہابیہ خدا نے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا بتائیں، اُس کے لئے ہر عیب مکن گائیں، حضور ہمجزہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں سنائیں، گنگوہی ناتوتی اہمی تھانوی وغیرہم منکر ان ضروریات دین و منقصان شان رسول رب العالمین کو مسلمان بلکہ اپنا مذہبی پیشوادھ ہر آئیں، کفریات کے چنے اڑائیں اور پھر مسلمانوں کو آنکھیں دکھائیں۔ الالعنة الله على الكافرين۔

ارشاد قرآنی پر دیوبندی تمثیل:

دُمْچَھَلَکَھتَانَہ:

”شہرو بیوی میں جدائی کرنے کا عمل شروع کیا اور یفرقوں بین المرء و زوجہ کی سرپا تفسیر بن گئے۔“

درستگی جی! کیا آپ اپنے دُمْچَھَلَے کی ضلالت و خباشت پر اُس کی پیٹھ نہ ٹھوکیں گے آپ فرمائیے ایک مسلمہ کا نکاح کسی مرزاںی کے ساتھ ہو گیا کسی مسلمان نے ایک مشرک سے نکاح کر لیا کسی راضی سے ایک سنبھالی کا نکاح کا عقدہ ہوا ان سب صورتوں میں نکاح باطل ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو کیا عملاء دین پر فرض نہیں کہ مسلمانوں کو زنا جیسی ناپاکی سے پچائیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو دُمْچَھَلَاس فرض اسلامی کے ادا کرنے کو یفرقوں بین المرء و زوجہ کا مصدقہ بتا کر ایک نئے کفر میں بمتلا ہوایا نہیں؟ مبارک ہو کفر تو دیوبندیوں کی بڑھتی دولت ہے۔ سولہ اگلے اور ایک یہ۔ سترہ کفر اس دُمْچَھَلے کے یہاں تک ہوئے یا نہیں؟ بیٹھا تو جروا۔

ہمت اور غیرت تھی تو دیوبندیوں کے کفر واردہ کے گرانبار پہاڑوں کو اُن کی پیٹھ پر سے اٹھا کر ان کے اسلام کا ثبوت دیا ہوتا۔ پھر یرونا کچھ ٹھیک بھی ہوتا۔ کفر واردہ کو ہاتھ نہ لگانا اور رونا مچلنے بلکہ ناہتر گتنا کہ ہائے ہائے ہمیں مرتد کہہ دیا، ہم پر کفر کا فتوی دیا، ہمارے نکاح باطل کر دیئے، ہماری اولاد کو حرامی بتا دیا، ہر عاقل کے نزدیک اس رونے کی گوز خر سے زیادہ وقت نہیں ہو سکتی۔

قرآن کا فرمان کہ مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح باطل ہے

کفار کی کچھ عورتیں مسلمان ہو کر مکہ معظمه سے مدینہ طیبہ حاضر ہو گئیں۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ لاتر جمعونہن الی الکفار ولاهن حل لهم ولاهم يحلون لهن۔ یعنی ان عورتوں کو اُن کے کافر شوہروں کی طرف واپس مت کرو وہ مسلمان عورتیں اُن کافر شوہروں کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کافر ان مسلمان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ دُمْچَھَلَکَھاں

بھی کہہ دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے شوہر و بیوی میں جدائی کرانے کا عمل شروع کیا۔ اور یہ فرقون بین المرء و زوجه کی تفسیر بن گیا۔ الاعنة الله علی الظالمین۔

دُمْ چَحَّلَ لَكَهْتَا هِيَ :

”شروع میں تو صرف اس قدر ارشاد ہوا کہ جن عورتوں کے شوہر دیوبندی خیال کے ہوں یادیوبندی خیال کے حافظوں مولویوں اماموں نے ان کے نکاح پڑھائے ہیں ان کو شوہروں سے طلاق کا مطالبہ کرنا چاہئے لیکن جب اس سے تسلی نہ ہو سکی تو کہنے لگ طلاق لینے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ ان کا تو نکاح ہی درست نہیں ہوا تھا بل اطلاق کے کسی دوسری جگہ ان کا نکاح کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا تو یہ تعلقات حرام کاری ہوں گے اور اولاد حرامی ہے۔“

ہر وہ شخص جس نے فقہ کی کتاب النکاح پڑھی ہو گی وہ دُمْ چَحَّلَ کی دروغ بانی افتراض دازی پر ہزاروں بار تھوکے گا۔ جھوٹ بولنا تھا تو ایسا تو بولتا جو کھپ جاتا۔ حضرت شیریشہ سنت نے اپنے کسی بیان میں ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ جن عورتوں کے شوہر دیوبندی ہوں وہ طلاق مانگیں۔ طلاق تو نکاح کی ہوتی ہے۔

جس مسلمان عورت کا شوہر مرتد دیوبندی ہوا س کو طلاق کی حاجت نہیں

عدت گزار کر جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے

دیوبندی اگر بوقت نکاح بھی دیوبندی تھا تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور اگر اس وقت سنی تھا بعد کو دیوبندی بنا تو اب مرتد ہو گیا اور مرتد ہوتے ہی نکاح فتح ہو گیا۔ بہر حال کسی صورت میں طلاق کی حاجت نہیں۔ پہلی صورت کا جزئیہ عالمگیری سے اپر لکھا گیا اور دوسری صورت کا جزئیہ یہ ہے کہ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخزان میں فرماتے ہیں۔ ایمارات جل مُسْلِمٌ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَذَبَهُ أَوْ عَابَهُ أَوْ تَنَقَّصَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَبَأَنْتَ مِنْهُ امْرَأَتُهُ یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافراً و خدا کا منکر ہو گیا اور اسکی جو رواں کے نکاح سے نکل گئی۔

در بھکنی جی! اب تو آپ کے دُمْ چَحَّلَ کی سمجھ کے اندر آگیا ہو گا اس سے پوچھنے اگر اب بھی اس کی سمجھ کے اندر نہ اترتا ہو تو پھر مجھے کہئے میں انشاء اللہ تعالیٰ پوری طرح اُتاروں گا۔ یہ بھی افتراض خالص ہے کہ دیوبندی کا پڑھایا ہوا نکاح بھی باطل۔ ہر وہ شخص جسے فقہ سے کچھ بھی مسُ ہے وہ جانتا ہے کہ نکاح خواں یعنی ایجاد و قبول کرنے والا افضل مغض ہے۔ اگر زن و شوہر

دونوں سُنّتی مسلمان ہوں، دو سُنّتی سمجھدار مسلمانوں کے سامنے نکاح ہوتا اگر گنگا پرشاد یا چھمن لکھ کر مسند داس بھی نکاح پڑھادے نکاح ہو جائے گا۔ ہاں کافر سے نکاح پڑھوانے کا گناہ ضرور ہوگا۔ سچ ہے کہ ”عیب بھی کرنے کو ہنر چاہئے“۔ ولا حول ولا قوّة الا بالله۔

۲۳۳

مسلمانوں اور دیوبندیوں کا باہم نکاح باطل محسوس ہے:

دُمْ چَحَّلَ الْكَعْتَابِ ہے:

”گاؤں منتظر تھا کہ مولوی صاحبان کے وعظ سُنّت کر بابو ملا صاحب مع اپنے افسروں اور حواریوں کے پھر سے نکاح پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیں گے اور رضائی فرقہ میں حرامی اولاد کے اضافہ کو بند کر دیں گے لیکن ملاجی اور ان کے آقیان نعمت کو سانپ سونگھ گیا۔“

درستگی! آپ کا دُمْ چَحَّلَ نہایت ہی بے وقوف اور بے تمیز ہے۔ علمائے امّل مُسْتَشْ پر تبلیغِ احکامِ اسلام فرض ہے۔ سمجھانا عالماء کا کام ہے۔ مگر ان پر عمل کرنا عالم مُسلمین کا کام۔ اگر کوئی عالم دین عمر بھر لوگوں کو فناز و روزہ کی نصیحت کرتا رہے اور کفار کو اسلام تبلیغ کرے مگر اس کی تبلیغ سے نہ کوئی مسلمان نمازی و روزہ دار بنے نہ کوئی کافر اسلام مقبول کرے تو کیا اس عالم دین پر کوئی الزام آسکتا ہے؟ احکام شریعت میں کسی طرح مردود و رعایت نہیں ہو سکتی۔

اگر واقعی بابو ملا صاحب یا ان کے کسی دوست کی کسی لڑکی کا نکاح معاذ اللہ دیوبندی مرتد کے ساتھ ہو گیا ہے یا ان کے گھر میں کوئی دیوبندی دھرم کو مانے والی لڑکی آگئی ہے (دروغ بزرگ دین دُمْ چَحَّل) تو بیشک وہ نکاح باطل محسوس ہے۔ اور ہر اس شخص پر جس کا اعتیار چلتا ہو فرض ہے کہ فوراً ایسے میاں بی بی کے درمیان تفہیق کرادے۔ و ماعلینا الا البالغ۔

دیوبندیوں میں حرامی اولاد کا اضافہ:

رہا حرامی اولاد کا اضافہ تو آج سے نہیں دیوبندیوں میں اوپر ہی سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ ابھی سُنْ چکے کہ دیوبندی دھرم میں عبد النبی، علی بخش، بنی بخش، حسین بخش، پیر بخش، مدار بخش، سالار بخش، غلام بخش، غلام عین الدین، غلام محمد، غلام علی، غلام رسول اور اسی طرح کے دوسرے نام سب شرک ہیں اور ان ناموں کا رکھنے والا جھوٹا مسلمان سچا مشترک ہے۔

(تفوییۃ الایمان صفحہ ۵)

اور تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۱۳۰ پر گنگوہی جی کا پدری نسب نامہ یوں لکھا ہے۔ ”رشید احمد بن ہدایت احمد، بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی الحنفی“۔ مادری نسب نامہ یوں لکھا ہے ”رشید احمد بن کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد“۔

کیوں و ربھنگی! تفویہ الایمانی دھرم پر فرید بخش و پیر بخش دونوں مشرک ہوئے یا نہیں۔ مسلمان کہلا کر جو شخص شرک اختیار کرے وہ مرتد ہوتا ہے یا نہیں، مرتد کا نکاح باطل اور اس کی اولاد حرامی ہے یا نہیں؟ تو پیر بخش کے بیٹے ہدایت احمد اور فرید بخش کی بیٹی کریم النساء دونوں دیوبندی دھرم پر حرامی ہوئے یا نہیں؟ ان دونوں کے باہمی نکاح سے جناب گنگوہی جی پیدا ہوئے تو گنگوہی جی کیسے لوگوں کی کیسی اولاد ہوئے؟ بینوا تو جروا۔

در بھنگی جی! آپ دُمْ چَھَلَے کو سمجھاد تبحیر کہ بد لگائی دو ریدہ دہنی سے بازاۓ ورنہ بھی تو صرف گنگوہی جی کا نسب نامہ بطور نمونہ لکھا گیا ہے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ایک دیوبندی کا حرامی و مجہولُ الشَّرْب ہونا دیوبندی دھرم سے ثابت کر دیا جائے گا۔ لگے ہاتھوں اتنا اور عرض کروں کہ حرامی مجہولُ الشَّرْب ولد الزنا ناطفة حرام وہ ہے جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ سَلَّمَ کی شان میں گستاخی کرے یا گستاخ بارگاہ رسالت کو مسلمان جانے۔ پڑھ لو سورة قلم شریف کی آیتِ کر یہ عتلٰ بَعْدَ ذَلِكَ ذَيْمٌ۔

دیوبندی سفید جھوٹ:

دُمْ چَھَلَّا کہتا ہے:

”مولوی حشمت علی صاحب بسلسلہ حیاتِ اولیاء فرماتے ہیں قرآن مجید میں ہے الا ان اولیاء
 اللہ لا یموتُون“

در بھنگی جی! ذرا دُمْ چَھَلَے کو کہئے کہ کم از کم ایسا افترا تو باندھے جس کا سُننے والا تحقیق کے بعد مفتری کو تھُلف عنت نہ بھیجے، ایسا افترا جڑنے کا کیا نتیجہ جس کو سُنتے ہیں سامعین کی طرف سے لعنت کی بارش ہونے لگے حضرت شیخ بیشہ سُنّت بحمدہ تعالیٰ حافظ قُرآن مجید اور قاری فرقانِ حمید ہیں۔ بھلا وہ ایسا کیونکر فرماسکتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور فرمایا تھا کہ الا ان اولیاء اللہ لا یموتُون اگرچہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ نہیں لیکن اس کا مضمون قرآن پاک کی آیت کریمہ سے ضرور ثابت ہے۔

قرآن شریف سے حیاتِ اولیاء کا ثبوت:

چنانچہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرِ أَوْ أُنْثى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْبِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً یعنی جو ایمان در مردیا عورت نیک کام کرے تو بیشک ہم ضرور اس کو پاک زندگی عطا فرمائیں گے۔ دُمْ چَھَلَے نے اس پاکیزہ مضمون کو افترا کے سانچے میں ڈھال لیا۔ فلعنۃ اللہ علی من کذب و افتری۔

دیوبندی دھرم میں قرآن کلام الہی نہیں:

دُمْ چَھَلَّا سی جُھے کو کہتا ہے ”قرآن مجید میں کہیں نہیں ہے“۔ در بھنگی جی! مسلمانوں کے دکھانے کو یہ الفاظ ہیں

درہنہ دیوبندی دھرم میں قرآن مجید خدا کا کلام ہی نہیں۔ ثبوت ہنسنے۔ امام الوبابیہ سمعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷ رپورٹ لکھتا ہے:

”اس کے (یعنی اللہ کے) دربار میں ان کا (یعنی انبیاء کے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا) تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رُعُوب میں آ کر بے حواس ہو جاتے ہیں۔ اور ادب اور دہشت کے مارے دوسرا بار اس بات کی تحقیق اُس سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اُس بات کی آپس میں تحقیق کر لیتے ہیں سوائے آمنا صدقنا کے کچھ کہ نہیں سکتے۔“

دیکھئے اس عبارت کا کیسا صاف مطلب یہ ہوا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ عز وجل جب کوئی حکم فرماتا ان پر وحی نازل کرتا تو وہ مارے دہشت کے بے حواس ہو جاتے اور ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا جب ان کو ہوش آتا تو اللہ تعالیٰ سے دوبارہ پوچھ نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ اگر دوبار فرمادے گا تو پھر دوبارہ بے حواس ہو جائیں گے۔ اور پھر سمجھ میں کچھ نہ آئے گا۔ لہذا مجبوراً اپنے پاس کے بیٹھنے والوں سے پوچھتے تحقیق کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا تھا بے حواس تو سبھی ہو گئے تھے مسنا تو کسی نے بھی نہیں ناچار اٹکلیں دوڑاتے، قیاسی ڈھکسلوں سے کام لیتے کہ شاید خدا نے یوں فرمایا ہوگا۔ شاید یوں کہا ہوگا۔ اور جب کسی ایک بات پر سب کی رائے جم جاتی اُسی پر امناؤ صدّقنا کہہ کر اُسی کو کلام الہی سمجھ لیتے۔ تو قرآن مجید آپس کی باتیں رہ گیا خدا کا کلام تو نہ رہا۔ دیو کے بندو! اسی بر تپر قرآن مجید کہتے ہو؟ الاعنة الله على الظلمين المكذبين۔ ہاں علمائے اہل سُنّت کے ہاتھوں پکفر سے توبہ کر کے اسلام لا تو تم کو قرآن عظیم کی عظمت معلوم ہو گی۔

— ۲۶ —

دیوبندی ناپاک بہتان دُمْ پَحَلَّ لَكَ هَتَّا ہے کہ:

”احمر رضا خاں صاحب رضائیوں کے نزدیک ولایت تو کیانبوت سے بھی آگے ہیں ایک رضائی
شاعر لکھتا ہے۔“

نگیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
اوہ سے سرچھ کا کروں گا نام احمد رضا خاں کا
مکر نکیر قبر میں یہی پوچھیں گے تو کس کا اُمّتی ہے جواب میں شاعر نے احمد رضا خاں کا نام پیش کر دیا تو خاں صاحب نبوت سے ترقی کر کے خدائی میں بھی قدم رکھتے ہیں۔“

درہنگی! افسوس آپ کے دُمْ پَحَلَّ کی سمجھاں قدر تنگ واقع ہوئی ہے کہ اُرذو کے ایک شعر کا سیدھا مطلب بھی اُس کے اندر داخل نہیں ہوتا۔ یہ کیسا افتراء ہے، شعر میں کہاں ہے کہ تو کس کا بندہ ہے، پھر جواب کے یہ معنی کس طرح ہو سکے کہ اعلیٰ حضرت

کو شاعر نے خدا کہ کراپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کا بندہ کہہ یا؟ بے ایمان افریکیوں کرتے ہیں اور وہ کا ایک شعر سمجھ میں نہ آیا تھا کسی بے پڑھ سئی سے پوچھ لیا جاتا تو وہ بھی بتا دیتا کہ شاعر یہ کہتا ہے کہ جب تکیرین دین کا سوال کریں گے اور دریافت فرمائیں گے کہ تو کس کا مُتّبع ہے تو میں صاف کہہ دوں گا کہ میں مُتّبع ہوں فدائے رَسُولُ حَمَّامِ إِسْلَامِ مُتّبعُ سُنّتِ ہَادِيمَ صَلَالَتُ مُحَمَّدُ الْمُلَّاَتُ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ فرقہ باطلہ میں سے کسی کی طرف میرامیلان نہیں ہے اور میرادین حضور امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع کی برکت سے مجھہ تعالیٰ ہر بُرْدَمَ ہی اور ضلالت سے پاک صاف ہے۔ اس پر اعتراض کسی کو ردیلی اور افتراضی اپریزی ہے۔ اسی غزل کا دوسرا شعر دُمْ چَلَّیْ کونہ سُوجہاً أَسْدُ الْمُلَّاَتِ وَصَافُ الْجَنِیْبُ حضرت مولیانا مولوی ابوالظفیر حب انصار محمد محبوب علی خال قادری رضوی لکھنؤی دام بچہ نام العالی فرماتے ہیں۔

مچاہوروں میں عُلُلُ وَ نَاسِبٌ غَوْثُ الْوَرَمِ آیا ॥ ذرا جَهَّتْ میں دیکھو احترامِ احمد رضا خاں کا
کیوں در بھنگی جی! جو شخص حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الورمی کہنا بھی کو رانہیں کرتا بلکہ حضور پر فور
غوث الورمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ناجب کہتا ہے وہ معاذ اللہ بی یاخدا کیونکہ مدے گا؟ الالعنة الله علی المفترین الکذابین۔

دیوبندی دھرم میں گنگوہی کو ولی و صحابی و نبی و خدامانا جاتا ہے:

در بھنگی جی! دین اسلام و مذہب اہل سنت میں غیر خدا کو خدا یا غیر نبی کو نبی کہنے والا کافر مرتد ہے لیکن ہم آپ کو اچھی طرح کھول کر یہ دکھائے دیتے ہیں کہ دیوبندی دھرم میں ضرور گنگوہی جی کو ولایت و بنیاث و خداوی سب کچھ دے دی گئی ہے۔
ملاحظہ ہو شیخ ابنو محمود حسن دیوبندی گنگوہی جی کے مرشیہ میں صفحہ ۵ پر شید احمد گنگوہی کو لکھتے ہیں۔

جنید و شبلی ثانی ابو مسعود انصاری ॥ رشید ملت و دین غوث اعظم قطبِ ربِیانی
ملاحظہ ہو گنگوہی جی کو جنید، شبلی، ابو مسعود انصاری، غوث اعظم، قطبِ ربیانی سب کچھ کہہ ڈالا۔ صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔
رقب اولیاء کیوں خم نہوتیں آپ کے آگے ॥ وہ شہباز طریقت تھے مجھی الدین جیلانی

ملاحظہ ہو گنگوہی جی کو مجھی الدین جیلانی کہدیا۔ اور تمام اولیاء کی گردنوں کو گنگوہی کے آگے خم بتایا۔ والاحول والاقوۃ الاباللہ۔
صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں۔

مجھی الدین اکبر جاتے ہیں دارِ فنا سے بس ॥ اُنھیں اُف دیر ویراں سے مجھی الدین گیلانی
ملاحظہ ہو گنگوہی جی کو مجھی الدین اکبر اور مجھی الدین گیلانی بناوالا۔ یہاں تک تو ولایت کے عہدے کمال فرائدی سے گنگوہی جی پر بھینٹ چڑھائے گئے۔ آگے صحابیت پرعنایت ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۶ پر فرماتے ہیں۔
وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے ॥ شہادت نے تجدیں میں قدموی کی گرہٹانی

ملاظہ ہو گنگوہی جی کو صدیق اور فاروق بنادیا۔ آگے چلنے بیوت پر قبضہ جمایا جاتا ہے۔ صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔ مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو ॥ چھپا چاہِ خدمیں وائے قسمت ماہِ کنعانی
یہاں گنگوہی جی کو مسیح اور ماہِ کنunanی کہہ کر عیسیٰ اور یوسف بنادیا۔ اور مرزا یوسف کی طرح گنگوہی کی مسیحیت کے قائل ہوئے اور اتنے اور بڑھ گئے کہ وہ تو نظر مزرا کو سمجھ ہی مانتے ہیں یہ مسیح بھی اور یوسف بھی ایک قدم آگے ہی رہے۔ لیکن ابھی دل ٹھنڈا نہ ہوا تو آگے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر گنگوہی کی افضلیت ثابت کی جاتی ہے۔ صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں۔ قبولیت اسے کہتے ہیں قبول ایسے ہوتے ہیں ॥ عَبِيدُ سُودُ كَأَنْ كَلْبٌ لَيْسَ بِيُوسُفَ ثانِي

عَبِيدَ عَبْدُ كَجَمِيعِ الْعَبْدِ كَمَعْنَى بَنْدَهُ سُودَ أَسْوَدُ كَجَمِيعِ أَسْوَدِ كَمَعْنَى سِيَاهٌ يَعْنِي گنگوہی جی کے کالے بندے یوسف ثانی ہیں پھر گورے گوروں خوبصورتوں کا تو پوچھنا ہی کیا۔ اس میں کیسی گستاخی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الرسلوآت والشیعیات کا مقابل گنگوہی کے رو سیاہ غلاموں اور بندوں کو بتایا جاتا ہے اور اس پر دعویٰ اسلام کا شرم نہیں آتی۔ تفویت الایمان والے سے تو پوچھا ہوتا کہ گنگوہی جی کے لئے بندے ٹھہرانا شرک و بت پرستی ہے یا نہیں؟ نجدی دھرم میں جہاں مقبولان بارگاہ کی نسبت سے اپنے کو عبد بتانا شرک ہے وہاں گنگوہی جی کا عبد اور بندہ بننا کیسا شرک ہو گا اور گنگوہی جی کے ایسے بندوں پر ان کے طور پر انکم و ماتعبدون من دون الله حصب جهنم صادق آئے گا۔ صفحہ ۳۴۰ پر فرماتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ॥ اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ الرسلوآت والشیعیات تو صرف مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے، ہمارے گنگوہی جی کی مسیحائی کو ذرا آکر دیکھیں کہ مردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہ دیا۔ حضرت مسیح علیہ الرسلوآت والشیعیات سے کیسا بے در لغ مقابله ہے اور ان پر گنگوہی کی افضلیت کا دعویٰ ہے۔ آگے چل کر ختم بیوت پر قبضہ جمایا جاتا ہے۔ صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں۔

زبان پر اہل ایسا کی ہے کیوں اعلیٰ حبل شاید ॥ اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی دیکھنے کھلے لفظوں میں گنگوہی جی کو بانی اسلام کا ثانی کہ دیا۔ اب اگر وہ مُخْضُور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بانی اسلام سمجھتے ہوں جب تو گنگوہی کو حضور کا ہمسر ٹھہرایا اور بانی اسلام اگر حق تبارک و تعالیٰ کو مانیں تو گنگوہی کو خدا کے برابر کاما۔ پھر مرتبہ اُلوہیت پر یوں ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ کہ صفحہ ۱۱ پر لکھا یا۔

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشیہ ॥ کہوں ہوں بار بار ارنی مری کیمی بھی نادانی گنگوہی کی مٹی کے ڈھیر کو طور بنا لیا گنگوہی کو خدا بنا لیا۔ اور خود ہوئی بنے۔ اُرنی یار بی الگ گگوہی کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اسی مرثیہ میں صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا سترہ ॥ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوقِ شوق عرفانی اہل ایمان تو کعبہ میں پہنچ کر رتب کعبہ جل جلالہ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ مگر دیو کے بندے کعبہ معظمه

کے اندر پہنچ کرو ہاں بھی اپنے طاغوت گنگو ہی کو ڈھونڈتے ہیں۔ شعر بھی اُسی الگ شعر کی تائید کر رہا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ
البَالِهِ الْعُلیِّ الْعَظِیْمِ - در بھگی جی! دیکھو اس طرح ولایت صحابیت صدیقیت نبوت الوہیت سب پر قبضہ
جمایا جاتا ہے۔ فلعنة الله على الكفرين۔

دُمْ چَحَّلَا كَهْتَاهِ:

”مولوی حشمت علی عرس کو جائزت ان کے لئے حدیث پڑھتے ہیں لا تخدوا قبری عیداً يعني حضور
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم لوگ میری قبر کو عیدگاہ نہ بنانا یعنی جس طرح عیدگاہ پر سال بھر میں ایک
مرتبہ جاتے ہو اس طرح میری قبر پر سال بھر میں ایک مرتبہ نہ آنا بلکہ بار بار آتے رہنا۔ اللہ رے بھولا پن
جناب کو اتنا بھی احساس نہیں ہوا کہ جو معنی آپ بتاتے ہیں اس سے عرس کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔“

در بھگی جی! آپ کا دُمْ چَحَّلَا جہاں حد بھر کا مُفْتَرِنِی گَلَّاب بے باک گندہ دہن ہے وہاں پڑے سرے کا بَدْعَقْلُ گَحاَمِر
بے تمیز اور کوثر دل بھی ہے۔ حضرت شیری بشیرہ سُنْت پرافت اجوڑتا ہے کہ جواز عرس کی دلیل میں اس حدیث کو پیش کیا حالانکہ ہر وہ شخص
جس نے تھوڑی تھی عقل کے ساتھ حضرت شیری بشیرہ سُنْت کا بیان سننا ہے وہ جانتا ہے کہ حضرت شیری بشیرہ سُنْت نے اس حدیث کو جواز
عرس کی دلیل بنا کر نہیں پیش کیا اور جواز عرس کے قائل کو دلیل کی حاجت بھی کیا ہے۔ قائل جواز مُتَمَكِّن باصل ہے اور الاصل
فی الاشياء الاباحه دلیل کی تو اسے ضرورت ہے جو حرام یا ناجائز کہے وہ اپنی بربان پیش کرے کہ شریعت مطہرہ میں عرس کو
کہاں حرام یا ناجائز بتایا گیا ہے۔ قائل جواز کے لئے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ عُرس کی ممانعت شریعت مطہرہ میں نہیں
آئی اس کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں لہذا جائز ہے۔ کسی امر کے مباح اور جائز ہونے پر مبہم دلیل کافی ہے کہ
اس کے ناجائز ہونے پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل قائم نہیں۔ تو حضرت شیری بشیرہ سُنْت کیونکر جواز عرس کی دلیل میں اس حدیث
کو پیش فرماتے۔ بلکہ وہ باید دیوبندیہ لعنه اللہ تعالیٰ لعنة ابديۃ کا قول نقل کر کے اُس کا رد فرمایا تھا کہ رد خداوند حضور
سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ سَلَّمَ کی زیارت کو وہابیہ ملا عنہ بدعت سیہہ اور شرک بتاتے ہیں اور ثبوت میں یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ
حُصُور اقتضَى صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ سَلَّمَ نَفْرَمَا لَا تَتَّخُذُوا قَبْرِیْ عَيْدَاً یعنی میری قبر کو عینہ بنانا اور جس طرح عید کے دن اہتمام
کے ساتھ عیدگاہ میں جمع ہوتے ہیں اس طرح میری قبر پر مت جمع ہونا۔

اس پر حضرت شیری بشیرہ سُنْت نے فرمایا کہ حدیث کا یہ مطلب لینا تو احادیث صحیح کثیر کے خلاف ہے جن میں روضہ قدسیہ

لے خوب یاد رہے کہ عُرس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ اللہ کی بارگاہ میں روزانہ یا ہفتہ وار یا مہانہ یا سالانہ مسلمان جماعت
ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں ذکر خدا و رسول کے حلقہ ہوں موعاذ و میلاد شریف کے جلسے ہوں اور سب کا ثواب ان بزرگوں کی رُوح
پاک کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کئے جائیں۔ فافهم و تدبیر و تذکر ولا تکن من الغافلین ۱۲۔

کی زیارت کے لئے تر غیب و تحریض فرمائی گئی ہے اور حج کے ساتھ زیارت کے لئے ارشاد ہوا ہے مَنْ حَجَّ وَلِمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي (وغیره من الاحادیث) یعنی جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بے شک اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ تو ظاہر ہے کہ حج کے لئے وقت معین ہے اُس کے ساتھ زیارت ہوا اور ہر حاجی قبل یا بعد زیارت کے لئے حاضر ہو تو مجع عید سے کئی گناہ زیادہ ہو جائے۔ اور اہتمام تو حدیث میں ارشاد ہونے سے آپ ہی ہو گا۔ لہذا یہ مطلب تو ہوئیں سکتا یہ تو وہابی کی فریب دہی ہے۔ محدثین نے یہ لکھا ہے کہ عبید ہو وہ سرو کا دن ہے اس لئے ہم کے طریقہ پر حاضری کو منع فرمادیا گیا یہ ادب حاضری کی تعلیم ہے کہ حاضری کی ممانعت۔ اس کے علاوہ حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میری قبر کو عبید گاہ مت بنانا یعنی جس طرح سال بھر میں ایک بار عبید گاہ جاتے ہیں اور پھر سال بھر تک اُس سے بھولے بیٹھے رہتے ہیں اس طرح میری قبر مبارک پر سال ہی بھر کے بعد نہ آیا کرنا بلکہ (اگر ہو سکے تو) بار بار آتے رہنا۔ یعنی طبی اور شریخ محقق نے تحریر فرمائے ہیں۔ دیکھو شرح مشکوہ شریف۔ اور جب حدیث کے معنی یہ ہیں تو وہابیہ کا استدلال باطل ہو گیا۔

حضرت شیریشہ سُنّۃ نے تو وہابیہ کے استدلال کو باطل کیا۔ اور دُمْچَلَا اُسے خود حضرت شیریشہ سُنّۃ کا استدلال بنائے لیتا ہے۔ درہنگی! جی! ایچ ہے اذالم تستحیی فاصنун ماشت۔

روزانہ یا ہفتہ وار عرس دیوبندیوں کے نزد کیک جائز ہیں:

دُمْچَلَا کہتا ہے:

”مولوی حشمت علی بتائیں کہ روزانہ ہفتہ وار عرس کہاں ہوتے ہیں؟“

اس سے معلوم ہوا کہ اگر روزانہ یا ہفتہ وار یا ماہوار عرس ہوا کرے تو دُمْچَلے کو اعتراض نہیں۔ پھر سالانہ پر کیوں انکار ہے۔ ماہانہ کی حاضری سے سالانہ کی حاضری کا فوت کب لازم ہے؟ وہ تو روزانہ یا ماہانہ کے ضمن میں آجائے گی۔ غایت یہ کہ وہابیہ سال میں ایک مرتبہ بھی گوارانہ کرتے حدیث شریف سے اس کا بار بار ہونا ثابت ہوا۔ درہنگی! جی! دُمْچَلے سے پوچھئے کہ اب بار بار کی برداشت کرتا ہے تو ایک مرتبہ کی سہار کیوں نہیں؟

اولیائے کرام کے روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہانہ اعراس طیبہ:

درہنگی! جی! دُمْچَلے سے کہئے کہ حضرت شیریشہ سُنّۃ نے تو وہابیہ کے اس غلط استدلال کا رد فرمایا کہ بے دینو! تم روشنہ مبارک پر سال میں ایک مرتبہ کی حاضری سے پہنکے جاتے ہو، تمہاری پیش کی ہوئی حدیث سے بار بار کی حاضری ثابت

ہوئی اور وہابیہ کی ناک کٹ گئی۔ اور انہوں نے ابھی تم نے دیکھا کیا ہے؟ کلیر شریف، اجمیر شریف، بغداد شریف، میں زائرین کا روزانہ جو بحوم رہتا ہے وہ دیکھو تو تمہاری آنکھیں پھٹ جائیں۔ مخدوم دامتکنخ بخش صاحب لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور دیگر صدھا اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس آستانوں پر جو ہر جمعرات کو ہفتہوار حاضرین کے تماگھٹ رہتے ہیں ہیں انہیں دیکھو تو اندر ہے ہو جاؤ۔

اور بکثرت مقبولان الہی قدسنا اللہ تعالیٰ یاسوار ہم مثل حضرت مندرجہ شاہ مینا لکھنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاراتِ طیبہ پر جو ہر تو چندی جمعرات کو ماہوا مُستَقِیدِین مُستَقِیضین کے جلسے ہوتے ہیں انہیں دیکھو تو اوندھے ہو جاؤ۔ پھر اس بد عقلی کی کیا انتہا کیہ فرمایا جائے کہ سال بھر تک غیر حاضرنہ رہا کرو بار بار حاضر ہوا کرو تو کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ جو بار بار حاضرنہ ہو سکے وہ سال بھر میں بھی حاضرنہ ہو، اس کے لئے حاضری ہی کی ممانعت ہو گئی۔ درہنگی جی! ایسے دم چھلنے کو پاگل خانے بھجوائیے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دیوبندی ٹھہر : دُمْ جَهْلًا كہتا ہے:

”مولوی مشتاق تکیہ کے وعظ میں فرماتے ہیں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ جس شخص میں تین لاکھ چھین اسلام کی ہوں اور ایک وجہ کفر کی ہو تو وہ کافر ہے اس پر ہم اس سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہیں کہ امام اعظم کے اقوال کا پتہ گدا گری اور پیٹ پالنے سے نہیں چلتا یہ تو کتابوں کے مطالعہ اور خون پسینہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔“

درہنگی جی! آپ کا دُمْ جَهْلًا جیتے بہتان باندھنے، چٹے جوڑنے، جیتی مکھیاں نگلنے، کذب و افتراء کے پھنکے اڑانے میں بڑا مشاق معلوم ہوتا ہے۔ اصل واقعہ صرف اس قدر ہے کہ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ مالے گاؤں میں طشت آزبام ہوئے ان کے کفریات کا چرچاگی کوچوں میں ہونے لگا۔ اور ہر طرف ان پر پھٹکار پڑنے لگی۔ جب دیوبندے ہر طرح عاجز و مجبور ہوئے تو ہم لوگوں مدرسون جلوسوں میں یہ کہنا شروع کیا کہ جس شخص میں ننانوے با تین کفر کی ہوں اور صرف ایک بات اسلام کی ہو اُسے بھی امام اعظم مسلمان کہتے ہیں۔ اور علمائے دیوبند تو نماز پڑھتے روزہ رکھتے زکوٰۃ دیتے حج کرتے کلمہ پڑھتے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں غرض اُن میں سیکھوں با تین اسلام کی ہیں پھر اگر ان سے ایک آدھ بات کفر کی بھی صادر ہو گئی تو بھی انہیں مسلمان ہی کہنا چاہئے۔

اس مکر خبیث کا رد و عظ میں کیا گیا۔ کہ یہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان ہے افترا ہے۔ ہرگز امام اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ.....

....اسلام کی کروروں باتوں کے ساتھ کفر کی ایک بھی کافر بنادیتی ہے

.....اگر کسی شخص میں تین لاکھ بلکہ تین کروڑ باتیں اسلام کی ہوں اور صرف ایک بات کفر کی ہو تو وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک بلکہ خود امامِ عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کافر ہے۔ اس مبارک مضمون کو توڑ مرور کر دُم چھلے نے اپنے افتراء سانچے میں ڈھال لیا۔ درج ہنگی جی! آپ دُم چھلے کو سنا دیجئے کہ حرم شریف میں لوگوں کو نچانچا کر نعمانی بن جانے سے مسلمانی نہیں ملتی ابھی تو تمہیں مسلمانی کی ہوا بھی نہیں لگی۔ ہاں اگر مبارک دامنِ اہل سنت کا پکڑو، اپنے اپنے کفریات سے تو بہ شائع کراؤ تو وہ تمہیں مسلمانی اور سُنّت دکھادیں گے اور اُس کی حقیقت بتاویں گے۔ اُس وقت تم خود جان لو گے کہ جس شخص میں ننانوے کرو رہے تین کروڑ بات کفر کی ہو وہ بھی بحکم خدا رسول و باجماع مسلمین کافر ہے۔ والعیاذ بالله تعالیٰ۔

۳۲

دیوبندی بے حیائی:

آگے چل کر دُم چھلا کہتا ہے کہ:

”مولوی مشتاق اعراب غلط پڑھتے ہیں عربی عبارت پڑھنے سے عاجز ہیں۔“ وغیر ذالک من الخرافات۔

درج ہنگی جی! آپ دُم چھلے کو سمجھائیے کہ بیٹا اگر مولوی مشتاق احمد صاحب عالم فاضل نہیں اور ان کو عربی عبارت پڑھنے کی قابلیت نہیں تو اس سے تمہارا کفر کیوں نکرا دُھھگا۔ درج ہنگی جی! اگر ہم آپ کے دُم چھلے کی مان بھی لیں کہ بالفرض جناب مولیٰ مولوی مشتاق احمد صاحب عربی عبارت نہیں پڑھ سکتے تو اس سے کیا ہوا آخر تو وہ آپ کے خصم ہیں انہیں کے مقابلے میں تو آپ کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا تھا اور بیسیوں ناپاک بہانے پیش کر کے اُن کے آہنیں شکنجے سے اپنی جان بچائی تھی۔ دیوبندی دھرم ایسا ہی پونچ اور لچر اور مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا ہے۔ کہ اُس کے کفریات کو درکرنے کے لئے کچھ بہت زائد علم کی ضرورت نہیں ایک بچہ بھی جس نے صرف اردو پڑھ لی ہو وہ اگر دیوبندی دھرم کی کُتب ملعوٰۃ سمجھ کر دیکھ لے تو وہ بعویث تعالیٰ دیوبندیت کے پُرزاں اڑا سکتا اور دیوبندیوں کے مونہوں میں قہر الٰہی کے پتھر ٹوں سکتا ہے۔ آخر یہ تو آپ نے بھی دیکھ لیا کہ جناب مولیٰ مشتاق احمد صاحب دہلوی زید مجدد تم جو لقول دُم چھلے کے عربی عبارت بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے اُن کے مقابلہ میں آپ ساہِ شیرِ خُدا بھی بیکھلی لیں اور بجاگی اور مڑی بن گیا۔ ولله الحمد۔

لہ مرضی حسن درج ہنگی کے شاگرد مولوی منظور حسن نعمانی جو حرم شریف میں جا بجا گوم گوم کر مر ایم اہل سنت خاص کرم حرم شریف کی نیاز، فاتحہ و شریت، ملیدہ، حلیم وغیرہ کا رد کرتے گھومتے تھے یہ انہیں کی طرف اشارہ ہے۔

قرآن و حدیث کے ارشادات پر دیوبندی تھٹھا:

دُمْ جَهَلًا لَكَهْتَا هِيَ :

”مولوی مشتاق اور مولوی حشمت علی دنوں کی مجلس وعظ کا ایک تاریک پہلو یعنی ہے کہ اپنے مئی بھائیوں کو دیوبندی علماء کے مواتعہ نہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ابو جہل کے بتائے ہوئے طریقے پر کیوں عمل کیا جاتا ہے۔“

درہنگی! جی! آپ کا دُمْ جَهَلًا کذب و افتر اک ساتھ کفریات کے پہنکے بھی اڑاتا جاتا ہے ملاحظہ ہو حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایا کُمْ وَ ایا هُمْ لَا يُضْلُونَكُمْ وَ لَا يَقْتُلُونَكُمْ یعنی بدمنہ بہوں سے دور رہوا اور انہیں اپنے سے دور کر کوہیں وہ تم کو گراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔ اور حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا تُجَاهِلُ سُوْهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَ لَا تُشَارِبُوهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوهُمْ ۔ یعنی بدمنہ بہوں کے ساتھ مت بیٹھاؤں کے ساتھ کھانا ملت کھاؤں اُن کے ساتھ پانی مت پیواؤں کے ساتھ شادی بیاہ ملت کرو۔ اس قسم کے مضامین بکثرت احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین میں موجود ہیں۔ دُمْ جَهَلے نے ان احکام کو ابو جہل کا بتایا ہوا طریقہ کہا۔ درہنگی! جی!

فرمایے آپ کا دُمْ جَهَلًا نے کفر غبیث میں بُتلا ہوا یا نہیں؟ یہ سب جانے دیجئے خود قرآن عظیم فرماتا ہے:

وَ إِمَّا يُنْسِيَنَكَ الشَّيْطَنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ || یعنی اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّلِيمِينَ ساتھ ملت بیٹھ۔

یہی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ ظالم کون لوگ ہیں۔ فرماتا ہے: وَ الْكُفَّارُ هُمُ الظَّلِيمُونَ ۔ یعنی کفار ہی لوگ ظالم ہیں۔

کیوں درہنگی! جی! دُمْ جَهَلًا کے زعم ملعون میں قرآن پاک ابو جہل کے بتائے ہوئے طریقہ کی تعلیم دے رہا ہے؟ والیاذ باللہ تعالیٰ۔ کیوں درہنگی! جی! دُمْ جَهَلے کا یہ اٹھارواں کُفر ہوا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

تمام ضروریات میں پر ایمان رکھنے والا یقیناً مؤمن ہے اگرچہ کتنا ہی فاسق فاجر ہو

اوکسی ایک ضروری ہی کا منکر کافر ہے اگرچہ ساری عمر زہد تقویٰ میں گزار دے

دُمْ جَهَلًا لَكَهْتَا ہِيَ :

”بدھو گزار جو س قدر قابل ملامت اور مجرم انسان تھا کوئی ایسی خفیہ نکی ہے جس نے اس کو بیٹھے بٹھائے

لشی خنی بنادیا۔ او بہت سے پابند شرع دیندار مسلمان وہابی دیوبندی ہی بنے ہوئے ہیں۔“

در بھگی جی! مناسب سمجھتا ہوں کہ دُمْچَھَلَے کے اس ہذیان القائے شیطان کا آپ ہی کی زبان سے رد کرادوں۔ ذرا اُس کا کان پکڑ کر چند بار اٹھایے بٹھایے اور فرمائیے کہ اودُمْچَھَلَ تو ہمارا دُمْچَھَلَا ہو کر ہمارا ہی روکرتا ہے۔ سُن اور کان کھول کر سُن ہم اپنے رسالہ اشد العذاب علی مسیلمة الپنجاب مطع قاسمی دیوبند کے صفحہ ۵ پر لکھے ہیں کہ:

”جو شخص تو حیدر رسالت اور تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آیا ہے اور ان کو اُسی طرح تسلیم کرتا ہے جیسے وہ ثابت ہوئے ہیں تو اب اگر چہ وہ فتن و فجور میں بنتا ہو ضرور مومن ہے اور خاتمه بالخیر ہوا تو ضرور اُس کو خدا چاہے نجات حقیقی اور جنت ملے گی۔ اور راحت آبدی کا ٹھنڈا ہے۔ بخلاف اُس بد نصیب کے جو نماز روزہ بھی کرتا ہے اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اُس کی سمعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی ایمان و اسلام بھی عنایت فرمادے مگر اس دعوے ایمان و اسلام اور سمعی بلیغ اور کوشش و سعی کے ساتھ ان بیانات علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو اللہ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو اور ضروریاتِ دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے دین کا کام کرنے سے مغروز نہ ہونا چاہئے قبل لحاظ یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمان ہے یا نہیں علی ہذا القیاس کسی فاسق اور فاجر کو دیکھ کر اسے ذلیل اور بد دین نہ سمجھے جب کہ ایمان اُس کے قلب میں موجود ہے۔“

یقین تو ہے کہ آپ کی یہ عبارت دیکھ کر دُمْچَھَلَے کے ہوش درست ہو گئے ہوں گے۔ پھر سن لیجئے کوئی شخص اگر چہ بے نمازی داڑھی منڈا اور فاسق و فاجر بھی ہو لیکن اُس کے عقائد وہی ہیں جو اہل سُنّت کے ہونے چاہئیں تو ہم اُس کو سُنّی مسلمان اور اپنادینی بھائی سمجھتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس کو فتن و فجور سے توبہ کرنے کی توفیق بخشنے آئیں۔ بخلاف اُس مرتد ملعون کے جو بھی داڑھی رکھنے نماز پڑھے روزہ رکھے زکوٰۃ دے حج کرے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذرہ برابر تو ہیں کرے یا اُس تو ہیں کرنے والے کو مسلمان جانے وہ کافر مرتد ملعون بندہ الہیں ہے۔

— ۳۵ —

کفار و ہابیہ و مرتدین دیوبندیہ کے پیچھے نماز باطل محسوس ہے:
دُمْچَھَلَ لکھتا ہے:

”مساجد میں اس سے قبل امام دیوبندی خیال کا ہو یا بریلوی ہر دو کے پیچے دونوں گروہ کے لوگ نماز میں پڑھ لیا کرتے تھے مگر اب مساجد میں نفاق اور فسادیت کی گرم بازاری ہے اور خدا کے گھر میں شیطان کا کام انجام

ل دیا جا رہا ہے اسی کا نام بیداری ہے میں سُنیت و حنفیت کی ترقی ہے؟۔

درہنگی جی! فرمائیے کسی شہر کے لوگ بوجہ ناؤاقFI ضروریاتِ دین کے منکروں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہوں پھر کسی عالم حقانی کے سمجھانے سے اُن لوگوں کو اپنے اماموں میں سے بعض کا منکر ضروریاتِ دین ہونا معلوم ہوا اور اس کے بعد وہ لوگ کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں جس کا منکر ضروریاتِ دین ہونا انہیں معلوم ہو چکا ہے تو فرمائیے کیا یہ اُن لوگوں کی مذہبی بے داری نہیں کی جائے گی۔ کیا یہ سنت، حنفیت کی ترقی نہیں ہے؟ ہاں درہنگی جی! حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا علیہم ولا تصلوا معهم یعنی بدمنہ ہوں کے جنازے کی نماز مت پڑھو اور ان کے ساتھ نماز مت پڑھو۔ بولئے گمائے اہل سنت ای ہم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کرتے ہیں یا نہیں؟ ڈم چھالا اس کو (۱) نفاق اور (۲) نفسانیت اور (۳) شیطانی کام کہہ کرتیں نئے کفروں میں بتلا ہوا نہیں؟ یہاں تک دُم پھٹے کے ایکس کفر ہوئے پا نہیں؟ پیغماۃ تجوروں۔

۳۴

مسلمان کے جنازے کی نماز اگر دیوبندی مرتد یڑھائے:

دُمْ حَحَّلَ الْكَهْتَانِيَّ

”اس سے قبل امام خواہ کسی گروہ کا ہونماز جنازہ پڑھ لی جاتی تھی مگر اب ایک دفعہ نماز جنازہ ہوتی ہے تو دوسرے روز پھر برقبر پر جا کر ادا کی جاتی ہے۔“

ہاں درج ہے جی! اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھادے اور اُس کو فن کر دیا جائے تو اُس کی نمازِ جنازہ ہوئی یا نہیں؟ اور مسلمانوں پر اُس کی نمازِ جنازہ کا فرض باقی رہا یا نہیں اور قبر پر جا کر پڑھنے کے سوا اس فرض کو ادا کرنے کی صورت ہے؟ جب دیوبندیہ بھی منکرین ضروریات دین ہیں تو ان کا اور قادیانیوں کا ایک ہی حکم ہے یا نہیں پھر اس حکم شرعی کو دُم چھلا نفاق، نفسانست، شیطانی کام، کہہ کر اور تین نے کفر و مبتلا ہوا یا نہیں؟ یہاں تک اُس کے چوبیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

۲۳

دیوبندی سفید جھوٹ:

دُمْ حَحَّلَ الْكَهْتَانِ مَعَ:

”خرام جلوں کے راستے میں کئی مسجدیں پڑیں جن میں نماز ظہر باجماعت ادا کی جا رہی تھی مگر نہ

تاج العلما رکونماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوئی نہ ان کے حواریوں کو ہاں اگر نصیب میں آیا تو یہ کہ
مسجدوں کے سامنے شور و غل مچاتے چلے جائیں۔

در بھنگی! جس دھرم میں خدا بھی معاذ اللہ جھوٹا ہو اس کے گروگھنیاں اور دم چھلے سب کے سب جھوٹ نہ بولیں یہ
کیونکہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ حضور پر نور مرشد برحق والا حضرت بالابر کرت تاج العلما رکونماز فخر العرفان رجاء مخ فضائل و حسنات شاہزادہ
خاندان برکات حاوی فروع و اصول گلی بوستان آں رسول حضرت مولینا مولوی حافظ قاری مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد بن عیاں صاحب
قبلہ قادری برکاتی مارہ روی دام ظلہم العالی زیب سجادہ قادریہ برکاتیہ کے مبارک جلوں کے راستے میں کوئی ایسی مسجد نہیں ملی جس
میں نماز ظہر جماعت ادا ہو رہی تھی۔ البتہ خانقاہ عالیہ اشرفیہ کی مسجد کے سامنے جب جلوس پہنچا ہے تو اذان ہوئی۔ حضور پر نور
تاج العلما رکونماز برکاتہم القدریہ نے چاہا کہ یہیں اُتر کر نماز پڑھ لی جائے۔ لیکن کفش برداروں نے عرض کیا کہ صبح آٹھ بجے
سے لوگ آئے ہوئے ہیں با شخصیں چھوٹے چھوٹے کمن بچے جن کو صحیح سے آئے ہوئے اب ڈھانی نجچے چکے ہیں اگر حضور یہیں
نماز پڑھیں گے تو وہ سب بھی یہیں ٹھہر جائیں گے۔ اور ان کو اور زائد تکلیف ہو جائے گی۔ اس لئے اگر حضور والا قیام گاہ پر نزول
اجلان فرما کر نماز پڑھیں تو تزايدہ مناسب ہو گا۔ خدام کی یہ عرض قبول فرمائی گئی اور قیام گاہ پر پہنچ کر مجھے تعالیٰ جماعت کشیر کے
ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی گئی۔ جلوں کے ساتھ مسلمان شوق و ذوق سے فرط خوشی کے ساتھ اللہ اکبر و یا رسول اللہ کے نعرے لگا رہے
تھے۔ دم چھلے سے شور و غل مچانا کہتا ہے۔

کیوں در بھنگی! جو شخص ذکر خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (۱) شور و (۲) غل مچانا کہے وہ کافر مرتد
ہے یا نہیں؟ یہ نئے دو کافر اور مل کر یہاں تک دم چھلے کے چھبیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

افسوس! دیو کے بندوں کو کیا ہو گیا۔ گاندھی کی آندھی کے زمانے میں مشرک کافر بُت پرست لیڈروں کی بے
کے نعرے انہیں دیوبندیوں شرک پرستوں نے جلوں میں بازاروں میں مسجدوں کے سامنے بلکہ خود مسجدوں کے اندر لگائے
اویگلوائے۔ وہ سب آنکھوں کا نکھا اور کلیبوں ٹھنڈک ٹھاگر خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے نعرے
سُن کر کھو پڑی کا کیٹ اکٹبلائے لگا، جگر پر سانپ لوٹ گیا، پیٹ دکھنے کا اور اسے شور و غل مچانا کہہ دیا۔ بئس للطالمین بدلا
فلعنة الله على الظالمين۔

دیوبندیوں کے ابن شیر خدا مرتضی حسن در بھنگی کے حیا سوز فرار

دم چھلے لکھتا ہے:

”بالکل جھوٹ ہے کہ ہم نے مولانا مرتضی حسن صاحب کو مولوی حشمت علی اور مولوی مشتق سے

مناظرہ کے لئے بلا یا جبکہ ہم خود اس کے لئے ہر وقت تیار ہیں، ہم کو کیا ضرورت کہ ہم ایک ایسے فاضل کو مناظرہ کے لئے تکلیف دیں جس نے بڑے خانصاحب کاناک میں دم کر دیا خانصاحب مر گئے مگر اپنا اقراری کفرنہ ہٹا سکے۔

در بھگنی بی! آپ تو اُنہیں سکتے مگر دُم چھلّا آپ کو آسمان تک اُڑانا چاہتا ہے۔ کہاں آپ سوکھی ہوئی بوسیدہ ہڈیوں کی گھٹی اور کہاں حُضُور پُر نُور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات عالی۔ دُم چھلے کوآپ کے فضائل و مکالات سے واقفیت نہیں مگر ہم تو آپ کے گھر کے بھیدی ہیں، ہم توجانتے ہیں کہ آپ حُضُور پُر نُور امام اہل سُنّت مجید دین و ملِت سینا اعلیٰ حضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدام بارگاہ اور کفرش برداروں کے حضور بھی لا اُنچ خطاب نہیں آپ تو سُنی مدارس کے متوسط طلباء سے بھی علمی مناظرہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ آپ جب چاہیں تجوہ کر لیں۔ آپ کی دہن دوزی کے لئے سُنی مدارس کے طلباء ہر وقت بعونہ تعالیٰ موجود ہیں۔ جو انشاء اللہ العزیز سا کلت محض کردیں گے۔ دُم چھلے کوی خیال ہے کہ دنیا آپ کے نمایاں کارنا موں کو فراموش کر چکی ہے اور آپ کا بار بار مناظروں سے پیچھے کھا کر بھاگنا لوگوں کو یاد نہیں رہا ہے۔

(۱) بریلی کی سرائے میں مدرسہ اہل سنت کے طلبہ جب مناظرہ کے طالب ہوئے ہر چند آپ درستگی جی کو بلا یا مگر آپ کوئی طرح ہمت نہ ہوئی آخر ان طلبہ اہل سنت نے خود آپ کی اجازت چاہی اس کی بھی اجازت نہ دی۔ سید اکرم حسین صاحب وغیرہ کسی تیرے کے بہاں چلنے کو کہا اس پر بھی طیار نہ ہوئے حفظ امن کا بہانہ کیا اس کا بھی اطمینان دلا یا مگر آپ کے چور کٹھا ہے تھے کہ فراری کئے گئے۔ اسی یہ ردم حملے کی ہچھل گوئے۔

(۲) کیوں درج ہنگلی جی! یاد ہے کہ مداری دروازہ کے جلسے میں جب آپ بریلی آئے تو طلباءِ اہل سُنّت آپ کے وعظ کی مجلس میں پہنچے اور مناظرہ کی اجازت چاہی تو مجلس وعظ کی آڑلی صبح کو پھر اہل سُنّت نے قاضی خلیل کے مکان پر گھیرا تو طمارنہ ہوئے اور درج ہنگامہ روانہ ہو گئے۔

(۳) کیوں درہنگی جی! پوکھر پر اصل مظفرپور میں جو عاجزی و بے کسی آپ کو نصیب ہوئی تھی پادھے؟

(۲) کیوں درہنگی جی ابھا گپو بیچنگ کرمناظرہ کا شورچانابریلی شریف سے علمائے اہل سنت کا آپ کے تعاقب میں تشریف لے جانا، مناظرہ کا چیلنج سن کر آپ کادم نکل جانا اور جب آپ کسی طرح مناظرہ کے لئے طیار نہ ہوئے تو علمائے اسلام کا اعلان مبارکہ فرمانا اس کی خبر ملتے ہیں دُم دبَا کر دم چُرا کر درہنگے بھاگ جانا کپا آپ بھول گئے؟

(۵) کیوں درہنگی بی! پتہ چکج کر علماے اہل سنت پر آپ کا غُرّانا اور جب شیر ان اسلام مثل شیر بیشہ سُدَّت سَیِفُ اللہ المسُلُول حضرت مولینا محمد بدایۃ الرسول صاحب لکھنؤی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت مولینا مولوی محمد ضیاء الدین صاحب پیلی بھتی مدیر "تحفہ تحفیہ" غیرہما آپ کی خبر لینے کے لئے طیار ہو گئے تو عین جلسے میں اپنا روماں اور ڈبیا چھوڑ کر غائب ہو جانا کیا آپ کو یاد نہیں رہا؟

(۶) کیوں درجھنگی جی! ارادہ ضلع سورت میں آپ کا تشریف لانا۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت شیریشہ سُنّت کا سامنا ہو گا تو پردہ دار گاڑی میں بیٹھ کر اسٹیشن کو روانہ ہو جانا اور وہاں سے دیوبند کونوک ڈم فرار فرمانا کیا آپ فراموش کر گئے؟
 (۷) کیوں درجھنگی جی!

ابو ہرمندی ضلع فیروز پور میں آپ کا مناظرہ کے لئے پہنچ کر بہت کچھ گرم جوشی دکھانا۔

اور حضرت مولیٰ ابوالبرکات مولوی سید احمد صاحب الورثی دامت معاشرہ ناظم مکری انجمن حزب الاحتفاف ہندلہ ہور اور حضرت جمال الملہ مولیٰ ابوالبرکات مولوی محمد جمل شاہ صاحب قادری ناظم دار العلوم اہل سُنّت سنبھل مراد آباد اور حضرت شیریشہ سُنّت ناصر الاسلام مولیٰ ابوالبرکات مولوی ابوالخُلّ عَلَيْهِ الرَّضَا مُحَمَّد حَشْمَشْ عَلَيْ خَال صاحب قادری رضوی لکھنؤی دامت فیوضہ ناظم کے پہنچتے ہی آپ کاروپوش ہو جانا،

جس گھر کے اندر آپ پر رہ نہیں ہو کر بیٹھے تھے اُسی کے دروازہ پر اہل سُنّت کا عظیم الشان جلسہ مُمعقد ہونا، شیرین بیشہ سُنّت کا آپ کے دروازہ پر آپ کو لے کرنا، یکخت چار گھنٹے تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت و مرتبت کا مبارک بیان اور کفریات ملعونہ دیوبندیہ کاروشن تبیان آپ کو سُنّا کر کیا جانا گویا آپ کی چھاتیوں پر مونگ دل آ جانا۔ اور آپ کا گھر کے اندر تک ٹک شنیدم دم نکشیدم کامصادق بنارہنا۔

اور بالآخر صحیح ہی کی گاڑی سے بھٹنڈہ کی طرف بھاگ جانا کیا آپ کو سیا منسیا ہو گیا ہے؟

دُم چھلے نے حضور پُرور علی حضرت امام اہل سُنّت مجید دین و ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کر کے اپنے دل کی طرح اپنا منہجی کالا کیا ہے۔ اس میں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہاں گزارش صرف اتنا کئے دیتے ہیں کہ۔
 وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کے چارہ جوئی کا دوار ہے کہ یہ اوار وار سے پار ہے

گنگوہی جی کے مقر میں پہنچ کر ان کی روح سے پوچھو تو تمہیں وہ بتائیں گے کہ حضور اغلى حضرت قبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانکراہ متملوں کا تصور کر کے اُن کی روح قبر میں تھراً اٹھتی ہو گی۔ پہلے گنگوہی جی کی آنکھیں تھی (یعنی ظاہری ورنہ باطنی تو پہلے ہی سے پھوٹ چکی تھیں) لیکن اُس نائبِ مضطفلے شیری خدا کے مقابل ایک حرف نہیں لکھ سکے۔ پھر ظاہری آنکھیں بھی پھوٹ گئیں تو دوسرا سے بھی کچھ نہیں لکھوا سکے۔ یہاں تک کہ مکرمتی میں ملن گئے۔ مگر اپنا کفر اٹھانے کے لئے اپنے لب نہیں کھول سکے۔

یا تھانوی جی کی جانی زار سے پوچھو عمر بھر حضور اغلى حضرت قبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھاگتے ہی رہے۔ اور اب بحمدہ تعالیٰ حضور اغلى حضرت قبیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوں سے بھاگتے ہیں۔ اور اب تو خداۓ پاک جل جلالہ نے اُن کو ایسے شرمناک مرض میں بنتلا کر دیا ہے جس کا نام لیتے ہوئے اُن کے اذنا بکو شرم آ جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ردی و قیم حالت ہو چکی

اور ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اور زائد ہو گی۔ مگر اپنے کفر کو اٹھانے کے لئے کچھ بول سکیں یہ باطل و مخالف ہے۔ ولہلہ الحمد۔

(۳۹)

دیوبندی بے شرمی و سرا سیمکی:

دُمْ چَحْلَّا لَكَهْتَا ہے :

”ان کے (یعنی حضرت شیری بشہ سُنْت مُولیٰ حشمت علی خاص صاحب کے) مقابلہ کے لئے ابن شیر خدا کو تکلیف کوئی بریلوی پاگل خانہ کا تربیت یافتہ دے تو دے مالے گاؤں میں تو ایسے بے وقوف نہیں ہیں۔“

درہنگی! جی! ذرا دُمْ چَحْلَّے سے کہئے کہ بریلوی میں پاگلوں کی مرمت اور ان کا اعلان کر کے ان کا دماغ درست کر دیا جاتا ہے دم چھلا بھی وہیں جا کر اپنے دماغ کا اعلان بریلوی والوں سے کروائے۔ فاضل نوجوان شیری بشہ سُنْت ناصر الاشلام حضرت مولیٰ مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابُوا حَقْعَدْ عَبْدِ الرَّضَا مُحَمَّد حشمت علی حَال صاحب قادری رضوی لکھنؤی دام مجددم العالی کو اللہ و رسول نجلَّ جلَّا لَهُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ سُطُوت و صَوْلَات عطا فرمائی ہے کہ دیوبندی دھرم کے بڑے بوڑھے پُر کھے سینا نے آپ کا نام سُن کر تھرا تھا ہیں۔ عنقاوِن شباب ہی میں مجده تعالیٰ بیسیوں میدان جیتے، دیوبندی اکھاڑے کے بڑے بڑے سورما پچھاڑا۔ درہنگی! جی! دُمْ چَحْلَّا تو پوری طرح حضرت شیری بشہ سُنْت سے واقف نہیں۔ مگر آپ کے تو وہ بہت دنوں سے خصم ہیں آپ تو خوب جانتے ہیں۔ فرمائیے یہ وہی مثال ہوئی یا نہیں کہ گھوڑے کے نعل لگائے جا رہے تھے اور سے ایک مینڈ کی بھی پُچھر کی ہوئی جا رہی تھی گھوڑے کے نعل لگتے دیکھ کر مینڈ کی صاحب نے بھی ٹانگ اٹھادی کہ ان کے بھی نعل ٹھونک دیا جائے۔ درہنگی! جی! معلوم ہوتا ہے دُمْ چَحْلَّے کو اس مقام کی ہوا لگی ہے جہاں کفر و ضلالت کے دیوبند ہیں۔

(۴۰)

دیوبندی سیاہ جھوٹ:

وہابیہ دیوبندیہ کذابیہ اپنے وہی زعمی معبدو کاذب بال فعل کی سنت اس قدر زور سے کپڑے ہوئے ہیں کہ بغیر کذب و افتر اتمہت و بہتان کے پھنکے اڑائے مکمل نہیں توڑتے۔ چنانچہ دُمْ چَحْلَّا لَكَهْتَا ہے :

”مولوی مشتقاً نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور کہنے لگے یہاں کے جاہلوں نے بڑا فساد برپا کیا

ہے اور خواہ مخواہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ سے مناظر ہو بڑے فساد اور قتل کا خطره ہے میں نے ان جاہلوں کو بہت منع کیا کہ میرے ہمراہ نہ چلو میں تہاملاقات کر کے آتا ہوں مگر ان جہلانے ایک نہ سُنی اور میرے ساتھ چلے

آئے۔ یہ لوگ فساد پر تلے ہوئے ہیں یہ مولانا مرتضیٰ حسن (در بھنگی) نے کہا پھر ایسا کام کیوں کرو جس میں فساد ہوا اور مسلمان بھائی آپس میں لڑیں مولیانا مشتاق احمد صاحب نے فرمایا میں بھی تو یہی چاہتا ہوں مگر یہ نادان اور جاہل لوگ ہیں۔

در بھنگی جی! ہم اس بات کے انصاف کاٹو کر آپ ہی کے سر پر رکھتے ہیں۔ کیا دُم چھلے نے اس ملعون عبارت میں کذب و افتراء کے جیتنے سو نہیں نکلے؟ ہم جانتے ہیں کہ اس عبارت کو دیکھ کر ہر دشمن جو محلہ تعلق کی مسجد میں اس وقت حاضر تھا دُم چھلے پر غریب و ملامت کرتا ہوگا بلکہ خود اس کا ضمیر اس پر لعنت کرتا ہوگا۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

(۲۱)

دیوبندی نے اپنی چنانی آپ ہی ڈھائی:

مسلمانوں پر روشن ہے کہ اللہ عز و جل کی سُنّت کر بیٹھے ہے کہ کذابوں مفتریوں کے عین کذب و افتراء میں ان کے کذب و افتراء کی دلیل رکھ دیتا ہے۔ ابھی تو دُم چھلے نے یہ کہ مولوی مشتاق احمد صاحب نے در بھنگی سے فرمایا کہ مناظرہ نہیں ہونا چاہئے اس سے فساد و قتل کا خطرہ ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ پر کہتا ہے:

”پھر سلسلہ مناظرہ میں مولوی حشمت علی کا ذکر آیا تو مولوی مشتاق نے کہا کہ واقعی مولوی حشمت علی سے مناظرہ میں آپ کی توہین بھی ہے۔“

ہاں در بھنگی جی! دُم چھلے سے پوچھئے کہ جب مولیانا مشتاق احمد صاحب نے مناظرہ سے انکار کر دیا اور آپ در بھنگی جی نے اس کی تائید کر دی کہ ایسا کام کیوں ہو جس میں فساد کا خطرہ ہو تو بات ختم ہو چکی اس کے بعد پھر مناظرہ کا سلسلہ کیوں کر چھیڑا گیا۔ کیا مولیانا مشتاق احمد صاحب نے مناظرہ سے انکار کر کے پھر در بھنگی جی کو مناظرہ کا چیخن دے دیا؟ یا آپ در بھنگی جی نے مناظرہ میں فساد بتا کر پھر اسی فساد پر آمدگی ظاہر کی؟ غرض یہ عبارت دُم چھلے کی کذابی کا آواز بلند اعلان کر رہی ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جناب مولیانا مشتاق احمد صاحب نے در بھنگی جی سے یہی فرمایا کہ حضرت مولیانا محمد حشمت علی خاص صاحب آپ سے مناظرہ کے لئے طیار ہیں۔ حضرت شیر بیشہ سُنّت کا ذکر آنا تھا کہ آپ در بھنگی جی کو موت نظر آنے لگی اور آپ نے یا آپ کے دُم چھلے نے یہ جواب دیا کہ مولوی حشمت علی سے مناظرہ میں در بھنگی جی کی توہین ہے۔ الْحَقُّ كَلِمَةٌ حَقِّ اُرِيدُهَا بَاطِلٌ۔ یعنی کلام تحقیق ہے لیکن اس کو باطل معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

در بھنگی جی! واقعی حضرت شیر بیشہ سُنّت سے اگر آپ کا مناظرہ ہوتا تو بعونہ تعالیٰ یقیناً آپ کی توہین ہوتی، آپ کے کفر و ارتاد کو ہر شخص آفتاً سے زائد روشن طور پر دیکھ لیتا اور آپ کی بے کسی وعا جزیٰ مجمع میں ظاہر ہو جاتی۔ پھر جب آپ کو توبہ کی توفیق نہ ہوتی تو سارا مجتمع دیکھ لیتا کہ آپ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِرْزٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ کے مصدق

ہیں۔ اسی لئے حضرت شیربیشہ سنت کے ذکر ہی سے آپ دربھنگی اور ہر دیوبندی کو خوف لگاتا ہے۔
ہیبت حق سست ایں از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دل ق نیست

— ۲۲ —

دیوبندی نے اپنا سوت کپاس کر لیا: دُمْ چَحَّلَ لَكَهْتَاهُ:

”مولانا مرتفعی حسن نے کہا کہ آپ مناظرہ مناظرہ کہتے ہیں لیکن میری کتابوں میں سے ایک کا بھی جواب آپ یا آپ کے بزرگوں کی طرف سے دیا گیا؟ مولوی مشتاق نے کہا میں تو اس قابل نہیں ہوں مولا نا مرتفعی حسن نے کہا پہلے میری لکھی ہوئی کتابوں کا جواب لکھو دپھر تقریری مناظرہ کا شوق ظاہر کرو۔“

دربھنگی جی! وہ دیکھئے دُمْ چَحَّلَے نے اپنا سوت کپاس کر لیا۔ اپنی چنانی آپ ہی ڈھانی۔ ابھی کہہ چکا ہے کہ مولیانا مشتاق احمد صاحب نے مناظرہ سے انکار کر دیا اور اب کہتا ہے کہ دربھنگی جی نے کہا کہ ”آپ مناظرہ مناظرہ کہتے ہیں پہلے میری کتابوں کا جواب لکھو د، اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جناب مولانا مشتاق احمد صاحب جا کر دربھنگی کے دم پرسوار ہو گئے اور بار بار مناظرہ کا تقاضا فرمایا جس سے آپ دربھنگی جی جو اس باختہ ہو گئے اور اپنا پیچھا شیراز سُنّت سے چھڑانے کے لئے یہ جُونی شرط پیش کی کہ پہلے میری کتابوں کا جواب لکھو دپھر مناظرہ میرے ساتھ کرو۔ کیوں دربھنگی جی! اس عبارت نے دُمْ چَحَّلَے کے کذب و افتراء کا کسی پردہ کھول دیا۔ و لله الحمد۔

— ۲۳ —

دربھنگی جی! آپ نے اپنے چار گالی ناموں پر افخوار فرمایا ہے کہ ان کا جواب نہیں ہوا۔ (۱) تزکیۃ الخواطر (۲) اصحاب المدرار (۳) توضیح البیان (۴) شکوہ الحادی نمبر ۲۔ اور کہا ہے کہ ان کا جواب لکھو دپھر مناظرہ میرے ساتھ کرو۔ دربھنگی جی! اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں تو دیکھئے وقعت السنان، ادخال السنان، الموت الاحمر، العذاب الابیس، بارش سنگی، پیکان جانگداز، چاکب لیث، بطلش غیب، نوک تیر بر جگہ بے پیر، قهر قہار بر روزے ناہنجار، اتمام حجت وغیرہ بار سائل مبارکہ، آپ کے رسائل ملعونة میں جس قدر قابل جواب با تیل تھیں ان سب کا دندان شکن ر د کر دیا گیا۔ جن کا جواب دینا آج تک آپ کو اور ساری وہابی پارٹی کو نصیب نہ ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی بھی نہ ہو گا۔

لیکن ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان رسائل مبارکہ میں آپ کی دوور قیوں کی طرح نئیوں، ڈومنیوں کے مہذب بول نہیں ہیں نہ اجودھیا شی شہاب ثاقب کی طرح ان میں رہنڈیوں بھیسا ریوں کے بچکر ہیں نہ ان میں دیوبندی دھرم کی لال کتبیا سیف الحقی کی طرح غلیظ نخش ابلیسی نخش قانونی نخش ہیں اور یقیناً ہم اور ہمارے علمائے کرام آپ کی گالیوں کا جواب

نہیں دے سکتے۔ ہمارا رب جل جلالہ فرماتا ہے۔ فلا تطع الكفرين والمنافقين ودع اذاهم وتوکل على الله وکفی بالله وکیلا۔

دیوبندی بوکھلا ہٹ :

در بھگنی جی! آپ نے مردان حق شیران بیشہ سُنت کے سامنے آنے کے لئے جو شرط پیش کی ہمیں یقین ہے کہ کسی آریہ پادری قادیانی کو بھی نہ سوچھی ہوگی۔ ورنہ جب مسلمان کسی آریہ یا قادیانی یا پادری کو چیخ مناظرہ دیتے تو وہ فوراً کہہ دیتا کہ پہلے میری کتابوں کا جواب لکھ دو پھر مجھ سے مناظرہ کرو۔ کیوں در بھگنی جی! آگے بڑھ کر آپ خود کہتے ہیں:

”میرے مخاطب مولوی احمد رضا خاصا صاحب تھے وہ مرگئے تواب مولوی حامد رضا خاصا صاحب ہیں اور آپ کو میں اس قابل نہیں سمجھتا پھر مناظرہ ہی کیا۔“

حُصُنُورُ فُرُوازِ اَمِّ اَلِ سُنَّتِ مُجَدِّدِ دِيْنِ وَلِمَّتْ سَيِّدِنَا اَعْلَمِ حَضْرَتْ قَبْلَهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَفِيلْ فَقَطْ اُنْ سَاعَهُ تِيرَه سَوْقَصَانِيفَ قُتُلَيْهِ كَاجْوَرْصَفَ رَدَّهَا بِيَهِ میں ہیں آپ سے یا آپ کے کسی بڑے بوڑھے پرانے، سیانے، پر کھے، یا چھوٹے لوٹے، چنگی پوٹے، دُمْ چَھَلَے سے جواب ہو سکا ہے اور اگر نہیں ہو سکتا تو کیونکہ آپ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخاطب ہو سکتے ہیں۔ آپ نے ”مرگئے“ کہہ کر ہم مسلمانان اہل سُنت کا دل دکھایا ہے۔ سُنتے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو سُنیٰ مسلمان اللہ و رسول جل جلالہ وسلم کی محبّت و اُلفت میں مرتا ہے وہ حیاتِ ابدی پاتا ہے

الآن اولیاء الله لا يموتون و انما النقل من دار الی دار س

كُشتگان خَبَرِ تَلِيمِ را ۽ ہر زمان از غیب جانے دیگرست

جیتے ہیں وہ مرتے ہیں جو تم پر ۽ یہ موت جدا منے سے مر جانا جدا ہے تمہیں اگر موت کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو ان توی و گنگوہی و انہیٰ کے مقرب میں پہنچ کر ان کی روحوں سے دریافت کرو تو وہ تمہیں لَآيَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيِي اور یا تیہ المموت من کل مکان و ماہو بمیت ومن ورائہ عذاب غلیظہ کی تفسیر اچھی طرح سمجھادیں گے۔ ل

لے حضور شیر بیشہ سُنت نے مناظرہ فیض آباد میں اس کے رد میں کچھ اس طرح بھی فرمایا ہے کہ ”لیکن سب سے بڑھ کر دکھ اور افسوس والی بات تو یہ ہے کہ آپ کا پیشووا مام الوہابیہ سمعیل دیلوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان عظیم و رفع میں معاذ اللہ“ مرکمٹی میں مل گئے، لکھ کر اتنی بخش و گھونوں گستاخی کا رنگ کرچکا ہے تو آج اگر اس کے اذنا ب میں سے کوئی اپنے پیر ایلیس لیعن کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ان کے غلامان بارگاہ کے لئے اس طرح کی ناپاک زبان استعمال کرے تو کیا جائے تعجب ہے! ع بے حیا باش وہر چہ خواہی کن۔“

درہنگی جی کی شرافت و تہذیب:

ڈم چھل لکھتا ہے:

”سالہ سال سے کفر وارد اد کی بد بودار اور خس دل دل میں پھنسے ہوئے ہیں اور دن بدن تھٹ اثری کو چلے جاتے ہیں مگر زبان پر اگر آتا ہے تو یہی کہ ہم دوسروں کو کفر ثابت کریں گے کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اپنے اور اپنے بڑوں کے کفر میں تو شک کی مطلق گنجائش نہیں ہاں دوسروں کے کفر ثابت کرنے کی کوشش کر کے لامائیں جہنم کے حکم کی تعییل کریں گے۔“

کیوں درہنگی جی! ڈم چھلے نے آپ کے کوتول اور گندی حالت کی کیسی سچی تصویر اُتار کر کر ھدی۔ واقعی اس کی تو آپ کو اور آپ کے بڑوں کو توفیق نہ ہوئی کہ اپنا کفر اٹھائیں اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ تو آپ کو ضرور آتا ہے کہ نئیوں ڈمینیوں کی طرح آئینہ میں اپنی صورت زیاد کیجھ دیکھ کر تہذیب و شرافت میں ڈوبے ہوئے الفاظ کالا کافر، لال کافر، حرامي، مجہول النسب، ولد ازنا وغیره لکھ کر اپنے ابن شیر خدا ہونے کا کافی ثبوت دیئے دیتے ہیں۔ ابن شیر خدا وہی ہوتا ہے جو ہمیشہ ڈم دبایا کر سو راخوں میں چھپتا پھرے، جسے کبھی میدانِ مُناظرہ میں آنے کی ہمت نہ ہو، جو کبھی مردوں کو منہنہ دکھائے؟ ہاں گھر کے اندر پرده میں بیٹھ کر ”شکوہ الحاد“ وغیرہ گالی نامے چھاپتا رہے۔ درہنگی جی! افسوس کہ مالے گاؤں میں آپ حضرت شیر بیشہ سُنّت کے سامنے نہیں آئے ورنہ آپ کے آگنباری کبیر جناب تھانوی صاحب کے منھ سے اپنی مسلمانی اور سُنّت آپ کے اوپر ثابت کر دیتے۔ بہر حال فراعنة وہابیت و نماردة و یو بندیت کا بالکل یہی حال ہے جو ڈم چھلے نے پیان کیا کہ قرن گزرے جگت بیتے کہ کفر وارد اور زندقة والحاد کی بد بودار اور خس دل دل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور روز بروز تھٹ اثری کو دھستے چلے جاتے ہیں خود تو اپنے کفر کو اسلام بنانے کی ہمت نہیں نہ مسلمان ہونے کی توفیق مگر زبان پر یہی رٹ ہے کہ ہمارے کفر پر کیوں بحث ہے ہم کافر ہیں ہوا کریں ہمارے کفر سے تم کو کیا غرض، ہمارے کفر و اسلام پر بحث چھوڑو، ہاں! تم اپنی مسلمانی دکھاؤ، اپنا اسلام ثابت کرو۔ کیوں درہنگی جی! ڈم چھلے نے جو کچھ لکھا ہے اُس کا یہی مطلب ہے یا نہیں؟

سوالات کی آڑ میں دیوبندی فرار:

ڈم چھل لکھتا ہے:

”ابن شیر خدا سے اگر مناظرہ کی ہوں ہے تو پہلے مالے گاؤں کے مقامی مقابلوں کے مطالبات سے

سبکدوشی حاصل کرو اس وقت ہم صرف ایک ہی مطالبہ پرس کرتے ہیں اگر آئندہ جواب دیا تو پھر ہم لا جواب مطالبات پیش کریں گے جواب کے لئے ایک ماہ کی مدت منظور کرتے ہیں۔

در بھگی! آپ کا کیا منہج ہے کہ حضرت شیریشہ سنت آپ کو منہل گائیں۔ وہ تو بھمہ تعالیٰ آپ کے دھرم گرو تھانوی، جی کو شکست فاحش دے چکے ہیں۔ مالے گاؤں میں بھی آپ سے ہرگز مخاطب نہ ہوتا گر آپ ہی کے دُم چھلوں نے گمنام اشتہارات اس مضامون کے چسپاں کرائے کہ اے سنت کا دعویٰ کرنے والوں کو ہر جا، اب ن شیر خدا آتے ہیں، ان سے مقابلہ کر کے جانا۔ اسی لئے آپ کو چھیڑا گیا۔ اور بھمہ تعالیٰ احقاق حق و ابطال باطل پوری طرح کر دیا گیا۔ دُم چھلا بھی ”آنچہ آدمی کند بوزینہ ہم“ پر عمل کرتے ہوئے اہل سنت کی سنت پکڑنا چاہتا ہے۔ خود آپ کی پیش کی ہوئی صورت حضرت شیریشہ سنت نے منظور فرمائی۔ اور آپ کو بذریعہ ”الفقیہہ“ اُس کی اطلاع بھی کر دی گئی اور آپ کے صرف ہاں یا نہ کہنے کے لئے ایک مہینے کی مدت مقرر کر دی۔ رجسٹری آپ کو بخیج گئی رسید وصول ہوئی آپ کو تیرامہینہ ہے کہ صدائے برخاست یعنی: ع

”کچھایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جا گناہ شر تک قسم ہے۔“

دُم چھلا بھی اُس کی نقل اُتارتا ہے۔ در بھگی! آپ دُم چھلے سے کہنے کہ تو خاموش بیٹھ ہمارے اور ہمارے خصم کے درمیان دخل دینے کا تجھے کیا حق ہے۔ بڑوں کی باتوں میں دخل دینا بے تمیزی ہے تجھے قبل خطاب ہی کون جانتا ہے کہ تو بڑھ کر باتیں مارتا ہے۔ در بھگی! ہم اُس کے تمام مطالبات و هزلیات و خرافات و لغویات کا اشتار اللہ تعالیٰ رَبِّ الْبَلْغَ کر دیں گے لیکن چونکہ ہم کو معلوم ہے کہ دُم چھلے کی پشت پر آپ ہی سوار ہیں اور آپ ہی کی زبان اُس کے منہ میں ہے اس لئے ہم جو کچھ کہیں گے آپ ہی کو مخاطب بنَا کر۔ والعون من الله الملک الاکبر۔

— ۳۷ —

دیوبندی سر ایمگی:

در بھگی! ہم آپ کے دُم چھلے کی بعویم تعالیٰ دندال شکنی وہن دوزی بھی کر دیں اس بات کی امید نہیں کہ آپ در بھگی! جی سامنے آئیں یاد دُم چھلے کا کوئی بڑا نور شاہ کشمیری یا شیر احمد دیوبندی یا عبدالشکور کا کوروی مناظرہ پر آمادہ ہو۔ کیونکہ دُم چھلا لکھتا ہے ”اگر جواب دیا تو پھر ہم لا جواب مطالبات پیش کریں گے“، یعنی گھر میں بیٹھ کر پردہ کے اندر سے سوالات ہوتے رہیں گے نہ سوالات ختم ہوں گے نہ مردوں کو منہ دکھانے کی نوبت آئے گی۔ تُف ہے ایسی حیا پر اور تھوک ہے ایسی غیرت پر۔

مسلمانو! اللہ انصاف کیا یہی بھولی صورتیں ناز نہیں مورتیں مردوں کے منہ لگانے کے قبل ہیں؟ یہ تو ہی مثل ہوئی کہ اکڑ کر کیوں چلتے ہو؟ شیر سے لڑیں گے، کا نپتے کیوں ہوڑ لگتا ہے؟

دیوبندی سوالات کے جوابات:

مالے گاؤں کے گیارہ دیوبندی مولویوں میں سے ایک مولوی محمد یوسف صاحب ہیں جن کی کرامت یہ ہے کہ وہ نیک بد کافر مسلمان مرتد مومن سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ حضرت شیریشہ سُنّت نے جب درہنگی جی کو چیخ مناظرہ دیا تو انہیں تومارِ سکوت سونگھ لیا یعنی مولوی واحد العین صاحب درہنگی جی کو اپنے پس پشت لے کر خود اچھل کر سامنے آئے۔ اور جب مناظرہ حضرت شیریشہ سُنّت نے ان کے ساتھ کرنا بھی منظور فرمایا تو پھر الپ ہو گئے۔ دُم چھلے نے انہیں مولوی واحد العین صاحب کا ایک افتراقی دجالی خط صفحہ ۲۹ رتک نقل کیا ہے جس میں آٹھ مہمل سوالات ہیں اُسی خط کی تمہید میں مولوی واحد العین صاحب فرماتے ہیں:

”آپ نے جب ابوہرمنڈی ضلع فیروز پور میں حضرت ابن شیر خدا کے ساتھ مناظرہ کی نسبت اپنی مجلس میں ذکر کیا تھا تو حضرت موصوف نے ایک رئیس کی معرفت آپ کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو مولوی حامد رضا خان صاحب اور جن جن علماء کے نام میں عرض کروں ان کے دستخط آپ کرا کر اعلان شائع کر دیں کہ آپ ان کے وکیل ہیں اور آپ کی ہار جیت ان کی ہار جیت ہو گی۔ میں اپنی طرف سے بھی جن جن حضرات کے دستخط آپ کہیں گے کرا کر شائع کر دوں گا۔“

ہاں درہنگی جی! آپ کے واحد العین صاحب نے آپ کی یہ فرمائش توبیان کی مگر حضرت شیریشہ سُنّت نے اس کا جواب جو عطا فرمایا وہ خصم کرنے کے اس کا ذکر بھی اپنی زبان پر نہ لائے۔ سننے حضرت شیریشہ سُنّت نے اس کے جواب میں انہیں رئیس کی معرفت کہلا بھیجا تھا کہ:

”اس وقت ابوہر کے وہابیہ نے آپ کو مناظرہ کے لئے بلا یا ہے اور یہاں کے اہل سُنّت نے مجھ بھی مناظرہ ہی کے لئے بُلوا یا ہے۔ اگر آپ کو اسی شرط پر مناظرہ فرمانا تھا تو یہاں آنے کی تکلیف کیوں اٹھائی؟ دیوبند سے اسی شرط کا اعلان چھاپ کر بھیج دیتے۔ اب کہ یہاں آ کر آپ یہ شرط بڑھاتے ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ گھر سے کھر سے یہی نیت کر کے چلے تھے کہ کوئی نرم لقمه بغیر کا نئے کا نوالہ یا بغیر ہڈی کی بوٹی مل جائے تو نوشِ جان کر لیں گے۔ مگر یہاں آ کر پتہ چلا کہ بڑے کڑے سے پالا پڑا ہے خصم اپنے بوتے کا نہیں تو میرے سامنے آئے بھی نہیں صرف میرے ذکر ہی سے ڈر گئے۔ لہذا اس وقت مناظرہ کی قہر آافت سے جان بچانے کے لئے یہ شرط لگلوائی۔ بہر حال آپ کی یہ گلی بھی نہیں بنڈ کر دینا منظور ہے۔ آپ نے جو زبانی کہلا بھیجا ہے ذرا مہربانی فرما کر اس کو لکھ کر اپنے دستخط سے مزین کر کے میرے پاس بھیج دیجئے۔ پھر میں

اور آپ دونوں ابوہرمنڈی میں ٹھہر کر میں حضور پر نور رحمۃ اللہ علیہ مرشد الانام حضرت مولانا مولوی مفتی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قبلہ فاضل بریلوی مدظلہم الاقدرس کا وکالت نامہ اپنے نام مگلوالوں اور آپ مولوی اشرفعی تھانوی کا وکالت نامہ اپنے نام منگوالیں۔ پھر یہیں مناظرہ ہو جائے۔

کیوں درہنگی جی! اس پیغام کوئں کر آپ ابوہر سے دیوبند کروانہ ہو گئے تھے یا نہیں؟ شرم! شرم!! ہاں درہنگی جی! پھر مالیگاؤں میں واحد العین صاحب کے ذریعہ سے آپ نے یہی شرط پیش کروائی اُس پر اخبار ”الفقیہہ“ میں وہ قاہر چلیج چھاپ کر آپ پر بذریعہ رجڑی نازل کیا آپ اب تک اُس کے جواب سے مُہرخوٹی برزبان اور سنگ صمودت دردہاں ہیں۔ تین مہینے سے زائد ہو گئے رسید آگئی مگر جواب غائب۔ غیرت! غیرت!! بہر حال اب پھر آپ کو لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ کو کچھ غیرت حیا شرم ہے تو اس اپنی پیش کی ہوئی شرط پر قائم رہو اور جلد اپنی مہر و دستخط سے شائع کراؤ کہ ہم درہنگی جی تھانوی کے وکیل ہیں اور تھانوی کا مہری سختی وکالت نامہ اپنے نام حاصل کر کے حضرت شیخ بیشہ سُنت کی خدمت میں بھیج دو۔ پھر حضرت شیخ بیشہ سُنت بھی حضور پر نور رحمۃ اللہ علیہ مذکور اُنہم الاقدرس کا مہری سختی وکالت نامہ اپنے نام حاصل کر کے تم کو بھیج دیں گے۔ پھر بترا ضمی طرفین وقت و مقام مقرر کرے مناظرہ ہو جائے۔ کہو ہے منظور؟ جواب دو، جلد جواب دو، بہت جلد دو!! الجل۔ والوحـا۔ الساعـہ۔ خبر شرط است! خبر شرط است! خبر شرط است!!!

مولوی واحد العین صاحب فرماتے ہیں:

”اگر مسلمان اپنے کلام کا صحیح معنی بیان کر کے تعین مراد کر دے اگر چہ واقع میں اُس کا کلام معنی کفری کو بھی محتمل ہو تو بعد تعین مراد کوئی اُس کو کافر کہہ سکتا ہے یا نہیں اگر اس کو کافر کہا جا سکتا ہے تو کلام محتمل میں متكلم کی مراد معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے۔“

فاقول وبالله التوفيق۔

ہاں درہنگی جی! یہ سب وہی ہے جو آپ نے ”شکوہ الحاد“ میں صفحہ ۲۷۸ سے صفحہ ۲۷۹ تک کمائی اور واحد العین صاحب نے اٹھائی۔ سُنّتے اگر کسی مسلمان سے کوئی ایسا کلمہ صادر ہو جو کفری اور غیر کفری دونوں معنی کو محتمل ہے پھر جب اُس پر مطالبه کیا گیا تو اُس نے فوراً صحیح معنی بتا دیتے تو بے شک اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ لیکن اگر اُس کے اُس قول کی شاعت و خباشت بیان کی جاتی رہے اُس پر کفر کا فتویٰ شائع ہوتا رہے اُس پر برابر مو اخذہ جاری رہے کہ اگر تو نے یہ معنی کفری مراد نہیں لئے تو وہ صحیح معنی کوں سے ہیں اور وہ نہ بتا سکے برسوں اُس پر ضربات قاہرہ پڑتی رہیں اور وہ دم سادھے چیکا پڑا رہے اسی طرح شہرخوشیں کو چل بسے یا کامل دس برس کے بعد بغرض باطل ایک معنی بتا دے تو اس صورت میں وہ یقیناً کافر مرتد ہے۔ اور ثابت ہو گا کہ اُس کلمہ کے

بولتے وقت اُس نے وہی کفری معنی مراد لئے تھے وہی اس کے ذہن میں رہے اور دس برس کے بعد اُس نے جو معنی بتائے وہ سالہا سال کی غور و فکر یا کسی دوسرے کی تلقین کا نتیجہ ہے۔ درہنگی جی! یہ تو کلام میں محتمل تھا۔ اور نانوتی، گنگوہی، انہٹی، تھانوی کی عبارات ملعونہ تو معانی کفریہ میں متعین ہیں اُن کے کوئی ایسے معنی ہو، یہی نہیں سکتے جو کفر سے عیحدہ ہوں۔ نانوتی گنگوہی انہٹوی تو مرکڑی میں مل چکے لیکن اپنے کفریات کے کوئی صحیح معنی نہ وہ خود بتا سکے نہ آج تک اُن کا کوئی دُم چھلا بتا سکتا ہے۔ اور ایک بقیہ السیف تھانوی جی جو بحمدہ تعالیٰ ناگفته بہ بیماری میں بنتا ہیں اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں بہرا خرابی پوری کر رہے ہیں وہ بھی عبارت حفظ الایمان کے کوئی صحیح معنی نہ بتا سکے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آنندہ بھی نہیں بتا سکتے۔ دس برس کامل ضربات قاہر حصل کر ایک رسالیاً مُسَمَّةً ”بُشْرُطُ الْبَيْانَ“ چھپوائی جس میں اپنے آپ کو کافر لکھ دیا۔ اپنے کفر کا اقرار کر لیا اس سے زائد اور کیا اس امر کا شبوث درکار ہے کہ عباراتِ دیوبندیہ کفر میں متعین ہیں اور کسی طرح اُن کے ایسے معنی نہیں ہو سکتے جو کفر سے عیحدہ ہوں۔

فلله الحجۃ البالغہ۔

واحد اعین صاحب کا دوسرا سوال یہ ہے:

عمروزید کی نسبت حلفیہ بیان کرے کہ اُس نے خداۓ قدوس یا سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صرخ توہین کی یا عقاہ کفریہ اُس کی طرف نسبت کرے جس کی بنا پر زید کی تکفیر عمر و پر ضروری تھی اور پھر بھی عمروزید کو کافرنہ کہئے اور اسی کو مفتی بہ اور اپناندہ بہ قرار دے تو عمر و کافر ہوا یا نہیں؟“

درہنگی جی! یہ بھی وہی قے جو صفحہ ۲۲۶ سے صفحہ ۲۲۷ تک ”شکوہ الحاد“ میں آپ نے کی اور واحد اعین صاحب نے چاٹی۔
فاقول وباللہ التوفیق۔

صرخ کے دو معنی ہیں (۱) مُتَعَيْنَ اور (۲) مُتَعَيْنَ۔ اسی طرح نسبت بھی دو طرح ہوتی ہے ایک توالترا می کہ ظاہر ہے دوسرے لزومی یعنی متكلم نے جو بات کہی عین کافرنہیں مگر مجھ بھر ہوتی ہے۔ یعنی مآل بخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات اور تیم تقریبات کرتے چلے تو اُس سے کسی ضروری دینی کا انکار لازم آئے۔ تو وہ عقیدہ کفریہ جو اُس کے کلام سے لازم آیا اسی کو اُس کی طرف نسبت کر دیا جائے کہ اُس نے ایسا مانا یا اُس کے نزدیک ایسا ہے یا اُس کا یہ مذہب عقیدہ ہے۔ عمر و اگر زید کے کلام کو کفر میں صرخ بمعنی متعین کہیے یا عقاہ کفریہ کو الترا ماماً اُس کی طرف منسوب کرے اور پھر بھی اُس کو کافر کہنے سے تو قوف کرے تو وہ خود کافر ہے۔ اور اگر اُس کے کلام کو صرخ بمعنی مُتَعَيْنَ بتائے یا لزوماً عقاہ کفریہ اُس کی طرف نسبت کرے اور پھر اُس کی تکفیر سے بچے تو بے شک محققین محتاطین متكلمین کا یہی طریقہ ہے۔ یہی اُن کا مذہب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

یوں ہی اگر زید کا کلام معنی کفری میں صرخ بمعنی متعین ہو لیکن زید سے اُس کلام کے ثبوت میں تأمل ہو جس کی وجہ سے زید کی طرف کفر کی نسبت درجہ قطعیت سے نازل ہو جائے یا اُس کلام سے زید کی توبہ و رجوع مسموع ہو مگر بہ ثبوت قطعی ثابت

نہ ہو بلکہ صرف ایسا بثوت ہو جو دربارہ قائل ایک گونہ تردید پیدا کر دے تو ان دونوں صورتوں میں بھی زیادی تکفیر سے عمر و کافی لسان ارشاد حدیث کیف و قد قل کے مطابق اور مشرب متكلمین محققین محققین کے موافق ہے۔

در بھگی جی! ہمارے اشہب خامہ کے آگے آپ اپنی نئی اچھوتی ابکار افکار و پیش کرتے یا واحد اعین صاحب سے کراتے تو ہمیں ان پر رذو طرد کرتے مزہ بھی آتا جن کے سینکڑوں بار پر خیز اڑ پکے انہیں مردوں اس کو نئے نئے لباس میں سامنے لانا آپ ہی فرمائیے کس طبقہ کے افراد کا کام ہے۔ بہرحال اگر بھی اور کچھ تفصیل منظور ہو تو رسالہ مبارکہ الموت الاحمر علی کل ان حس اکفر ملاحظہ ہوا۔ حس میں مگاری دیوبند پرہشتاد بید و بند ہیں۔

(۵۱)

واحد اعین صاحب تیسرے سوال میں فرماتے ہیں:

”مولانا سمعیل کو آپ باوجود ان کلمات کے جو ان کی کتابوں سے الکوکتہ الشہابیہ میں نقل کئے گئے ہیں مسلمان جانتے ہیں یا انہیں پہلی صورت میں جوانہیں کافر کہے اُسے کیا کہتے ہو اور دوسری صورت میں جوانہیں مسلمان کہے اُس کی نسبت کیا حکم ہے؟“۔

اقول: در بھگی جی! یہی غلطیت ہے جو صفحہ ۲۴۷ سے صفحہ ۳۶۰ تک ”شکوہ الحاد“ میں آپ نے پھیلائی اور واحد اعین صاحب نے سمیٹی۔ البتہ یہاں الفاظ بدل دیئے ہیں ورنہ مضمون اُسی دوسرے سوال کا ہے۔ سننے ہمارے نزدیک امام الوبابیہ اس معلمی دہلوی کا وہی حکم ہے جو زید پیدا کا۔ ہم کافی لسان کریں گے نہ ان کو کافر کہیں گے نہ مسلمان۔ کٹُش فقہریہ میں بکثرت ایسے جزویات موجود ہیں جن میں بعض نے قائل پر حکم کفر دیا اور بعض نے کافی لسان کیا۔ واحد اعین صاحب وہاں بھی پونچھ بیٹھیں گے کہ ”آپ اُس قائل کو مسلمان جانتے ہیں یا انہیں پہلی صورت میں جو فقہہ اُس کو کافر کہتے ہیں انہیں کیا کہتے ہو دوسری صورت میں جو فقہہ متكلمین اُس کی تکفیر سے کافی لسان کرتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے؟“۔

خدائے پاک جل جلالہ نے واحد اعین صاحب کو ایک ہی آنکھ دی ہے اور وہ بھی صرف بال ہے۔ اگر انہیں حق میں آنکھ ملتی تو وہ دیکھتے کہ یہ حکم کہ جو اس کو کافرنہ کہے وہ بھی کافروہاں ہوتا ہے جہاں تکفیر کلامی ہوتی ہے۔ تکفیر ہی اس کا محل نہیں۔

دیوبندیوں اور امام الوبابیہ دونوں کی تکفیر میں فرق:
واحد اعین صاحب فرماتے ہیں:

”شہید مرحوم (یعنی امام الوبابیہ) کی طرف جو مسامین کفریہ نسبت کئے گئے ہیں ان میں اور ان مسامین میں جو حضرات دیوبند کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کیا فرق ہے کہ شہید مرحوم کا کلام تو مجمل ہے

اور حضرات دیوبند کا نہیں،۔

در بھگی جی! دیکھئے واحد اعین صاحب ہم سے پوچھ کرنا نتوی گنگوہی انہی تھانوی چاروں ائمۃ الکفر کی بگڑی بنانا چاہتے ہیں۔ اُن بگڑوں سے آپ تو اپنی بگڑی بن نہیں آپ سے یا آپ کے واحد اعین صاحب سے کیونکرنے گی؟ اچھا سُنے دونوں میں فرق یہی ہے کہ برائیں قاطع گنگوہی و تحذیرالناس ناتوی و حفظ الایمان تھانوی تمام مسلمانوں کے پیش نظر ہے کہ چھبیس برس سے زیادہ گزرے دانتوں پسینے آ رہے ہیں ایڈی چوٹی کے زور لگوائے جا رہے ہیں اور کفرنہ ہلتا ہے نہ علمانہ ان عبارتوں میں اسلام کا کوئی پہلو نکلتا۔ صدق اللہ فبہت الذی کفروالله لا یهdi القوم الظالمین۔

اور وہ اجلہ اکابر اعظم بندگان خدا کے بفضلہ تعالیٰ لا یخافون لومہ لائم کے مصدق ہیں جو ان مرتدین کے جیتے جی اُن کو کافر مرتد کہہ رہے ہیں۔ اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں۔ انھوں نے مُردہ دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ عز و جل کی بے شمار حجتیں کیا خوب فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے نہ کہ مُردوں کا فعل اللہ بہشام کذاو کذا۔

اگر دہلوی امام الوہابیہ کی عبارات کا حال بھی ایسا ہی ہوتا جیسا ان مرتدین کی عبارات ملعونہ کا ہے تو اس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اُس کی تکفیر پیغمی کلامی سے کف لسان فرماتے؟ در بھگی جی! واحد اعین صاحب سے پوچھئے کہ آپ کی سمجھ شریف کے اندر دخل ہوا یا بھی اور داخل کرانے کی ضرورت ہے؟

۵۳

واحد اعین صاحب فرماتے ہیں:

”تاویل کی تعریف اور کون معتبر کون غیر معتبر کس تاویل سے کفر دفع ہو گا کس سے نہیں اور تاویل و تحریف کافر قبھی صاف بیان کر دیا جائے؟“

اقول: (۱): کلام کو اُس کے ظاہر معنی چھوڑ کر کسی خفی معنی پر جمل کرنا تاویل ہے پھر اگر دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہ سے ہو تو فاسد اور بزوز زبان ہو تو استہرار۔ تاویل صحیح فقہاء و متكلمين دونوں کے یہاں مقبول اور فقہائے کرام تاویل فاسد قبول نہیں کرتے مگر متكلمين عظام بوجہ شبہ اسے بھی مانع تکفیر جاتے ہیں اور ثالث حقیقتہ تاویل نہیں کھیل تمسخر اور تحریف ہے۔

(۲): یہاں آپ کو یہ بھی اچھی طرح کھوں کر دھائے دیتا ہوں کہ جہاں کلام بر طرف قیمی ہے (جیسے کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ کے مباحثہ عالیہ) وہاں کسی کلمہ کی نسبت یہ کہا جائے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین ہے اور اس میں تاویل کی جگہ بھی نہیں تو صریح سے مزاد متبیّن ہو گا اور تاویل سے مراد تاویل صحیح ہو گی۔ خواہ متعین ہو یا نہیں اور اس کلمہ میں تاویل فاسد ہو یا وہ بھی نہ ہو اور اگر بحث کلامی میں یہ ارشاد ہو ہے (جیسے تمہید ایمان شریف کے بیانات

جلیلہ) تو وہاں صریح سے مراد تاویل سے مراد تاویل فاسد تو معلوم ہوا کہ مشرب متكلمین پر جس کی تکفیر ہو گی وہ فقہار متكلمین دونوں کے نزدیک کافر مرتد ہو گا اور جس کی تکفیر مسلک فقہار پر ہو اس کا عند المتكلمین بھی کافر مرتد ہونا ضروری نہیں۔ درہنگی! جی! واحد اعین صاحب سے پوچھئے کہ ان کی تنگ و تاریک سمجھ میں یہ تینوں داخل ہو گئے یا ابھی کوئی باقی ہے؟ ولکن الديابنة قوم لا يعقلون۔ درہنگی! جی! امیری دراز نفسی معاف فرمائیے گزارش صرف اتنا اور کئے دیتا ہوں کہ نمبر ۵۰۵۰ روا ۵۲ میرے ان اگلے تینوں نے آپ کی ناپاک ملعون دوور قیوں چور قیوں ردا تکفیر و کوب الیمانی واحدی التسعة واللتسعین وہابیت کی دستاویز و کالا کافر و شکوہ الحاد وغیرہ سب کو ایک ساتھ دھکا مار کر جہنم میں پہنچا دیا یا نہیں؟ اگر یہ آپ کی سمجھ میں نہ آسکے تو درخواست دیجئے انتشار اللہ تعالیٰ سمجھا دیا جائے گا۔

۵۲

واحد اعین صاحب فرماتے ہیں:

اہل سنت و جماعت کی تعریف کیا ہے اور کن امور سے مسلمان اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جاتا ہے؟۔

اقول: اہل سنت و جماعت وہ مقدس گروہ ہے جو مانا علیہ واصحابی کا مصدق ہے یعنی وہ انھیں عقائد طاہرہ کو مانتا ہے جن کا ماجارہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہونا قطعی طور پر ثابت ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو لیکن ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ کا منکر ہے تو وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔ پھر اگر وہ عقیدہ ضروریاتِ دین میں سے ہو تو وہ کافر مرتد ہو گیا ورنہ گمراہ و بدمنہب جہنمی ہے۔ مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ ناؤ تو! جی نے اسے جاہلوں کا خیال بتایا وہ کافر مرتد ہوئے اور جوان کے اس کفر پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ یا اللہ عز و جل کا جھوٹ سے پاک و منزہ ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔ گنگوہی! جی نے اپنے فتوے میں اور آپ درہنگی! جی نے اپنے ملعون رسالہ اسکاط المعتدی کے صفحہ ۳۱ پر اللہ عز و جل کا قوع کذب مانا اللہ اداہ اور آپ دونوں کافر مرتد ہوئے اور جو شخص آپ دونوں کے اس کفر ملعون پر مطلع ہونے کے بعد بھی آپ دونوں کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے۔ درہنگی! جی! اپنے واحد اعین صاحب کو میری طرف سے فرمائیے کہ سمجھ یا اور سمجھا وں اور اچھی طرح کھوں کر سمجھا وں؟۔

۵۵

واحد اعین صاحب فرماتے ہیں:

”رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْعَالِمْ جَمِيعِ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ كَا اعْتِقَادِ رَكْنَاهُ كَسْ درجہ کا عقیدہ ہے

منکر کون ہے کتب حفیہ میں اس عقیدہ کا کہیں ذکر ہے تو کیا اور نہیں تو کیوں؟ اور یہ عقیدہ کب سے پیدا ہوا؟۔

اقول: یہ مسئلہ علمائے اہل سنت میں مختلف فیہا ہے۔ بہت اہل ظاہر جانب خصوص گئے۔ اور عام علمائے باطن اور ان کے اتباع سے بکثرت علمائے ظاہر یہی فرماتے ہیں کہ جو بے شمار علوم غیر اللہ عز وجل نے اپنے محبوب اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے وہ روز ازل سے روز آخر تک تمام کائنات جملہ موجودات جمیع اشیاء کو شامل ہیں جیسا کہ عموم آیات و احادیث کا مفاد ہے۔ درج ہے جی! واحد عین صاحب سے فرمائیے کہ اس مہم سوال سے تم کو کیا فائدہ ملا؟

دیوبندیوں کی تکفیر اس وجہ سے نہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم جمیع ما کان و ما یکون ہونے سے منکر ہیں کہ یہ مسئلہ تو خود اہل سنت کے درمیان خلافی ہے اس میں جانینے سے کسی طرف سے کفر و ضلال در کنافش کی نسبت بھی نہیں ہو سکتی۔ جب کہ ضروریاتِ دین و ضروریاتِ مذہب اہل سنت پر ایمان رکھتا ہو اور اس مسئلہ کا انکار اس مرض قلب کی بنابری ہو جو وہابیہ قائم اللہ تعالیٰ کے بخسدوں کو ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سے جلتے اور جہاں تک بنتے تنقیص کی کی راہ چلتے ہیں بلکہ مسلمانوں اور دیوبندیوں کا اختلاف ضروریاتِ دین میں ہے۔ مثلاً:

(۱) : اللہ عز وجل ہی عالم بالذات ہے بے اُس کے بتائے کوئی ایک حرفاً نہیں جان سکتا جو شخص کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا ذاتی علم مانے وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔

(۲) : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے یقیناً اپنے بعض غیوب پر مطلع فرمایا۔

(۳) : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام مخلوقات سے یقیناً زائد ہے ایسی ملعون کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

(۴) : جو علم اللہ عز وجل کی صفت خاصہ ہو جس کو اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ماننا بھی شرک ہو وہ ہرگز ابليس کے لئے نہیں ہو سکتا۔

(۵) : زید و عمر و ہر بچے پاگل چوپائے کو علم غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہا مثال کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے۔

یہ پانچوں مسائل ضروریات سے ہیں۔ اور وہابیہ دیوبندیہ اُن دو مسائلوں کے علاوہ جونبر ۵۷ء میں بیان ہوئے ان پانچوں مسائل کی بھی تکذیب کر کے کافر مرتد ہو گئے۔ چنانچہ شیداحمد گنگوہی فتاویٰ رشیدہ حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ دہلی صفحہ ۹۷ پر لکھتے ہیں:

”جو یہ عقیدہ کہ خود خود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے اگرچہ کافر کہنے

سے زبان کورو کے اور تاویل کرئے۔“

کیوں درج ہگئی جی؟ کیسا صاف کہا کہ جو شخص غیر خدا کے لئے ذاتی علم بھی مانے وہ بھی کافرنیس اُسے کافرنیس کہنا چاہے بلکہ اُس ملعون کے اس کافر ناپاک کی تاویل کرنا چاہئے۔ فرمائے گئے گنوہی جی نے پہلے مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار کیا یا نہیں؟ (۲) : یہی گنوہی جی رسالہ ”مسئلہ در علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ میں جسے محمدؐ سہرا می کے نام سے لکھا اور خود اُس کے حرف حرف کی تصدیق اپنے دخخط و مہر سے آخر میں لکھی صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

”اس میں ہر چہار آمہ مذاہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔“

کیوں درج ہگئی جی! گنوہی جی نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لئے عطا می علم غیب کا بھی انکار کر کے دوسرے مسئلہ ضروریہ دینیہ کی تکذیب کی یا نہیں؟ (۳) : یہی گنوہی اور انہیں جی برائیں قاطعہ صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محيط زمین کا خر خار عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل حضن قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کوئی ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی خر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

درج ہگئی جی! دیکھئے تمام زمین کا علم محيط شیطان کے لئے ثابت کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے منہج بھر کر انکار کر دیا تو شیطان کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس سے زائد کہہ دیا۔ (۴) : پھر اسی عبارت میں زمین کا علم محيط حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ماننے کو شرک ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں زمین کا علم محيط خدا کی صفت خاصہ ہے جس کو غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور یہیں اسی جگہ اسی عبارت میں زمین کے اسی علم محيط کو منہج بھر کر بائیس ملعون کے لئے ثابت کر دیا۔

(۵) : مولوی اشرف علی تھانوی ”حفظ الایمان“ صفحہ ۸/۸ پر لکھتے ہیں:

”آپ کی ذات مقدسہ علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زیدت صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صی و مجتوں بلکہ جمیع حیوانات وہ بھائیم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

درج ہگئی جی! دیکھئے آپ کے ظاہر پر تھانوی جی نے علم غیب کی دو تمییز کیں (۱) بعض علم غیب (۲) اور کل علم غیب۔ کل علم غیب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے عقلاؤ نقلاً و نقلاباً طلب بتایا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نہ رہا بلکہ بعض علم غیب، اس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو براً تسلیم کیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر و یعنی تمام آدمیوں کے لئے بھی حاصل ہے۔ مگر جب خیال کیا کہ زید و عمر و میں علماء واولیاء بھی شامل ہیں اور ان کو

بہت زائد علوم حاصل ہوتے ہیں تو اتنی توہین سے دل ٹھنڈا نہ ہوا، اس لئے آگے کہہ دیا کہ ایسا علم غیب ہر بچے ہر پاگل کو بھی حاصل ہے۔ پھر سوچا کہ بعض بچے بہت زائد عقائد ہوتے ہیں اور یاگل تو انسان ہے اشرف الخوقات میں شامل ہے۔ تو تھانوی کے دل میں عداوت کی ناپاک آگ اس قدر گستاخی سے نہیں بچھی الہذا صاف کہہ دیا کہ ایسا علم غیب توہینیل گدھے اوسورہ تمام جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ تو **حُضُورُ رَبِّ الْعَالَمَيْنَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ** کے علم مبارک کو ان ذلیل جانوروں کے علم کے مثل کہہ دیا۔ فلעنة **الله علی الکفَرِینَ**۔

در بھگی جی! ہمیں خوب معلوم ہے کہ واحد اعین صاحب کی پشت پر آپ ہی سوار ہیں اور آپ ہی کی زبان ان کے منہخ
میں ہے۔ اسی لئے ضروریات دین کی بحث سے کاوا کاٹ کرایک ایسے مسئلہ کو بحث میں لانا چاہتے ہیں جو خود اہل سنت
میں مختلف فیہا ہے۔ در بھگی جی! واحد اعین صاحب آخر آپ کے دُم پھلے ہیں۔ ہم اگر ان کے ساتھ کچھ کریں تو ان کو برا لگے
گا۔ مگر آپ کو تو انھیں تنیہ و تدبیب کرنے کا حق ہے ذرا آپ ان کا ان کاپ کرایک چیخت رسید کیجئے اور فرمائیے کہ سارے
دیوبندیہ ان مسائل ضروریہ دینیہ کے منکر ہو کر بآجتمان عالمائے حرمین شریفین کا فریضہ رکھلے ہیں انھیں چھوڑ کر ایسے مسئلہ کی طرف
کھاں جا رہا ہے جو خود اہل سنت کا غالباً فیہا ہے۔ پہلے مسلمان تو ہو لے پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھپرے۔

اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی ملعون معاذ اللہ اللہ عزوجل کو با فعل جھوٹا کہے اور جب اہل اسلام اُس کی تغیری کریں تو مسئلہ فرعیہ خلف و عبید میں بحث کی آڑ لے اُس سے یہی کہا جائے گا کہ ایلیس کے مخترے تو تو صراحت اُس قُدُّوس سُبُّوْح حَلَّ جَلَّ اُس کو با فعل جھوٹا کہہ کر کافر ہو چکا ہے۔ تجھ کو اس مسئلہ خلافیہ اہل سُنّۃ سے کیا علاقہ؟ کانے دجال کے کانے گدھے! پہلے آدمی تو بن، مسلمان تو ہو پھر خلف و عبید یو چھیو! قال اخساؤ فیھا ولا تکلمون۔

واحد العین صاحب فرماتے ہیں کہ:

”سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بشر کہنے سے انکار کرے وہ مسلمان ہے یا کافر اور جو یہ کہے کہ آپ کو جو بشر کہے وہ کافر ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟۔“

اول: جو شخص کہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر نہ تھے وہ قُلْ إِنَّمَا آنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا منکر ہو کر کافر ہو گیا اور جو شخص یوں کہے کہ حضور کیا تھے لیں ایک بشری تو تھے جو ہماری ہدایت کے لئے آئے تھے وہ فَقَالُوا إِنَّمَا يَهْدُونَا کے حکم سے کافر مرتد ہو گیا۔ حق مسلک یہ ہے کہ ۔

الآن مَحْمَدًا بَشْرٌ لَا كَالْبَشَرِ || بَلْ هُوَ كَيْا قُوْتِ بَيْنَ الْحَجَرِ

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے شک بشریں مگر دوسرے بشر کی طرح نہیں بلکہ جیسے پھر وہ میں لعل ویاقوت

بھی پھر ہی ہے مگر دوسرے پھروں کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔ یوہیں بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لباس بشریت میں جلوہ گر ہوئے لیکن دوسرے انسانوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ درجھنگی جی! کوئی کی مینڈ کیوں کو بحرنا پیدا کنار کی کیا خبر علم حقائق تو اہل حقائق کو عطا فرماتے ہیں۔ سنو تمہارے فہم کے لائق گزارش کرتا ہوں۔ عرفائے کرام و صوفیہ عظام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین صورتوں پر مُتَّجَّی ہوئے ہیں۔

(۱) صورتِ بشر (۲) صورتِ ملکیہ (۳) صورتِ حقیقی۔ کبھی صورتِ بشر کے لحاظ سے فرمایا گیا انما آنابشَرِ مُثُلُکُمْ اور کبھی صورتِ ملکیہ کے اعتبار سے فرمایا گیا ایسٹ کُمْ مُثُلُ ایبیٹِ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنُ وَیُسْقِینُ اور جب صورتِ حقیقی میں جلوہ گر ہوتے تو ارشاد ہوتا من رَانِیْ فَقَدْ رَأَیَ الْحَقَّ۔

تمُّ ذَاتِ خَدَّا سَنَهْ جَدَاهُونَهْ خَدَاهُو || اللَّهُ كَوْ مَعْلُومٌ هَيْ كَيَا جَانَےْ كَيَا هُو
درجھنگی جی! واحد اعین صاحب سے پوچھئے کہ اب تو تیری ہوں پوری ہوئی؟ تو نے جو بہت ہمگ کر صدھاۓ سوال پیش کی تھیں وہ آبُ زَلَال روایات سے لبریز ہوئیں یا نہیں؟ میں گمان کرتا ہوں کہ ان رُؤُوف قاہرہ کو دیکھ کر واحد اعین صاحب کہیں سرے سے گنگوہی نہ بن جائیں۔ اولئک الذین لعنهم الله فاصصمهم واعمی ابصارہم۔

دُمْ چَحَّلَ الْكَحْتَانِ:

”کیا آج ہماری اس خانہ جنگل پر ہمارے پڑوی ہندو بھائی ہستے نہ ہوں گے۔“

درجھنگی جی! یہ بھی ہمارے ربِ جلالہ کا فضل و کرم ہے کہ دُمْ چَحَّلَ نے جب ”سُنْتِ بھائی!“ لفظ لکھا توہاں یوں لکھا کہ ”مولوی مشتاق اور مولوی حشمت علی اپنے سُنْتِ بھائیوں کو دیوبندی علماء کے مواعظِ سُنْنے سے روکتے ہیں“ اور جہاں ہندوؤں کو بھائی لکھا وہاں ہمارے پڑوی ہندو بھائی لکھا۔ یعنی سُنْتِ اوگ تو علمائے اہل سُنْشَہ کے بھائی ہیں اور ہندو مشرکین ان دیوبندیوں کے بھائی ہیں۔ اور بات بھی سچی ہے کہ وہ مہادیو کے بندے یہ دیو کے بندے۔ وہ بڑے بھائی یہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں۔
بَشَّسَ لِلظَّلَمِينَ بَدَلًا . تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَّا بُعْدَ الدِّيَنِ كَمَا بَعَدَتْ هُنُودُ۔

دُمْ چَحَّلَ الْكَحْتَانِ:

”خدا کے لئے ہوش میں آؤ اتفاق و اتحاد کی صورت پیدا کرو۔“

درجھنگی جی! اب تو یچارہ دُمْ چَحَّلَ رو دیا۔ اپنے کفر کونہ اٹھا سکا اپنے اسلام کا ثبوت نہ دے سکا مگر اتفاق و اتحاد کا روناروتا

ہے۔ آپ ہی فرمائیے جو لوگ ضروریاتِ دین کے منکر ہو کر کافر مرتد ہو چکے ہوں اُن سے نفرت و جدائی فرض اور ان سے اتفاق و اتحاد حرام ہے۔ دُمْچَلَّا س حکم شرعی پر عمل کرنے کو غفلت و بے ہوشی تاکہ اور مرتدین کے ساتھ اتفاق و اتحاد کو جائز ہرا کرتیں اور نئے کفروں میں بتلا ہوا یا نہیں؟ اور یہاں تک دُمْچَلَّے کے انتیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بنیو تو جروا۔

۵۹

دُمْچَلَّا عَمَّا يَعْلَمَ إِلَيْهِ الْمُسْتَشْفَى بِهِ

”فَقَسْمٌ خَدَا كَيْ وَهِيَ سَجِحَتْ اُورَ كَهْتَهِ ہِیْنَ كَهْ اَچَھَّ بِيُوقُوفُو اُور جَاهَلُوں کُو بِچَانَسَا ہَےْ كَهْ اَنْہِیْنَ كَأَكَھَّا
اور نہیں کی تحقیر و تذلیل کر رہا۔“

در بھنگی جی! علماءِ اہل سُنّت جو اپنے سنی بھائیوں کو احکام شریعت بتاتے اور خدا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھنے اور خدا رسول کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھنے کی نصیحت و ولایت کرتے ہیں ان فرائض اسلامیہ کے ادا کرنے کو دُمْچَلَّا مسلمانوں کی تحقیر و تذلیل کہتا ہے۔ کیوں در بھنگی جی! کیا یہ دُمْچَلَّے کے دُنے نے کفر ہیں یا نہیں یہاں تک اُس کے انتیس کفر ہوئے یا نہیں؟ بنیو تو جروا۔

۶۰

دُمْچَلَّا لَكَهْتَا ہَےْ

”فِيمَار حَمَةٌ مِنَ اللَّهِ لِنَتْ لَهُمْ وَلَوْ كَنْتْ فَطَاغِلِيظُ الْقَلْبِ لَا نَفْضُوا مِنْ حَوْلِكَ۔ اس آیت میں سچے وعظ کی حقیقت بتائی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی رحمت ہی کہ آپ کفار کے لئے نرم ہوئے اگر خفت دل اور کٹر ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔“

در بھنگی جی! ذرا دُمْچَلَّے کا کان پکڑ کر چند منٹ اُس کو اٹھایے یا بھایے اور اُس کی جہالت و حماقت کی داد دیجئے۔ آیت کریمہ کو کفار پر ڈھالتا ہے کہ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کے لئے بھی نرم تھے ہے کی پھوٹے کو یہ بھی نہ سو جھا کہ آگے فرمایا جاتا ہے فاعف عنہم واستغفر لهم وشاورهم فی الامر یعنی امحبوب اپنے غلاموں کی خطایں معاف کیجئے اور ان کے لئے مغفرت طلب کیجئے اور کاموں میں ان سے مشورہ لیجئے۔ آیت کریمہ کے اس نکٹے کو دیکھنے کے بعد صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ عز و جلّ یوں فرماتا ہے کہ اللہ کی رحمت تھی کہ آپ مسلمانوں کے لئے نرم ہیں اور اگر درشت و خفت دل ہوتے تو یوگ آپ کے پاس سے الگ ہو جاتے تو آپ ان کے گناہوں کو بخشنے اور ہم سے ان کی شفاعت فرمائیے اور کاموں میں ان سے مشورہ لیجئے۔ دُمْچَلَّے نے آیت کا ترجمہ یوں گردھ دیا کہ ”حُضُور أَقْدَسْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَارَ كَے

واسطے نرم ہیں، تو اس کٹڑے کے یہ معنی ہو گئے کہ یا رسول اللہ آپ کافروں کی خطا میں بخشنے اور ہم سے کفار کی شفاعت کیجئے اور کافروں سے کاموں میں مشورہ لیجئے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم۔

در بھگی! دُمْ حَچَلَے سے کہنے کے لوٹنے نچانے اور ایک ایک روز میں درست کتابوں کے بارہ بارہ ورق پڑھنے اور کتابوں کو پڑھنے کے بد لے پھاک لینے سے علم نہیں آتا ہاں کسی سُنّتی مدرسے کے طالب علم کی جو تیاں اٹھاؤ پکھدن اُس کی شاگردی کرو تو انشا اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کا صحیح ترجمہ آجائے گا۔ قرآن فہمی وحدیث فہمی تو بھمہ تعالیٰ اہل سُنّت ہی کا حصہ خاصہ ہے اور جہالت و حماقت دونوں دلیوالیت کی سگی نہیں ہیں۔

۶۱

دُمْ حَچَلَ الْمُهْتَابِ ہے:

”ادفع بالتى هى احسن فاذالذى بىنك وبينه عداوة كانه ولى حميم - حق سجناء“
وتعالى فرماتا ہے کہ دشمن کو اچھے طریقے سے جواب دو تو وہ مخلص دوست ہو جائے گا۔ کتنا اچھا اصول ہے جس کی تلقین کی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھادیا کہ کس طرح کثر سے کثر دشمن کو جان شار دوست بنایا جاتا ہے۔

در بھگی! آپ کے دُمْ حَچَلَے کو اس کی بھی خبر نہیں کہ آیت کریمہ منسون ہو چکی ہے۔ اس کی ناسخ وہ آیت کریمہ ہے یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ عليهم وماواهم جهنم وبئس المصير۔ یعنی اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے اور ان کاٹھ کانا جہنم ہے اور بُری جگہ لوٹنے کی جہنم ہے۔ ابھی کیا ہے اگر یہی حالت رہی تو کچھ دنوں میں دُمْ حَچَلَ اشراب کو جائز کہہ کر پئے گا اور اپنی سگی بہن سے نکاح کر کے اُس کو اپنے تصرف میں لائے گا۔ اور استدلال میں ابتدائے اسلام کا حکم اور شریعت سپِرِ نَا آدم عَلَيْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ کا مسئلہ پیش کر دے گا۔ ولکن الديوبندیہ قوم یجهلوں۔ بھلا جن بھولی صورتوں ناز نہیں مورتوں کو ناسخ منسون کی تمیز نہ ہو، جو مسلمانوں کے حق میں نازل ہونے والی آیت کو کفار پڑھالیں، وہ اور حضرت شیری بشہ سُنّت سے مناظرہ کا نام! ایسی بھتی جو بونڈی صورت اور اتنے مہنگے دام؟

در بھگی! الحمد للہ کہ دُمْ حَچَلَے کی بکواس کا ردِ بالغ ہو گیا۔ اور ساتھ میں آپ کی ”شکوہ الحاد“ نمبر سارے کے بھی پرچے اُڑ گئے۔ ۳۳۷ سے ۳۴۲ تک ہمارے پانچ نمبر پھر دیکھ لیجئے۔ اب تو آپ کی یہ بھٹ بھی بحمدہ تعالیٰ پوری کردی اور آپ کی ”شکوہ الحاد“ کو جہنم پہنچا دیا۔ آپ کی ضدی یہی بھٹی کہ ہماری ”شکوہ الحاد“ کا کوئی رد کرے۔ دیکھئے اب تو ہم نے کر دیا اور یعنی تعالیٰ پورا کر دیا۔ اب تو میدان میں آئیے اور اپنی پیش کی ہوئی شرط کے مطابق حضرت شیری بشہ سُنّت کو اپنی صورت دکھائیے۔ اپنے اور

اپنے اکابر مرتدین دیوبندیہ کے مسلمان ہونے کا ثبوت لا یئے۔ سوالات ذیل کے جوابات ڈلوائیے۔ مگر حسب عادت نئیوں ڈومنیوں کی مہذب زبان استعمال نہ ہو، رہنمیوں، بھٹیاریوں کے پھکڑنے ہوں کہ اس فن میں آپ کی مہارت تامہ ہم کو تسلیم ہے اور ہم اس امر کے بھی معرف ہیں کہ اس فن میں ہم آپ کے مقابلہ سے عاجز ہیں ہمیں اور ہمارے اساتذہ کو دیوبندی تہذیب نہیں آتی۔ و لله الحمد۔

انہیں سوالات پر مجعع عام میں مناظرہ کے لئے آمادہ ہو جائیے۔ ہم نے سوالات لکھ دیئے ہیں تاکہ آپ کو سوچنے مشورہ کرنے کا فافی موقع ملے۔ ولکن انی لكم ذالک خبitem و خسرتم هنالک والله خیر مالک۔

سوال اول: خاتم النبیین کے معنی احادیث کثیرہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لانبی بعدی فرمائے ہیں یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال دوم: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے معنی کو جو شخص عوام یعنی جاہلوں کا خیال بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال سوم: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ذکر کرنے کو غلط بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال چہارم: قاسم نانوتوی نے ”تحذیر الاناس“ صفحہ ۳۰ پر لکھا:

”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بیس معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انہیاے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اب نہم پروردش ہو گا کہ تقدم یا تاخذ مانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“

اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو جاہلوں کا خیال بتایا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال پنجم: اس عبارت میں نانوتوی نے یہ کہا یا نہیں کہ آخر الانبیاء ایسا وصف ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں ذکر کرنا صحیح نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال ششم: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی اور نبی کے پیدا ہونے کو جائز بتائے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

لے درجتی نے شکوہ الحاد میں صفحہ ۸۸ سے صفحہ ۱۰ تک اور ”الصحاب المدار“ میں صفحہ ۷۸ سے صفحہ ۷۷ تک اور شیطان اجودھیا باشی نے ”شہاب شاقب“ کے صفحہ ۸۲ سے صفحہ ۹۰ تک اور منظور سنبلی نے ”صاعقة آسمانی“ کے صفحہ ۳۷ سے صفحہ ۵۸ تک کفر نانوتوی کی حمایت میں جو کچھ بکا ہے ان انہیں سوالات نے اُس کے پرچے اڑا دیئے ہیں۔ و لله الحمد ۱۲ امنہ۔

سوال ہفتم : نانوتوی نے ”تحذیرالناس“ صفحہ ۱۷ پر لکھا:

”بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور بنی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہو نا بدستور باقی رہتا ہے۔“
اس عبارت میں نانوتوی نے حضور اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں دوسرے بنی کے پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں غیر مخل بنتا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال ہشتم : جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے بنی پیدا ہونے کو جائز بتائے اور کہے کہ اس سے حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں آئے گا وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال نهم : نانوتوی نے ”تحذیرالناس“ صفحہ ۲۸ پر لکھا:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمتیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“
اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئے بنی پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں کچھ خلل نہ ڈالنے والا بتایا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال دهم : نانوتوی کی ان تینوں عبارتوں میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ متعدد کفر و پرشتمل ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال یازدهم : جب نانوتوی کی ہر ایک عبارت علیحدہ علیحدہ بھی کفر ہے تو ان عبارتوں کو آگے پیچھے بے ترتیب نقل کرنے میں کیا حرج ہے؟ بینوا تو جروا۔

سوال دوازدهم : نانوتوی ”تحذیرالناس“ صفحہ ۱۰ پر لکھتا ہے:

”اگر اطلاق اور عموم ہے تب توثیق خاتمتیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم ازوم خاتمتیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔“

جب وہ سب سے پچھلے نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال بتاچکا تو کیا اب اُسی خیال جہاں کو قرآن عظیم سے ثابت کر رہا ہے یا اپنے کفر وارد اور پردہ ڈالنا چاہتا ہے؟ بینوا تو جروا۔

سوال سیزدهم : لفظ خاتم النبیین کے وہ کون سے معنی عام ہیں کہ خاتم النبیین کے دونوں معنی (۱) آخر الانبیاء، (جو بجماع امت مراد ہیں) اور (۲) بالذات نبی (جونا نوتوی نے گڑھے) اُس کے دو فردوں جائیں اور وہ معنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مثل معنی آخریت زمانی کے متواتر بھی ہیں یا نہیں اگر ایسے کوئی معنی عام نہ ہوں یا حضور سے منقول و متواتر نہ ہوں بلکہ معنی متواتر کے خلاف ہوں تو آیت کریمہ میں اطلاق یا عموم مجاز لے کر حضور علیہ السلام کا سب سے پچھلا نبی ہونا کیونکر ثابت کیا جاسکے گا؟ بینوا تو جروا۔

سوال چہارہم : معنی خارج موضوع لے کا معنی مطابقی کو لازم ہونا دلالت التزامی کے لئے شرط ہے یا نہیں؟ اگر ہے

اور ضرور ہے تو اس پر کیا دلیل ہے کہ نبی بالذات کے لئے سب سے پچھلاني ہونالازم ہے اور جب ہرگز کوئی دلیل نہیں تو نانوتوی دھرم پر آیت کریمہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے پچھلاني ہونابدالالت التزامی کیونکر ثابت کیا جاسکے گا اور یہاں نرم کون سا معتبر ہو گا؟ بینوا تو جروا۔

سوال پائزدہم: نانوتوی نے ”تحذیرالناس“ صفحہ ۸ پر اس بات کے ثبوت میں کہ نبی بالذات کے لئے سب سے پچھلاني ہونالازم ہے یہ دلیل گڑھ کر پیش کی کہ:

”اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول یا اوسط میں تشریف فرمائے تو انہیاے متاخرین کا دین اگر دینِ محمدی کے مخالف ہوتا تو ادنیٰ سے اعلیٰ منسون خ ہوتا اور اگر مخالف نہ ہوتا تو ضرور انہیاے متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا سو اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو قرآن جامع العلوم ہے اُنکی کیا ضرورت تھی اور اگر انہیاے متاخرین کے علوم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم سے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانالکل شی ہونا غلط ہو جاتا۔“

بعینہ اسی دلیل باطل سے بہت انہیاے بنی اسرائیل علیہم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی نبوت معاذ اللہ باطل ہوئی جاتی ہے یا نہیں؟ ایک ملحد کہہ سکتا ہے کہ انہیاے بنی اسرائیل کا دین اگر دینِ موسوی کے مخالف ہتا تو ادنیٰ سے اعلیٰ کا منسون خ ہونالازم آتا ہے اگر مخالف نہ ہتا تو ضرور انہیاے بنی اسرائیل پر وحی آتی ہوگی اور افاضہ علوم کیا جاتا ہوگا تو اگر وہی علوم موسوی تھے تو توراة جامع العلوم کی موجودگی میں اُن کی کیا ضرورت تھی اور اگر وہ علوم علوم موسوی کے علاوہ تھے تو توراة کا تفصیل کل شی ہونا غلط ہو جاتا نانوتوی کی دلیل ذلیل غلط و باطل ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال شانزدہم: جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہی علوم ہوتے تو قرآن جامع العلوم ہے اُن کی کیا ضرورت تھی کیا یہ سوال اب باقی نہیں ہے کیا تکرار افادہ محال ہے کیا ایک مضمون بار بار نازل نہیں ہو تو کیا یہ قسم کے نزدیک بے فائدہ تھا؟ بینوا تو جروا۔

سوال ہفتم: کیا افعال آلمیہ بھی ضرورت سے ہوتے ہیں حضرت حق تبارک و تعالیٰ کے لئے ضرورت کا قائل کیسا ہے شرع میں اُس کا کیا حکم ہے؟ بینوا تو جروا۔

سوال ہیجدهم: بالفرض یہ بات نانوتوی کی اگرمان بھی لی جائے کہ آیت کریمہ بدالالت التزامی حُسْنُ أَقْدَشْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَسَلَّمَ کے آخر الانبیاء ہونے پر دلالت فرماتی ہے تو سوال یہ ہے کہ دلالت التزامی سے دلالت التزامی منطقی مراد ہے یا ادبی جواہل عرب کے نزدیک معتر ہے۔ برہ تقدیر اُس کے مقصود و مراد ہونے پر کون سی دلیل قطعی ہے اور اگر کوئی دلیل قطعی اُس کے مراد ہونے پر قائم نہ ہو تو انکار آخیرت کا کفر ہونا کیونکر ثابت ہو گا؟ بینوا تو جروا۔

سوال نوزدهم: نماز روزہ حج و زکوٰۃ کی فرضیت کا قرآن عظیم سے ثابت ہونا ضروریاتِ دین سے ثابت ہے یا نہیں، جو شخص کہے کہ نماز روزہ حج زکاۃ کی فرضیت کو قرآن عظیم سے ثابت مانا جاہلوں کا خیال ہے البتہ احادیث ان اعمال کی فرضیت کے ثبوت میں کافی ہیں کیونکہ یہ مضمون درجہ تو اتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے گو الفاظ مذکور بسندر مُقْتَوَّا تر منقول نہ ہوں تو ان کی فرضیت کا منکر کافر ہو گا۔ ایسا کہنے والا آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر؟ بنیوا تو جروا۔

سوال بیستم: گنگوہی نے وقوع کذب باری کا فتویٰ لکھا وہ فتویٰ اُس کا تخطی مہری اس وقت تک محفوظ ہے کیا کسی عالم کا مہری تخطی فتویٰ معتبر نہیں گنگوہی کے وہ تمام فتاویٰ جو عقائد کے متعلق ہیں معتبر ہیں یاد ریا بردا کرنے دیا سلامی دکھانے کے قابل ہیں اور اگر کایسے ہیں تو کیا گنگوہی کو تعلیم نہ تھا کہ یہ فتاویٰ نامعتبر ہوں گے عمر بھراں لغویت میں کیوں بمتلا رہا اور مفتی کے مُسْجَل فتوے کا شرع میں کیا حکم ہے مع دلائل بیان کرو؟ بنیوا تو جروا۔

سوال بست و کم: اس فتوے کی بنا پر گنگوہی کی تکفیر پندرہ برس تک بکثرت چھپا کر گنگوہی کی حیات میں عوام و خواص تمام طبقات اہل اسلام میں شائع ہوتی رہی اتنے بڑے الزام پر ایسی کثرت شیوع کے بعد کوئی شخص سکوت گوارا نہیں کر سکتا اگر اُس الزام میں واقعیت نہ ہو لیسی حالت میں گنگوہی کا سکوت کیا یقیناً اُس فتوے کی تسلیم نہیں؟ بنیوا تو جروا۔

سوال بست و دوم: گنگوہی کی زندگی تک اُس کے تمام دُم چھلے بھی خاموش مست خواب خرگوش رہے اور اُس کے مرنے کے بعد ایک دُم چھلے نے گنگوہی کی طرف اس فتوے کی نسبت سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نے گنگوہی سے اُس کی زندگی میں پوچھا تھا اُس نے لکھ دیا تھا کہ ”معاذ اللہ میں ایسا کس طرح لکھ سکتا ہوں“ کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے گنگوہی کو انکار تھا کیا اس سے صاف طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ یقیناً قطعاً وہ فتویٰ ملعونة گنگوہی کا ہے دُم چھلوں کو اگر گنگوہی کی انکاری تحریاً اس کی زندگی ہی میں مل گئی ہوتی تو گنگوہی کے مرنے کا انتظار کیوں کرتے اُس کی زندگی ہی میں کیوں نہ چیختے چلاتے، کیوں نہ اُس کی انکاری تحریاً اس کے جیتے جی شائع کرتے، چیخ چیخ کر قوم لوٹ کی بستیوں کی طرح دیوبندی کی زمین سروں پر اٹھاتے تو گنگوہی کی زندگی میں پندرہ برس تک دُم چھلوں کا دُم سادھے رہنا اور اُس کے مرنے کے بعد متوں یچھے شور مچانا کہ گنگوہی نے انکار لکھ دیا کسی عاقل کے نزدیک قبل ساعت ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بنیوا تو جروا۔

سوال بست و سوم: جو شخص شیطان کی وسعت علم کا قابل ہو لیکن حضور اُندرس صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وسعت علم کا انکار کرے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بنیوا تو جروا۔

سوال بست و چہارم: جو شخص زمین کے علم محیط کو خدا کی خاص صفت بتائے اور خود ہی اُس سے شیطان کے لئے مانے

لے یہ تین سوالات اُن باطل حیلوں مہمل بہانوں پر دقاہر ہیں جو در بھگنی وجود صیایشی نے گنگوہی کی برأت کے لئے گڑھ کر ”شکوہ الحاذ“ و شہاب ثاقب والصحاب المدرار و تذکرۃ الخواطر وغیرہ بار مسائل ملعونة میں پیش کئے۔ ولله الحمد ۱۴۱۷ منہ
لے یہ چھ سوال تغیری دیوبندیہ کی بحث کے لئے ابطور تمہید ہیں ۱۴۱۷ منہ۔

وہ شیطان کو خدا کا شریک مان کر مشرک کافر مرتد ہوا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔
 سوال بست و پنجم : جانوروں پاگلوں کو علم غیب ہے یا نہیں اگر ہے تو شرع مطہر سے اُس پر کون سی دلیل قائم ہے؟
 بینوا تو جروا۔

سوال بست و ششم : جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب کے مثل لکھے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال بست و هفتم : جو شخص غیر خدا کے لئے ذاتی علم غیب مانے والے کی تکفیر سے کفِ ایمان کرے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال بست و هشتم : جو شخص انبیاء علیہم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے لئے غیب پر مطلع ہونے کا مطلقاً انکار کرے وہ کافر مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال بست و نهم : ایک دیوبندی مہادیو کی بندگی کرے اُس کے آگے ڈنڈوت کرے بُم بُم لے گھنٹا بجا رے سنکھ پھونکے اور پھریوں بھی کہے کہ جو شخص مہادیو کی پوجا کرے وہ میرے نزدیک کافر ہے لیکن خود بستور بُث پُرسی کرتا رہے تو کیا اُس پر سے کفر دفع ہو جائے گا، یا اُس کا وہ قول خود اسی کے منحاً سی کی تکفیر اور اُسی پر جھٹ ہو گا؟ بینوا تو جروا۔

سوال سیم : خود اُبھٹی نے اپنی ناپاک ملعون کتاب ”امہنڈ“ کے انسیوں سوال کے جواب میں کفر ”براہین قاطع“ کی یتاد میل گڑھی کہ:

”کسی جزئی حادثہ حقیرہ کا حضور کو اس لئے معلوم نہ ہونا کہ حضور نے اُس کی طرف توجہ نہیں فرمائی حضور کے آغم ہونے میں کوئی نقصان بیدا نہیں کر سکتا اور شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی اطلاع شدت التفات کے سبب مل جانے سے اُس مردو دمیں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا۔“

یعنی ایک جزئی حادثہ حقیرہ کی طرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توجہ نہ فرمائی اس لئے حضور کو اس کا علم نہ ہوا اگر توجہ فرماتے تو اُس کا علم بھی ہو جاتا اور شیطان نے شدت التفات سے اُس جزئی حادثہ حقیرہ کو معلوم کر لیا تو اس وجہ سے حضور علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی شان میں کچھ نقصان نہیں اور شیطان کو اس وجہ سے کوئی شرافت نہیں حاصل ہوئی۔

لہ در بھنگی نے ”شکوہ الحاد“ میں صفحہ اپنا نو توی سے منکر ختم نبوت کی تکفیر نقل کی اور صفحہ ۱۸ سے ۱۸ تک اتوال کفر یہ پر اپنے طواغیت ملاعنة سے کفر کے فتوے نقل کئے یہ انشیوں اس سوال اُن پر رہ قاہر ہے یو ہیں اس سوال نے در بھنگی کی رسالہ ملعونة الختم علی انسان الخصم کی بھی دھجیاں اڑا دیں و اللہ الحمد اُمنہ۔ ۳۷ یہاں سے دس سوالات اُن شیطانی ہذیانات پر رہ قاہر ہیں جو مرتد در بھنگی نے الساحاب المدرار کے صفحہ ۳۷ سے صفحہ ۴۸ تک اور شیطان اجودھیا باشی نے شہاب ثاقب کے صفحہ ۱۰ سے صفحہ ۱۱ تک اور کفر کا کوروی نے نصرت آسمانی کے صفحہ ۷۷ سے صفحہ ۷۸ پر کفر نہیں کی حمایت میں گڑھے ہے اُمنہ۔

در بھگی جی! اس تاویل کو فراہم کیا دو رکا بھی کچھ تعلق ہو سکتا ہے؟ بولے زمین کا علم محیط جسے انہی نے براہین میں اپنے پیرا بلیس ملعون کے لئے تسلیم کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زمین کے اسی علم محیط مانے کو شرک لکھا کیا یہ علم محیط زمین فقط ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ہے۔ کیا اس جزئی حادثہ حقیرہ کا علم اللہ عز و جل کی صفت خاصہ ہے۔ بالفرض ہم انہی کی مان لیں تو اب براہین قاطعہ کی عبارت کفریہ کا مطلب یہ ہو گیا کہ ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم اللہ عز و جل کی صفت خاصہ ہے جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ماننا شرک ہے لیکن شیطان و ملک الموت نے شدت التفات کر کے اس جزئی حادثہ حقیرہ کا علم حاصل کر لیا اور دونوں بقول انہی اللہ عز و جل کی صفت خاصہ میں اُس کے شریک ہو گئے۔ اور اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو جو فرماتے تو حضور کو بھی اس جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ہو جاتا اور حضور بھی اللہ عز و جل کی صفت خاصہ میں معاذ اللہ اُس کے شریک ہو جاتے۔ کہنے در بھگی جی! انہی کی اس تاویل سے انہی کا کفر اور زائد اجنبث ہو گیا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال سی و کیم: مبلغ و باہیہ ملکی شیخ جی ایڈیٹر "المجم" عبدالشکور کا کوروی نے اپنی خبیث کتاب "نصرت آسمانی" صفحہ ۸۲۸ پر کفر انہی کی سیتاویل گڑھی کہ:

”اصلال اور تلبیس اور اس قسم کے خرافات میں شیطان کا علم یقیناً وسیع ہے مگر ان چیزوں کا علم کوئی کمال نہیں بلکہ شانِ نبوت کے خلاف ہے شیطان کا علم خرافات کے جاننے میں یقیناً وسیع ہے۔“

کیوں در بھگی جی! کا کوروی کی تاویل کا انہی کے کفر سے ویسا ہی تعلق ہے یا نہیں جیسا سینگ کو گدھے کے سر سے؟ کیا زمین کا علم محیط خرافات ہے کیا اسی اضال و تلبیس اور خرافات کا علم اللہ عز و جل کی صفت خاصہ ہے؟ بالفرض آپ کے کہنے سے ہم کا کوروی کی مان بھی لیں تو اس تاویل ذلیل کی بنا پر براہین کی عبارت کفریہ کا مطلب یہ ہو گیا کہ اضال و تلبیس اور خرافات کا علم اللہ عز و جل کی صفت خاصہ ہے جس کو کسی دوسرے کے لئے مانا شرک ہے۔ لیکن شیطان کو چونکہ گمراہی پھیلانے اور مکاری کرنے اور خرافات کا یقیناً پورا علم ہے اس لئے ابلیس بقول وہابیہ یقیناً اللہ عز و جل کی صفت خاصہ میں اُس کا شریک ہے۔ کیوں در بھگی جی! کا کوروی تاویل سے انہی کا کفر اور زائد اشد ہو گیا یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال سی و دوم: کسی جزئی یا جزئیات حادثہ حقیرہ کا علم عالم کے حق میں کمال ہے یا نقص و عیب اگر کمال ہے تو کا کوروی جھوٹا اور تلبیس کنندہ ہو ایا نہیں اور اگر عیب و نقص ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اُس کا ثابت کرنے والا ذات الہی کو عیب لگا کر کافر ہو ایا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال سی و سوم: ”الْمُهَنَّد“ کی تاویل اور کا کوروی کی تاویل دونوں مخالف ہیں اُلمُهَنَّد میں تو زمین کے علم محیط کو ایک جزئی حادثہ حقیرہ کا علم ٹھہر اکریہ بتایا ہے کہ چونکہ حضور ارشد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین کے علم محیط کی طرف توجہ نہ فرمائی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم حاصل نہ ہوا تو جو فرمائیں تو حضور کو بھی حاصل ہو جائے اور کا کوروی زمین کے علم محیط کو گمراہی و مکاری و خرافات کا علم بتا کر یہ کہتا ہے کہ یہ علم شانِ نبوت کے خلاف ہے اس لئے زمین کا علم محیط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی طرح ہو سکتا ہی نہیں کیونکہ انبیا علیہم الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ہر ایسی بات سے معصوم ہیں جو شانِ نبوت کے خلاف ہو۔ درجگی جی! ان دونوں تاویلیوں میں آپ کے نزدیک کوئی تاویل صحیح ہے؟ بنیوا تو جروا۔

سوال سی و چہارم: خود انہی نے اپنے فتوے میں جسے آپ درجگی جی نے اپنی بخش کتاب ”الصحاب المدرار“ کے صفحہ ۳۸ سے صفحہ ۵۰ تک نقل کیا کفر برائیں کی تاویل گڑھی:

”شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت یعنی جس قدر ان کو باعطا ہے الہی ملا ہے نص سے ثابت ہے فخر عالم کی وسعت علم یعنی وسعت علم ذاتی کی کوئی نص قطعی ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم ذاتی بغیر عطاۓ الہی حاصل ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

”المہند“ میں علم محیط ارض کو حضور کے لئے ممکن الحصول بتایا اور فتوے میں تصریح کی کہ عبارت برائیں علم محیط ارض سے حضور کے لئے علم ذاتی مراد ہے اور اس کو شرک بتایا تو شرک اس کے نزدیک ممکن ٹھہر اس تاویل کی بنیان پر انہی کا فرم شرک ہوایا ہیں؟ بنیوا تو جروا۔

سوال سی و پنجم: انہی نے اسی بحث میں برائیں کے صفحہ ۵۰ پر لکھا:

”ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ“۔

درجگی جی! اتنیوں تاویلیوں میں سے کون ہی چل سکتی ہے یہاں اگر کا کوروی کی لیجھے تو مطلب یہ ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو معاذ اللہ اضلال تلبیس یعنی گمراہی و فریب دہی اور خرافات کا شیطانی علم ہے یہ بھی کفر ہے۔ المہند کی لیجھے تو یہ مطلب ہوا کہ حضرت عزرائیل علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو صرف ایک جزوی حادثہ حقیرہ کا علم ہے کیا ز میں کا علم محیط صرف ایک جزوی حادثہ حقیرہ کا علم ہے؟

اور اگر آپ خود اپنی آگے لا یئے تو یہ معنی ہو گئے کہ ملک الموت علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے افضل ہونے کے سبب حُصُورِ اُندُشِ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ علَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے اُن کو برابریا اُن سے زائد ذاتی علم نہیں ثابت ہوتا ہاں اگر ملک الموت کے برابر حضور علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو ذاتی علم حاصل ہو تو جائز ہے۔ کیا کسی ایک بات کا علم ذاتی کسی مخلوق کے لئے ممکن ماننے والا کافر نہیں؟ بنیوا تو جروا۔

سوال سی و ششم: انہی نے اسی بحث میں برائیں میں صفحہ ۴۰ پر لکھا:

”حضرت عزرائیل کی مثال پر بچو! نہیں سما تا پہلے اس کا جواب ہو چکا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عزرائیل کو ایسی قوت و علم دیا ہے اور اُن کے متعلق یہ خدمت کی ہے اگر فخر عالم کو اس سے صد ہا گونہ زائد ہو تو کیا عجب ہے مگر کلامِ فعلیت میں ہے کہ یہ ہوتا ہے یا نہیں۔“

درجگی جی! سوجہو اسی صفحہ ۵۰ روایی کفری عبارت کا مطلب بتاتا ہے کہ ملک الموت علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو اللہ عز وجل نے

ایسا علم عطا فرمادیا اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ملک الموت سے صد بار جہزاد علم ہو تو کوئی تعجب نہیں۔ مگر واقع میں ایسا علم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو حاصل نہیں۔ کیا اس عبارت میں علم سے علم ذاتی مراد ہو سکتا ہے؟ ہاں درج بھنگی جی! ہم آپ کے کہنے سے آپ ہی کی مان لیں تو اس عبارت کا مطلب یہ ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملک الموت سے سیکڑوں درجے زائد علم ذاتی ہو تو کیا تعجب ہے۔ مگر نص قطعی سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے علم ذاتی ثابت نہیں۔ کیوں درج بھنگی جی! ایسا کہنے والا مرتد ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

سوال سی و هشتم: اسی انہیں نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۲ پر لکھا:

”اُن اولیا کو حق نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لا کھننا اس سے زائد عطا فرمادے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔“

دیکھو درج بھنگی جی! یہ عبارت کیسی صاف پکار کر کہہ رہی ہے کہ انہی کو یقیناً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم عطا ہی سے انکار ہے اور اسی علم عطا ہی کا شیطان اور ملک الموت اولیا کیلئے اقرار ہے۔ بہر حال انہی کا کفر واضح و آشکار ہے اور براہین قاطعہ کی عبارت کفریہ کی جوتاویل کی جائے جو توجیہ گڑھی جائے سب لغو بے کار ہے۔ بولو درج بھنگی جی! کیا بھی انہی کے کافر مرتد ہونے پر ایمان نہیں لاوے گے؟ بینوا تو جروا۔

سوال سی و هشتم: زمین کا علم محیط غیر خدا کے لئے مانا شرک ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو انہی مشرک گر پر دولتی چلائے براہین قاطعہ کوئی دکھائیے اور اگر ہاں تو صرف ذاتی علم محیط زمین غیر خدا کے لئے مانا شرک ہے یا عطا ہی غیر خدا کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ اگر غیر خدا کے لئے صرف علم محیط ذاتی مانا شرک ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذاتی علم کس نے مانا تھا۔ اور انہی کے کہہ رہا ہے کہ ”جس کا عقیدہ مؤلف کی تحریر کے موافق ہو گا وہ البتہ مشرک ہوگا۔“ اور اگر عطا ہی علم محیط بھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے مانا شرک ہے تو انہی اپنے فتوے میں جسے آپ نے السحاب المدرار میں نقل کیا خود اقراری ہے کہ وہ شیطان کے لئے عطا ہی مانتا ہے تو وہ خود اپنے اقرار سے مشرک ہو یا نہیں؟ بینوا تو جروا۔

تحانوی کی بدنام زمانہ گستاخانہ عبارت پر

حضرت شیر بیشہ اہل سنت کا ایک قاہرانہ رد

سوال سی و نهم: ایک سر بھنگی سے سوال ہو کہ زید اللہ عزوجل کو معبد کہتا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہے زید کا استدلال

لے یہاں سے چھ سوال قاہرہ ان ملعون تاویلوں کا رد ہیں جو مرتد درج بھنگی نے ”السحاب المدرار“ کے صفحہ ۳۹۶ سے صفحہ ۵۵ تک اور شیطان اجوہیا شیخ نے ”شہاب ثاقب“ کے صفحہ ۱۰۸ تک اور کفر کا کوروی نے ”نصرت آسمانی“ کے صفحہ ۱۲۶ سے صفحہ ۲۲۶ تک اپنی انقریروں میں کفر تھانوی کی حمایت کیلئے گڑھیں۔ اور جو کچھ درج بھنگی (باتی حاشیہ آگے صفحہ پر)

اور یہ عقیدہ کیسا ہے؟
سرہنگی اُس کے جواب میں کہہ:

”اللَّهُ أَعْزُزُ جَلَّ كِيَ ذَاتٍ مَقْدُسَهُ پِرْ مَعْبُودِيَّتَ کَا حُكْمَ کیا جاناً اگر بِقُولِ زیدِ حَسْنَى ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مَعْبُودِيَّتَ سے مراد کل کامَعْبُودِ ہونا ہے یا بعض کامَعْبُودِ ہونا اگر بعض کامَرَاد ہے تو اس میں اللَّهُ تَعَالَیٰ کی کیا تَخْصِيصٌ ہے ایسا مَعْبُودِ ہونا تو جانوروں درختوں دریاؤں پتھروں کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ جانوروں درختوں دریاؤں پتھروں کو بھی کچھ نہ کچھ لوگ پوچھتے ہیں۔ تو چاہئے کہ جانور، دریا، درخت، پتھر کو بھی مَعْبُودِ کہا جائے پھر اگر زید اس کا ارتزام کر لے کہ ہاں میں سب کو مَعْبُودِ کہوں گا تو پھر مَعْبُودِیَّتَ کو مُجْمَلَةً کَمَالَاتِ الْهَبَّیَّ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان بلکہ حیوان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کَمَالَاتِ الْوَهْبِیَّتَ سے کہ ہو سکتا ہے اور اگر ارتزام نہ کیا جائے تو خدا غیر خدامیں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ اور اگر ارتزام اشیاء کامَعْبُودِ راد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ ہے تو اس کا باطلان دلیل عقلیٰ نقلیٰ سے ثابت ہے کہ اللَّهُ تَعَالَیٰ خود اپنی ذات کامَعْبُودِ نیس دلیل نقلیٰ یہ ہے کہ وَلَا اَنْتُ عَبِيدُونَ مَا اَعْبَدْتُ بَلَكَ هُنْرَادُونَ وہ ہیں کہ پوچنا درکثار سے مانتے ہیں اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شہہ واقع ہو جیسا قرآن مجید میں اللَّهُ تَعَالَیٰ کا ارشاد مذکور ہے کُلُّ قَدْ عِلْمٌ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيْحَهُ يَا شَلَّ اس کے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں کیونکہ اس کا استحال اوپر دلیل نقلیٰ عقلیٰ سے ثابت ہو چکا ہے بلکہ عموم و استغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار مَعْبُودِیَّت بعض اشیاء کے کامَعْبُودِ ہونا کَمَالَاتِ ضروریہ مُتعاقبہ الْوَهْبِیَّتَ سے ہے عموم فرمایا گیا پس اس کا مقتنی صرف اس قدر ہے کہ الْوَهْبِیَّت کے لئے جو مَعْبُودِیَّتیں لازم و ضروری ہیں وہ اللَّهُ تَعَالَیٰ کے لئے تمامہ حاصل ہیں۔ الفاظ عموم کا عموم اضافی میں مستعمل ہونا محاورتِ بَحْثِ الْأَسْنَهَ میں بلا نکیر جاری ہے اور خود قرآن مجید میں مذکور بلقیس کی سبست فرمایا گیا اونٹیٹ من کُلِّ شَيْءٍ یعنی اُس کے پاس تمام چیزیں تھیں یہ ظاہر ہے کہ اُس کے پاس اس زمانکی ریل اور تاریخی اور علمی اور ایگاں اور فُوُلُوْغُنِر ہرگز نہ تھے وہاں بھی اشیاء ضروریہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے پس ایسا عموم مثبت مدعاۓ زید ہرگز نہیں۔ اجوبہ مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سرتاسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اُس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہئے کہ تو بکرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔ تمام ہوئی سرہنگی کی تقریر کُفر تحریک۔

تو آپ ہی فرمائیے کہ سرہنگی کا یہ جواب کفر بے حجاب و تَنْقِيْصِ شَانِ رَبِّ الْأَزْبَابِ جَلِ جَلَّ ہے یا نہیں؟ اور سرہنگی کی اس تقریر اپا کفر و طغیان اور تھانوی کی عبارت کفر یہ حفظ الایمان میں کیا فرق ہے؟ میتوں تو جروا۔

سوال چھتم: آپ درہنگی نے اپنے رسالہ ”الصحاب المدرار“ کے صفحہ ۵۳۴ و صفحہ ۵۵۷ پر تھانوی کے کفر کو اسلام بنانے

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) نے تو پُتح البیان میں کفر تھانوی کو اسلام بنانے کیلئے بکواس کی ہے سب کے دھوئیں ان تینوں سوالوں نے بکھیر دیئے۔ اور درہنگی کے نئے دمچھے منظور بتعلیٰ نے کفر تھانوی کی حمایت میں ”صاعقة آسمانی“ کے صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۳۰ تک جو کچھ ملعون تقریریں گڑھیں سب کو ہباءً منثوراً کر دیا۔ ولله الحمد۔

کے لئے عبارت حفظ الایمان کی یہ تاویل گرددی کہ:

”اے بدعتیو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہواں سے کیا مراد ہے اگر بعض غیوب کا عالم مراد ہے جس کو بعض غیب کا علم ہو چاہے وہ ایک ہی غیب کیوں نہ ہو تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب یعنی ایک نہ ایک غیب کا عالم ہونا تو ہر بچے ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کے لئے بھی ثابت ہے سو اگر تم اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہو اور اگر جائز نہیں رکھتے تو تحلف حکم کا دلیل اور عدالت سے لازم آتا ہے اور یہ ناجائز اور اگر یہ مراد ہے کہ جس کو تمام غیبوں کا علم ہو تو اس کا بطلان دلیل نقیٰ و عقلیٰ سے ثابت ہے۔“

اسی طرح آپ درستگی سے سیکھ کروہ سرستگی کہتا ہے کہ:

”اے مسلمانوں اللہ تعالیٰ کو معبدوں کیتے ہواں سے کیا مراد ہے اگر بعض بندوں کا معبد مراد ہے جس کو بعض لوگ پوچھتے ہوں چاہے وہ پوچھنے والا ایک ہی کیوں نہ ہو تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے ایسی معبدیت یعنی ایک بندے کا معبد ہونا تو ہر معبد باطل چاند سورج آگ وغیرہ بلکہ جانوروں دریاؤں پھروں کے لئے بھی ثابت ہے سو اگر تم اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہو اور اگر جائز نہیں رکھتے تو تحلف حکم کا دلیل اور عدالت سے لازم آتا ہے اور یہ ناجائز اور اگر یہ مراد ہے کہ جو ہر شی کا معبد ہو تو اس کا بطلان دلیل نقیٰ و عقلیٰ سے ثابت ہے۔“

کہتے اسرستگی کی یہ تاویل ذلیل بعینہ ہی تاویل ہے یا نہیں جو آپ درستگی نے گردھی۔ اس سرستگی سے یہی کہا جائے گا یہ نہیں کہ او بے دین! ہم اہل اسلام اپنے رب عزوجل کو نہ اس لئے معبد مانتے ہیں کہ اس کو تمام لوگ پوچھتے ہیں نہ اس لئے کہ اس کو بعض لوگ پوچھتے ہیں اگرچہ وہ پوچھنے والا ایک ہی کیوں نہ ہو بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل ہی واجب الوجود خالق کل ہے۔ اسی لئے وہ عبادت کا مستحق اور پوچھنے کے لائق ہے یوں ہم اس کی معبدیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور سرستگی اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناطق پر رکھتا تو تجوہ کو اس کی دو قسمیں کر کے پار گاہ الہی جل جلالہ میں بدلا کی مکر نے کاموں نہیں مل سکتا اسی لئے تو نے مسلمانوں کے اس عقیدہ کھٹکے سے واقف ہوتے ہوئے اصل مناطق معبدیت یعنی وجہ وجود خالقیت کل کو چھوڑ اور معبد کا مفہوم یہ گڑھا کہ جس کو لوگ پوچھتے ہوں اور اس کی دو شقیں کر کے پہلی شق پر ہمارے رب عزوجل کی معبدیت حق کو جانوروں درختوں دریاؤں پھروں کی معبدیت باطلہ سے تشییہ دی اور دوسری شق پر ہمارے رب تبارک و تعالیٰ کی معبدیت کو نقلاً و عقلناً باطل کہہ دیا۔ تو یقیناً اسرستگی تو نے واحد قدوس جل جلالہ کو گالی دی۔

پھر کیا اسی طرح تھانوی سے نہ کہا جائے گا کہ او بے دین! حضرات علماء اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا رسول محبی و حبیب مرضی و نبی مصطفیٰ جانتے ہیں اور اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باعلام خداوندی مطلع علی الغیوب و عالم ما کان و ما یکون مانتے ہیں تو اگر بالفرض ان میں سے کوئی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو عالم الغیوب

کہے گا تو اس کی مراد یہی تو ہو گی کہ چونکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز و جل کے مجتبی نبی اور مرضی رسول اور مصطفیٰ حبیب ہیں لہذا حضور علیہ الصلاۃ والسلام تعلیم اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہیں۔ او تھانوی! اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناطق پر رکھتا تو تجھ کو اس کی دوستیں کر کے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بذرگامی کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اسی لئے تو نے اہل سنت کے اس عقیدہ حلقہ سے واقف ہوتے ہوئے عالم الغیب ہونے کے اصل مناطق یعنی فضل و عطاۓ یزدانی و اصطفا از اتضائے ربیٰ کو چھوڑا۔ اور عالم الغیب کا محض یہ مفہوم گڑھا کہ جس کو غیب کی بتیں معلوم ہوں۔ اور اس کی دو شقیں کر کے پہلی شق پر ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم غیب سے تشیہ دی۔ اور دوسری شق پر ہمارے مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت علم غیب کو قلعہ و عقلہ باطل کہہ دیا تو یقیناً اور تھانوی! تو نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی۔

کیا جس طرح سر بھنگی نے اصل مناطق معمودیت یعنی وجوب وجود خالقیت کل کو چھوڑا اور دوہمیں شقیں جو ہرگز کسی مسلمان کے ذہن میں نہیں اپنے جی سے گڑھ کر ان پر مباحثہ چھیڑا اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ سر بھنگی کو اللہ واحد قہار جل و علا کی بارگاہ میں گالی بکنا ہی تقصود تھا۔ اسی طرح تھانوی نے اصل مناطق علم غیب یعنی از اتضاء و اصطفاۓ الہی کو چھوڑا اور دو باطل شقیں جو ہرگز کسی سنتی کے ذہن میں نہیں اپنے جی سے گڑھ کر ان پر مباحثہ چھیڑا۔ اس سے کیا صاف ثابت نہ ہو گیا کہ تھانوی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں گالی بکنا ہی مراد تقصود تھا۔ پھر آپ در بھنگی صاحب کے دھرم میں یہ سر بھنگی کافر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ذرا بھی کڑا کر کے صاف لفظوں میں قبول دیجئے۔ اور اگر ہاں توجہ سر بھنگی کو اس کی تاویل کفر وارد اس سے نہیں بچاسکی تو تھانوی کو آپ در بھنگی کی تاویل کیونکر کفر وارد اس سے بچاسکتی ہے۔ سر بھنگی در بھنگی تاویلیوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ بینوا تو جروا۔

سوال چہل و کیم: ایک سر بھنگی سے سوال ہو کہ زید اللہ عز و جلّ قادر کہتا ہے اس کے جواب میں کہے:

”اللہ عز و جل کی ذات مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول زیست حجج ہو تو ریافت طلب یا امر ہے کہ اس سے مراد بعض اشیا پر قدرت یا کل پر اگر بعض اشیا پر قدرت مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے ایسا قادر ہونا تو زید و عمر بلکہ ہر صیہ و جنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات پر قدرت ہوتی ہے تو چاہے کہ ہر بچہ ہر پاگل بلکہ سب جانوروں چارپاؤں کو بھی قادر کہا جائے پھر اگر زید اس کا الترام کر لے کہ ہاں میں سب کو قادر ہوں کا تو پھر قدرت کو مجملہ سماقات الہیہ ثمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر الترام نہ کیا جائے تو خدا غیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام اشیا پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلي سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات پر قادر نہیں نظری یہ کہ اَتَتَّسِيْؤْنَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اس سے معلوم ہوا

کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے شریک کے وجود کا علم نہیں تو ثابت ہوا کہ اُس کو اپنے شریک کے پیدا کرنے پر قدرت بھی نہیں اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یا اش اس کے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں عموم و استغراق حقیقی مراد نہیں کیونکہ اُس کا استحالہ اوپر دلیل نقی و عقلی سے ثابت ہو چکا ہے بلکہ عموم و استغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار قدرت کے بعض اشیاء پر کہ اُس پر قدرت کمالات ضروریہ متعلقہ بالوہیت سے ہے عموم فرمایا گیا پس اس کا مقتضی صرف اس قدر ہے کہ الوہیت کے لئے جن اشیاء پر قدرت لازم و ضروری ہے ان پر بتا مہما اللہ تعالیٰ کو قدرت حاصل ہے الفاظ عموم کا عموم اضافی میں مستعمل ہونا محاورات جمع الْأَنْشَاء میں بلانیکر جاری ہے اور قرآن مجید میں مذکور بلقیس کی نسبت فرمایا گیا وَأُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ یعنی اُس کے پاس تمام چیزیں تھیں یہاں ہر چیز ضروریہ کہ اُس کے پاس اس زمانے کی ریل اور تاریخی اور لمب اور گیاس اور فوٹو وغیرہ اگر گز نہ تھے وہاں بھی اشیائے ضروریہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے۔ پس ایسا عموم ثبت مدعائے زید ہرگز نہیں۔ زید کا عقیدہ اور قول سرتاسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں زید کو چاہئے کہ تو بہ کرے اور اتابع سنت اختیار کرے۔ (تمام ہوئی سرہنگی کی تقریب فتحیمیر)

تو آپ ہی فرمائیے کہ اُس خبیث کا یہ جواب کفر ب وجہ و تنقیص شانِ رب الْأَرْبَاب ہے یا نہیں؟ اور سرہنگی و تھانوی دونوں کی تقریروں میں وجہ فرق کیا ہے؟ بینو تو جروا۔

سوال چہل و دوم: آپ ہی درہنگی سے سیکھ کر سرہنگی یوں کہے کہ:

”اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کو قادر کہتے ہو اس سے کیا مراد ہے اگر بعض چیزوں پر قادر مراد ہے جس کو بعض اشیاء پر قدرت ہو چاہے وہ چیز ایک ہی کیوں ہو تو اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے ایسی قدرت یعنی ایک چیز پر قادر ہونا تو ہرچچے ہر پاگل بلکہ جانوروں چارپائیوں کے لئے بھی ثابت ہے۔ سوا گرتم اس کو جائز رکھتے ہو تو پھر یہ لفظ کمال پر دال نہ ہو اور اگر جائز نہیں رکھتے تو تحالف حکم کا دلیل اور عدل سے لازم آتا ہے۔ اور یہ ناجائز اور اگر یہ مراد ہے کہ جس کو تمام اشیاء پر قدرت ہو تو اس کا بطلان دلیل نقی و عقلی سے ثابت ہے۔“

کہتے اُس سرہنگی کی تاویل یعنی آپ درہنگی کی تاویل ہے یا نہیں؟ پھر اُس سرہنگی سے کہا جائے گا یا نہیں کہ او بے دین! ہم اہل اسلام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو اس لئے قادر مطلق نہیں کہتے کہ وہ تمام اشیاء حتیٰ کہ معاذ اللہ اپنی ذات و صفات پر قادر ہے نہ اس لئے کہ اُس کو بعض اشیاء پر قدرت ہے خواہ ایک ہی چیز ہو بلکہ ہمارا یمان ہے کہ وہی تَقْيِيَةً وَبِالذَّاتِ قَادِرٌ مُطْلَقٌ ہے قدرت ذاتیہ اسی کے ساتھ خاص ہے اُس کے غیر کو ذرہ کے کروڑی حصہ پر ذاتی قدرت ناممکن و محال عقلی ہے اسی لئے ہم اُس واجب الوجود جَلَالُ اللَّهِ کے قادر مطلق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اوسہنگی! اگر تو اس اطلاق کو اُس کے اصل مناط پر رکھتا تو تجوہ کو اُس کی دو قسمیں کر کے بارگاہِ الہی میں منہج زوری کرنے کا موقع نہیں مل سکتا اسی لئے تو نے مسلمانوں کے اس عقیدے سے واقف ہوتے ہوئے سُورَتِ ذاتیہ کو چھوڑا اور قادر کا مفہوم یہ کڑا کہ جس کو چیزوں پر قدرت ہو اور اُس کی دو شقیں ٹھہر اکر پہلی شق پر ہمارے رب

تبارک و تعالیٰ کی قدرت کو بچوں پا گلوں جانوروں کی قدرت سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر ہمارے رب جل جلالہ کی قدرت کو عقلاءً و تقلاباً طل کہہ دیا۔ تو یقیناً اوسرنگی! تو نے اللہ واحد تھا رجل جلالہ کو گالی دی۔

پھر کیا اسی طرح تھانوی سے نہ کہا جائے گا کہ او بے دین! مسلمانانِ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بارگاہِ الہی سے اصالۃ و بلا واسطہ غیوب کا یقینی علم حضرات انبیاء و مرسیین کو ملتا ہے اور جس کسی کو غیب کا علم ہو گا وہ ظہیٰ ہو گا۔ اور اگر یقینی ہو گا تو یقیناً بواسطہ انہیاً علیہم الصلاۃ والسلام حاصل ہو گا۔ تو اہل سنت میں سے اگر بالفرض کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہے گا تو اسی بنابرتو کہے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اطلاق علی الغیب خاص ہے۔ اور تھانوی! اگر تو اس اطلاق کو اس کے اصل مناطق پر رکھتا تو تجوہ کو اس کی دو شقیں کر کے بارگاہِ مصطفیٰ میں بد رگامی کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اسی لئے تو نے اہل سنت کے اس عقیدے سے واقف ہوتے ہوئے اس اختصاصِ الہی کو چھوڑا اور عالم الغیب کا یہ مفہوم گڑھا کہ جس کو غیب کی باتیں معلوم ہوں اور اُس کی دو شقیں کر کے پہلی شق پر ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفتِ علم غیب کو بچوں پا گلوں جانوروں کے علم سے تشبیہ دی اور دوسری شق پر ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفتِ علم غیب کو عقلاءً و تقلاباً طل کہہ دیا تو یقیناً اور تھانوی! تو نے حضور پُر نور سید نامہؒ شریفِ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی۔

کیا اس سے صاف ثابت نہ ہو گیا کہ جس طرح اس سرنگی کو بارگاہِ الوہیت میں گالی کننا ہی مقصود تھا اسی طرح تھانوی کا مقصود رسماً کا رسالت میں گالی کننا تھا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جب سرنگی کی تاویل اُس کو فرنے نہیں بچا سکتی تو آپ درہنگی کی تاویل تھانوی کو کیونکر کفر سے بچا سکتی ہے۔ دونوں تاویلوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ بینوا تو جروا۔

سوال چھل و سوم: کیا سرنگی نے اپنی عبارت ملعونہ میں اللہ عز و جل کی ذات مقدسه پر قادر کا اطلاق کئے جانے کی صحت کو دو شقیں میں منحصر نہیں کیا؟ ایک اللہ کے لئے بعض چیزوں پر قدرت کا ثبوت، دوسری تمام اشیا پر قدرت کا ثبوت۔ اور جمیع اشیا پر قدرت کے ثبوت کو دلیل عقلیٰ و نقليٰ کے خلاف اور باطل بتایا تو لامحالہ اُس کے نزدیک اللہ عز و جل کی قدرت بعض ہی اشیا پر رہی کیونکہ اس کا تودہ بھی قائل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی بعض اشیا پر قدرت ہے نہ کل پر چنانچہ وہ تصریح کرتا ہے:

”بلکہ عموم واستغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار قدرت کے بعض اشیا پر۔“

اور یہ بھی سرنگی کو معلوم ہے کہ اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لئے اشیائے کثیرہ غیر متناہیہ یعنی جملہ ممکنات پر قدرت کا اثبات کرتے ہیں تو انھیں اشیائے کثیرہ غیر متناہیہ یعنی جمیع ممکنات پر قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر قادر کا اطلاق کرتے ہیں نہ کہ صرف ایک دو چیزوں پر قدرت رکھنے کی وجہ سے۔ تو مقامِ رذاس ”بعض“ کی تعریف کرتا ہے کہ انھیں اشیائے کثیرہ غیر متناہیہ یعنی تمام ممکنات پر قدرت اس قدرت علی بعض الالاشیاء سے مرادی ہے اور اُسی کو بچوں پا گلوں جانوروں کی قدرت سے تشبیہ دی ہے تو قطعاً یقیناً وہ سرنگی کا فرمدہ ہوا۔

کیوں درہنگی جی! کیا اسی طرح تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسة پر علم غیب کے حکم کئے

جانے کی صحت کو دشقوں میں منحصر کیا یا نہیں؟ ایک حضور کے علم کا ثبوت دوسری بعض غیوب کے علم کا ثبوت۔ اور جمیع غیوب کے علم کے ثبوت کو تھانوی نے دلیل عقلي و نقلي کے خلاف اور باطل بتایا یا نہیں؟ تو لامال تھانوی کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم بعض ہی غیوب سے متعلق رہا کیونکہ اس کا تودہ بھی قائل نہیں کہ حضور کے لئے نہ بعض غیوب کا علم ہے نہ کل کا۔ چنانچہ اسی حفظ الایمان میں اسی عبارت کفریہ کے چند سط्र بعد وہ تصریح کرتا ہے:

”بلکہ عموم واستغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار بعض علوم کے۔“

اور یہ بھی تھانوی اور اس کے تمام اذناب کو اور اس کے تمام ہم مذہبیوں کو قطعاً یقیناً معلوم ہے کہ علمائے اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم غیریہ کثیرہ یعنی جملہ ما کان و ما یکون کے تفصیلی علم محیط کا اثبات کرتے ہیں تو اگر ان میں سے کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس پر عالم الغیب کا اطلاق کرے گا تو ان علوم غیریہ کثیرہ یعنی جملہ کائنات کے علم ہی کی وجہ سے کرے گا۔ نہ کہ صرف ایک دوچیزوں کے جانے کی وجہ سے۔ تو مقام رہاں ”بعض“ کی تعین کرتا ہے کہ تھانوی نے وہی علوم غیریہ کثیرہ عظیمہ یعنی تمام کائنات کے علوم اس ”بعض“ سے مراد لئے ہیں اور انھیں کو بچوں پا گلوں جانوروں کے علوم سے تشییدی ہے۔ یہ مدارس کے طلبے بھی جانتے ہیں کہ عالم کا اطلاق ایک دوچیزوں کے جانے پر نہیں ہوتا۔ تھانوی اتنا جاہل اور ایسا پا گلوں نہیں کہ اس کو اتنی بات معلوم نہ ہو کہ علمائے اہل سنت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم کثیرہ عظیمہ یعنی جمیع کائنات کے علم کا اثبات کرتے ہیں۔ تو یقیناً اس نے ایسا بعض علم غیر کہہ کر مطلق بعض کا فرد کثیر ملحوظ رکھا اور اس کو بچوں پا گلوں جانوروں کے علم سے تشییدی تو قطعاً یقیناً تھانوی کافر مرد ہوا۔

کہنے درجھنکی! اب آپ کی ”اسحاب المدرار“، والی تاویل مکروہ بیس ثابت ہوئی یا نہیں؟ مینو تو جروا۔

سوال چہل و چہارم: خالد کہتا ہے:

”گنگوہی، تھانوی کی ذات پر مولویت کا حکم کیا جانا اگر بقول علمائے دیوبندی صحیح ہو تو دریافت طلب یا امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر بعض علم مراد ہیں تو اس میں گنگوہی و تھانوی کی تخصیص ہے ایسا علم تو ہر کٹے سور بیل گدھے کیونکہ ہر شخص کوئی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہے کہ سب کو مولوی کہا جائے پھر اگر علمائے دیوبند اس کا اتزام کر لیں کہ ہاں ہم سب کو مولوی کہیں گے تو پھر علم کو مجملہ کمالات گنگوہی و تھانوی شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں انسان کی تخصیص نہ ہو وہ کمالات انسانیت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر اتزام کیا نہ جائے تو تھانوی و گنگوہی اور سورہ کٹے بیل میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علم مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلي و عقلي سے ثابت ہے۔“

خالد کی اس عبارت میں گنگوہی و تھانوی کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس مضمون کی اشاعت میں کیا تأمل ہے اور اگر ہے تو خالد کی تقریر یعنی وہی ہے یا نہیں جو تھانوی نے حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بکی۔ اگر

خالد نے گنگوہی و تھانوی کی توہین کی تو تھانوی بھی حضور مُحَمَّد رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی توہین کر کے کافر مرتد ہوا یا نہیں؟
بینوا تو جروا۔

در بھگی جی! ہمیں حق تھا کہ سوالاتِ مناظرہ کو وقتِ مناظرہ تک ظاہرنہ کرتے تاکہ میدانِ مناظرہ میں آپ کو اور زائد پریشانی ہوتی مگر ہمیں مخفی حقِ منظور ہے کہ پہلے سے یہ سوالات بتا دیئے تاکہ سو جھلو، سو جھلو، سمجھا لو اور ہو سکے تو ان سوالات پر مناظرہ کر کے اپنے اوپر سے اور اپنے بڑوں پر سے کفروں کے پھاڑ ہٹالو۔

یہ رسالہ بعْوَنَةٍ تَعَالَى حَصَبَ پَر بَذِرِ يَعِيدَ رَجْسَرِي آپ پر نازل ہو گا۔ تاریخِ وصول سے تین مہینے کی آپ کو چھٹی ہے۔ اگر آپ کے اندر کچھ بھی حیا، شرم، غیرت ہے تو اپنی ہی پیش کی ہوئی شرط پر قائم رہ کر ان سوالات پر مناظرہ کے لئے طیار ہو جائیے۔ اور اگر مردوں کے آگے آنے کی آپ کو ہمت نہ ہو تو پردہ ہی کے اندر بیٹھ کر ان سُوالاتِ قَاهِرَةَ کے نمبر وار جواب لائیے۔

والسلام على من اتبع الهدى . والعداب على من كذب و تولى . واخر دعوانا ان الحمد لله ربنا الاعلى والصلاۃ والسلام على حبیبہ سید الانام وآلہ وصحبہ البرءة الكرام وابنه وحزبه و جميع اهل الاسلام وعلینا بهم ولهم وفيهم ومعهم ياذا الجلال والا کرام آمين۔

سگ آستانہ نبویہ و بندہ حضرت قادر یہ وگداۓ در بار بر کاتیہ

فقیر محمد طیب صدیقی دانا پوری قادری برکاتی نوری غفرلہ رجہ ذنبہ المعنوی والصوری۔

سہ شنبہ ۲۶ ربیعی الدین الحرام ۱۴۳۷ھ